

با تو به معشوشا آید و فضل عن غشیا خاطر
بچسب منقش با تو بهرین بن یزدن

شاه سخن سینه را به گلگون آفاق آید و مهر آنا عز دل بخوران جادو بیان معنی

مثنوی غنیمت

مصرف به

بهارستان نادر

از کمر نری طبع نسیان با بصیرتی دارالعباد مضامین و کمن با کمار شرایان شایسته پادشاه صاحب مقامات

بمطالع می نویسی که بشو که خط و جلوب طبع ان باشد



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد باری عز و جل

وہی شافون پر پہنچے جنوں	وہی گلزار بین گل چوکے چولا	جدھر دیکھا وہی وہ جلوہ گزرا	غریب شاہد اہل نظر ہو
وہی ہر وہی ہر وہی ہر وہی ہر وہی	وہی نخل اور وہی ہر وہی ہر وہی ہر وہی	وہی تقریسی کی بانگ کو کو	وہی ہر وہی ہر وہی ہر وہی ہر وہی
نیا دیکھا جہاں پر شکو دیکھا	میدین پر آسمان پر شکو دیکھا	گلون میں ہر وہی ہر وہی ہر وہی	وہی ہر وہی ہر وہی ہر وہی ہر وہی
وہی اک نور کیا کیا جلوہ زن	شمر و نخل ہر گل ہر چین ہر	وہی ہر شکل ہر کہو ہویدا	برون ہر اندرون ہر بیان ہر
ہر وہی ہر وہی ہر وہی ہر وہی ہر وہی	نہ اسکی ابتداء نہ انتہا ہر	وہی ہر وہی ہر وہی ہر وہی ہر وہی	وہی ہر وہی ہر وہی ہر وہی ہر وہی
کسی سب سے بڑا وہی اک وہی ہر وہی	دیکھائے اُسے کیا کیا رنگا پر	خدا ہر اک خدا ہر اک خدا ہر	جہاں ہر وہی ہر وہی ہر وہی ہر وہی
وہی ہر وہی ہر وہی ہر وہی ہر وہی	نہیں ہر کوئی شکل اسکی ہر وہی	وہی ہر وہی ہر وہی ہر وہی ہر وہی	زینچا کے لیے ہر وہی ہر وہی ہر وہی
کسب روح سے کسب جان	زبان و ردل ہر وہی ہر وہی ہر وہی	نہ ہر وہی ہر وہی ہر وہی ہر وہی	نہ خاک کی ہر وہی ہر وہی ہر وہی
گہر میں تاب اور دیا میں ہر	میدین پر آدمی ہر وہی ہر وہی ہر وہی	تعالیٰ ہر وہی ہر وہی ہر وہی ہر وہی	کیا کو نہیں کو ہر وہی ہر وہی ہر وہی
طبیعت و سیرت اور دل و	الگ تفہیم الگ دانش الگ ہر وہی	نئی صورت نیا لہجہ نیا رنگ	ہر وہی ہر وہی ہر وہی ہر وہی ہر وہی
منی و موم سے اور دم نہی ہر	تعالیٰ ہر وہی ہر وہی ہر وہی ہر وہی	جدھر ہر وہی ہر وہی ہر وہی ہر وہی	جدھر ہر وہی ہر وہی ہر وہی ہر وہی
جگہ ہر وہی ہر وہی ہر وہی ہر وہی	عجب قدرت ہر وہی ہر وہی ہر وہی ہر وہی	اما ہر وہی ہر وہی ہر وہی ہر وہی	بنائی خاک سے کیا صورت ہر وہی ہر وہی

ایمان میں نطق کھنکھانے میں اسی اک نور سے جانا خدا کو عدم سے کر چکا جب خلق پیدا پھر توری آفتابا نور کمال	یہ قدرت پر عظمت و حکمت بشر نے آپ بچانا خدا کو ہوا اک جلوہ نور تجلی فروغ صد فلک نور شیدا	بشر کا قاب خاک بنا یا یسی ہر بات فیض آدم چہ نوری شعلہ ہے بودیش ہویدا اسکے برت سے ہو عشق	پس طمان و درخش اشکو تفتا اُسی سے اشکو دیکھا جہاں ہمارا بوستان آفرینش شہر انداز جاتا ہوا گیا عشق
وہی در درون روزنمان کر چشمی شورش سوداے بیل چہ جانی آتش پروردہ عشق اسی کے غم میں ہر دینا سو	حکمرین آتش میں ہوا نیک چہ عشق چاک نگین جانہ گل چراغ خانہ روشن کردہ عشق اسی کے سوز میں ہر شمع کو	چراغ خاوند آتش جان چہ عشق تکیہ شیدا اش جہاں از ان فری کہ شوق شمع و نکل ہی پس گیا فدا کا دم	شہر از خانہ سوز عشقا زبان چہ شیدا کی کہ بے پروا جانے درخشان صاف بیباک شمع و نکلیا کیا بھائی مجنون کو
ایمان ہر قطرہ ہی ہوش سید ہر کرش کا مطلق سلیس یہ در عشق کا شہر بیان کر انہیں جیوں کا غوغاے عجب	نصیب ذرہ ہر خوشید کی تار سیا و خشم حیرت رود فیض کمر صبح خون بسل خفا یہ غل ہر حجت تکرار چون	خشمستان افسوس زیرین عشق سے جو گل کھلا ز سوز سینه گلن فروزان نظر میں نور می کا چہار باہر	ز روتے ہر صدمہ بجا زور بر رہا پابند افسوس سودا خروشان ہر بحر غافل تمان اُسی کا سب بگم دفتر کھلا ہر
ورود یو را دام و طاق الوان ہوا پایا بسوی بحر زخار ماں و دم و فکر و روشن و تنگ کارش خیرا علم و اورک	ہوا غرقاب فرعون جفا کار ہمہ وقت کنش آری ننگ ز دانش علویان غافل و ادا ترجی صفت میں حیرت ہر نظر کو	بہار بوستان طاعت و جہاں بر آتش بیک دانش شکستہ تو ہی ہر صانع قدرت خداوند نہی کرتا ہر برک صفت اند	کرے آتش شگفتہ رنگ تار یہ بادشہ فہم آتش شستہ تجھی سے ہر ملا ان سب کا بوند بڑا صنایع ہر اشد کسر
یہ قدرت کو ہر کھنکھانے میں عمل ہے اور ہر کچھ ہوش میں دشمنان سے ہونا جا بہتر ست ہم سیر کی دیر و حرم کی	اُسے صنایع ان کہتی ہیں علوم ذرا کم قصہ جد و حال و کھلا کہیں ہم ہر زمان اشد کسر ملی تصویر ہے ہی صنم کی	سرا دار پرستش پ تو ہی کر سو اتیرے بہت دیکھا خدا یا نما سے دیر آتش زبان کر ر کو مجرنا دان ہر ماہات	زبان لکھ مطلب ہی کر نپا یا پرتیا یا پر نپا با اُسی لاماں ہر الامان ہر طراوت سے اُساوت سنا جا
یہ دہی در بجا بیا نہی مجھے اپنا غم عشق	گر یہ وزاری بدر کا ہر ر می ور استمد عا سے دل محبت شمرل	یہی ہر موقع اصلاح و زاری مفید رخم جان ہر مرہم عشق	

عبد الستار

مجھے کرناش سوانی قدموں آہی سے ٹھکونی کی طاقست مرے مضمون کو کزیر نگاہوں سخن بخشش اور تفسیر بار اس افسانہ کو سحر سحر ہی کر غریز رحمت لا انتہا کر آہی گونہیں ہر حالت تہ کوزد ایش نیکان کرم کوش زور سے قتل یا باری نظر کر مگر نہ مت شفیق من غنیمت تفریح میں ہی اڑی کوشش نہیں بلوے ہوں آمر گلا زبان پر لائیں حرف تو کیونکر مجھے جب غیب سے السلام آیا محادثہ مقصود عالم محمد خاں دین شمع ایمان محمد غلام فخر اسلام محمد باعث ایجاد گیتی جانبش کان جہان معبود جانبش مصدر فیض آہی رشتہ کلیف نصب بل ایجاد کلام مجربش جان شنیدن غبار پاش نور چشم خورشید ز نام ارمیولان گردن فلان فلک را خاک ایچا نور دید	مجھے کجیاب ننگ ناموس ابھی فکر نگین کی طاقت مرے شعرون کو ساکھ مکھونا فردان کن مشرق نامعرب یقہ نسخہ جادو گری کر مجھے کر شاہ مقصود دور توچھ اس لیت سے مراد بتر مجھے ہوگی ندامت یا خطا تو بہت رحمت ہوئی ہیں ادا کر امید مغفرت زخم ضرورت آہی سے مجھے تو پیش کوشش کرے تو عمل شیک ننگ خال و لغت سرور کائنات مخمور موجودات محمد صلی اللہ علیہ وسلم غریز حضرت معبود عالم امام انبیا محبوب یزدان شفیع امت مصلح انجام ستون دگر دنیا دگیتی جانبش نقد غرت گنج مقصود جانبش منبع عزو مہا ہی بنائے نور یا فیض رحمت آبا جمال آفتابش نور دیدن عذار اور بہار بلخ امید مربووش سیکہ رستی بخود ناز سجودینجا بگردن کشیدہ	مجھے نے روشنی چشم موشے مجھے وہ نکتہ ہارکتہ جبین مری لطفیں ہوں خطا کلمہ برین خیال سونچ اس معنی پہ جانے ہر یک صر سے وہ جوش ننگ ہو آہی طغریں کا تہرین سیر اٹھالے خلق سے ادبیری خط آہی میں خطا وارو گنہگار آہی محکوم عصیان یقین ہو اگر بے بندگی بخش گیا معبود رہی کی مجھے عالم میں کھلا ہر گلزار کات لاساقی نہیں غم محمد کا زبان پر نام آیا محمد کعبہ مقصود کوہین محمد نائب سلطان وحدت سیر دکار جہانے زور مشر جانبش نایخ تو پر شاکیل جانبش پاک او کوا رحمت بہار گاشن نوینا و اخوے حیات صد جہانی خلق عیسے بلی قالب جان رحمت ندیدہ گنہ بخشہ سے تھمار نہاتے ہنامی خلق ایجاد سمہ اگر ہر سوی تن ہیر زبان ہو
--	---	---

مختار قبل در گاه ایزد	تقدیر حق رضا جوئے محمد	نہ وہ یک کتاب بین کامطیع	کردیوان نموت کا ہر مقطع
زینش ہر کار و کار و کار	پناہ دست و ایمان اسلام	بیس اچھا شوق و تادوان	نہ یکم بیان پو پو پو سے ہوا
نیا چہ ابدن حریفی آیدن ہا	مذوق بدو برآل مصحاب	بہا ساقی بیافاقان نہ ہو	بدو جامی کہ باشد جرم پست
مقام کردالی زمانست	دہستان در ملیح	فرمان روا سے گویا	زمان مدحت نوشیروانست
خبردارا و قلم راہ اوج	ادب ہوتا ہو ہر دم و سب	نہ لکھی گئے گئے خوبی شاہ	یہاں ڈر کر کے نکالے حرف لیت
یہ وہ درگاہی خوشگوستہ	مثل چو جیکا کھانا او سکا گانا	مٹوب ہو کے یکدل کیا زمان ہو	ہوئے زمین ہال جتنے سال کے ماہ
مسا اب سیاہی روز بانا	فریدون شہت چشید جا	سکندر شوکت وارا شکوہ	شاخوان شہر خزان ہو
جیا جی او کیوں بارگاہ	تشریف فضایل سفر ادا	جہاں سکسان انا حیدر	پیش تیرش گردون توجہ
قبول بارگاہ سے نیاز	گدا اس کا چورون کی کم	دش چیں چھری نیت پکار	اسد بستر آتش کلید سے
کمون کیو کر کر خوش چین	غلط ہو اربنسیان بختا	مطیع حکم ہر حال دولت	کر لاکھون ہن کے ملے تیار
دریکد انہ بجز عجب ہو	جونا فرمان ہے لالہ جگہین	از نامہ شجاعت ان قبیح	فنگی یا سبان جاہ جھولت
جہاں شہر تھر مارچا و تھرین	کہ پڑوشیر کے چیر ڈالے	جہاں پر کسی چکی تیغ بزان	ہر تھر پیش لو طفل رفیع است
دیر کی کے یکم ارمان نکلے	کر سات دباہ کی کرتا و حیات	یلنگان ہر زمین پانہ پھر	زوشم ہر پید ہو کیا تاکہ یا جان
یہ یکانی سی ادنی ہر حالت	بہت آہستہ پانہ پیل چلتا	غبار غم کسی دل نہیں ہے	ہرن کیٹھے لیسے یا پچسیر
جو حکم عدل نہ کا ہو نکلتا	شب بیل کو روشن لعلینین	اگر سوش کسین ہر زمین ہو	غبار اخڑو تر نشین ہو
سیلہ ہر سپہا طین کمان بین	فغان کھنڈر تیرنا کو قلیان	سعادت دہی روشن ہو ہویدا	شکستن کر کسین ہر زمین ہو
ستم ہر کسپہ لالان ہر مان	شکار عدل ہو عتقاری پیدا	سکندر نیک شاہ نیک توقیر	عبادت قشقہ صندل سے پیدا
رعدا شاہو علم ہو آباد	کہ ہر کو چہ یہ باغ ارم سے	بنایا پھول باغ فسحت آباد	غلاطون مشیر نیک تہیر
بسیا شہر انصاف و کرم سے	چہ ہوا ویش ماو سرور گریہ	ارسطو فہم دیوان یا است	کمون بین کو کسری ہو کو نوا
چہ باغی و کش گلزار خروان	رکھیا نام گنیت او کو کر کے	تیرنجواہ شاہی خاندانی	حساب آتش فرو گیا است
چون کہ خضوفے پاؤن پڑے	وہ پر پھول لال کا جرم کما و	اگر ہو دل با عاشق سے منکر	جہاں عدل انصاف جہانی
اگر دوزخا کچھ تنگ لاو	زمین پر سیا بان آسمان ہو	یہ دارا سلطنت آباد ہو	کرین حسن علی گری مقرر
اکسی جب تنگ کچھ جہاں ہو	نہ ہوا شاہ تیر مال بانکا	خروشیدن کر دے پھر تاوا	یہ سلطان رخا شاہ و پو
رہو متکاشان اس تہاں کا	گداؤن کی بھی سن کچھ نہ	بیس ابامی ناز و قن ملاح	زبس باز کر پو گوش با شاہ
کہ ہر جو او علاج و درون			کہ بہشتی بین آئی یا مہو

داستان در طرح صاحب دولت و زو جناب غشی نول کشور صاحب

جواب غشی مشهور و معروف	انکو خلق بہر و صاف و صوف	از ان سے نیک گار و نامور ہو	ملک باطن پر صحت و تندرستی
اگر مردوت کا ہو مطلع	تو دیوان سخاوت کا ہو قطع	انکو صورت نکو سیرت نکو نام	انکوئی کا ہوا ہو اسیہ تمام
سخاوت جو شش بادلی ہو	شیخاوت و ربار و علی ہو	اگر میں جو بدین بخشش میں	روان ہو سببیل فیض ہر جا
عنایت اسیہ ہو بعلل کی	ہر یک بہت ہر یک شہ و عطا کی	در مشرق تا مغرب فیض شمس	دینا نسبت جو غنیمت شمس
خود ہو یک گیسو سیدہ	خاموشی غلام زہریدہ	امیر قدروان نکو دانان	سرو صیف جوان گزشتان
گرم کو ششندہ اسایش عام	بہرمان کی نیکو سر انجام	فیض دست زق شش و شالی	بہرمان فیض شش کا سیال
چو گویم بعد ازین طفل لب تان	بوصف نام غشی کی تین	و فاد و طف جہان طرفہ	بشیر کاش و شتون پر شرف ہو
جیسا دیدہ آب و در غلطان	و کائنات نجات خوش نصیبان	و جو پاک ہو فیاض عالم	بجہر و شکی گل گین ترجم
خدا آتش خدا میں خداست	ز بس کیا میگوئی مفر کیا پست	حند بہر مطیب ہو شرف	معظم ہو کرم ہو رکعت
ترقی علم کی چاہے پیشہ	کیا ہو اسطے چھاپہ کا پیشہ	ان ہی آج کل کیا کارخانہ	برایانچ سے عالم کارخانہ
بر آخرو کل ہوستان ہو	پرانگل ہن امید جان ہو	گلستان بوستان کیا کشت میں	بر آخرو کل کارخانہ جاوید
ہنہر میں بخور میں خروور	اسطو عرفی و مانی سے بہتر	فضائے ایسی دی ہو کارخانہ	اگر چاہیں بخش ہو شیری
نوشت لوح شش و قلب ہو	و کھوین کر کے سیدھا رہے جو	یہ طبع اپنی بھینس میں ہو	صفا کا ندر کا پاکی کا گھر ہو
اودہ اخبار مرمر عالم افروز	نکتا ہو نیا خوشید ساروز	مضامین جسکے رپے وان ہو	ظرافت راحت جان بہان ہو
صفا و صدق شک صبح انور	ہر یک طر اسکی موج آبر کوثر	گلستان جہان میں سرو آزاد	لطافت سے برائی ہو گنیاو
کتا میں چھتی ہیں یوان مچی	ہوئی ہو خرم ہو باستان خوبی	گرہ سے نقد کھو کر لنگانا	جہان کشف کا سودا ڈھانا
یہ بیشک ہو اسی فیاض کا گام	جسے منظور ہو ہوودی مام	کہیں ہم فی زمانہ اہل بہت	وجود کا غنیمت ہو غنیمت
رفاہ عام کا ایسا ہو وہ	خصوصاً علم کا آیتنا ہو وہ	پیغمبر کو پے سلام بھیج	اسے بہر فاد عالم بھیج
رہو ختبک چڑھا چنی افلاک	تہی کل ہر بلا سے ہو جو پاک	گل اقبال تو گلزار بادا	انصیب دشمنانت خار بادا
بیاساقی بیانوح شر لے	کر خرم واد لطف ماہتا لے	بدہ جامی کہ بر زم دوستانست	گل فیصل بہار بوستانست
شبہ نوجال دل نوازان	بہرمان انیش کشیدہ	شبہ قطرات رویش موج کوثر	تراوشہا و خم عشقا زان
شبہ ہر صافی تہ قدن	مرا خاطر امید و امان	شبہ صدا کہ نواشن و خوش	چراغ ماہ رہر کوپہ روشن
شبہ از خندہ گل فریدہ			بدان نقش شکستہ شکستہ
شبہ فرش صبح بر زم باران			نگار چادر متاب بر روش

داستان در سبب تالیف این نسخہ لطیف

مقامی دلکش از نریت آباد	الم سے دور کو سولم سے آزاد	مقامی دکنش گلزار فردوس	مقامی دکنش گلزار فردوس	مقامی دکنش گلزار فردوس
مقامی گلشن ایم ہاری	مخزان سے دور کہ قمر کنارے	مقامی فرحت خمیدہ دہر	مقامی فرحت خمیدہ دہر	مقامی فرحت خمیدہ دہر
مقامی عیش گاہ زندگانی	در دولت سر کے شادمانی	مقامی گنج راجت بخش بیا	مقامی گنج راجت بخش بیا	مقامی گنج راجت بخش بیا
مقامی نشین فرحت آباد	بہار بوستان جان ناشاد	مقامی غیرت گلزار ہر دہ	مقامی غیرت گلزار ہر دہ	مقامی غیرت گلزار ہر دہ
مقامی صہ بہار گل رانوش	مقام چادوش خانہ ہوش	ہر یک کو چہرہ اہل عین نزل	ہر یک کو چہرہ اہل عین نزل	ہر یک کو چہرہ اہل عین نزل
بہر کویش الم گرد غبار ست	نیم باغ و نخل خاک ست	غبارش سر پر ششم صبا	غبارش سر پر ششم صبا	غبارش سر پر ششم صبا
بہر شش چشمہ باد موج کوثر	نزد قطرہ شان آب گوہر	بیاضش صبح حسن باہر پان	بیاضش صبح حسن باہر پان	بیاضش صبح حسن باہر پان
بہر کویش زبوی مشک و بیا	تو کوئی شیشہ شکست عطا	ختم خالی شد از باد شمعش	ختم خالی شد از باد شمعش	ختم خالی شد از باد شمعش
شب و شب بر تہ روز عید	دش فخل غم دل اکلیت	مکان کامیابی چرکافے	مکان کامیابی چرکافے	مکان کامیابی چرکافے
درد دیوار تقش خمر رنگ	تصور خانہ مانی دار رنگ	ویران ہر یک تہ اد عطار	ویران ہر یک تہ اد عطار	ویران ہر یک تہ اد عطار
خرد کا عقل کا دانش کا چکر	یقہ خطہ یونان سے بہتر	ہنر مند کو حال یاد کوئے	ہنر مند کو حال یاد کوئے	ہنر مند کو حال یاد کوئے
غمی مستغنی از صرگنج قارون	گدا با عشرت شہا باز مقرر	ایضا قہصید ایک کوچک خود	ایضا قہصید ایک کوچک خود	ایضا قہصید ایک کوچک خود
بسا ہر مردم مسعود و سہرود	بسا ہر عطر و غیر عطر سے وہ	سعادت آفتاب عرش بنیاد	سعادت آفتاب عرش بنیاد	سعادت آفتاب عرش بنیاد
پر غما شقاوت را رسیدہ	ز باص کاخ نواح آساییدہ	جوان تہاں و تہین جوان بین	جوان تہاں و تہین جوان بین	جوان تہاں و تہین جوان بین
ارسطو سے سوادش میں کتا	فلاطون سے فزون حکمت میں کتا	بخیلی کا کوئی تہا نہیں نام	بخیلی کا کوئی تہا نہیں نام	بخیلی کا کوئی تہا نہیں نام
سخاوت پیشہ ہر لیل ہو	خلاعت و دولت متصل ہو	کرم کا کرم کا ہر کرم بازار	کرم کا کرم کا ہر کرم بازار	کرم کا کرم کا ہر کرم بازار
ولا ورجو میں بخشش قائم	بہار جہان میں بہت میں تمام	یہ جا ہو مطلع انوار خوبی	یہ جا ہو مطلع انوار خوبی	یہ جا ہو مطلع انوار خوبی
طراوت جوش لبان لعل	بہار چار کان طبیعت	لکھنؤ میں نہیں استاد کہ کیا	لکھنؤ میں نہیں استاد کہ کیا	لکھنؤ میں نہیں استاد کہ کیا
عبادت میں ہوا مقبول سبحان	قصاحت میں بلا بخش سبحان	فجوریت سے بس پاک تر جو	فجوریت سے بس پاک تر جو	فجوریت سے بس پاک تر جو
دیر نامور استاد سلما	جنابش نزل فصیح و لبقا	چہار شش تنفق با ہم طبیعت	چہار شش تنفق با ہم طبیعت	چہار شش تنفق با ہم طبیعت
چراغ محفل دین محمد	طریقت سچ آئین محمد	امام مومنین بتقین ست	امام مومنین بتقین ست	امام مومنین بتقین ست
زردی مہر غزلش نیست	جنید وقت شبلی نہاںست	ایسی تہا ہر شاخ طوبی	ایسی تہا ہر شاخ طوبی	ایسی تہا ہر شاخ طوبی
مطر اہو جو ہر سر و شمشاد	خزان سے پاک ہر آفت آئے	شگفتن گل کو ہر پیل کو کار	شگفتن گل کو ہر پیل کو کار	شگفتن گل کو ہر پیل کو کار
بیا ساقی کہ شہید شہراجم	بشوق آتش افروزش کیا	سیارن خزاں گویا نی	سیارن خزاں گویا نی	سیارن خزاں گویا نی
الا ہی از شراب حوض ستی	ور بیان عشق محبازی			

ناتوا

الای بندہ نفس ہو اوار	غلام زور و غیر مر و سنا	برایک دم گس جان این شیر	وزیرین خیم چون آواز بخییر
تعب و کسب استرا و دهنگ	خود و عقل و دوش و تنگ	سگ سا خور کیون آید	تیرا جام نہانیت ہے
ایٹھ و خود بین تلاش بخوی	لکوی خواہ ہو ترک بازی کہ	جناخت شق میں باری فلارا	و عاکر یون بعد ای خودا
دل ہو رد الفت کا خرید	چان یوسف و خولک عم کا یاد	کوئی دل کیجیے دیوانہ عشق	چراغ سوختن پڑا عشق
ولی صبح جراحت فاجر خون	ولی عکین لی پرورد محزون	ولی پختیش اندر غاوت	ندای تیغ مشتاق شہادت
ولی بیمار چشم موشانی	ولی دیوانہ حسن فلانی	ولی پختیش غزالان	کباب جذبہ آتش جلالان
ولی بہار ساز رنگ ناموس	چولالہ افکار داغ طاوس	ولی از نام جام عشق	سیتیش صدیغہ ناز و جوش
ولی چون جام می رگ و زخم	خرا چشم خوبان مست بادم	ولی در سبب جنت چو آہو	بشکل باو محمد ادرنگا پو
ولی آتش نشین عشق خیر	سپند روی آتشک دلدار	ولی در عشق یار از خود بید	شہید قامت تیغ کشیدہ
ولی دینام کو رسوا بازار	ولی ایمان فروش لبت خیر	ولی مجبور نشن فراز بوش	ولی دیوانہ سنگ دروغش
ولی دیوانگی از بشر پیدا	برادر خواندہ مجنون شیدا	ولی ناسور زنگان تباے	چشم زخم او در یاد دانی
ولی بختالہ سوز تب و غم	علاج زخم او پر شور و غم	ولی بگو غم با آہ ہمد	سگ در پردہ خواش جہانم
ولی نام حیات از فیض لعل	خیال خانہ اش سر سبز قندیل	ولی از بوی گل مست گلستان	ولی غم و جان عشق عرفان
ولا بیل نہیں جو در و دل	گل بے بو ہو نہ قبول ہر دل	نہیں جس دل میں غم کا دلوائے	وہ سینہ میں ہو کا بلبل ہو
محبت کا نہیں جی سنبھلے	وہ ہو یکیشیاں بون زانغ	نہیں روم و شہر جس گلین	نہیں کو فرق پہلے سپین
جو سر جو نہ الفت خالی	پی گردش چوہ کا سغالی	نہیں لب پر فغان ناز و	قضا حیرت کے لب چاک
نہیں جو پیش بان نہ کاد	دہن میں ہوشال زندہ دگر	نہیں چشم پر مشتاق دید	کین کالج و داعی کا اورو خا
نہیں جو گوش نتا وصف دلدار	لگی شامت کی گوی ہو گوی پاد	تھم جو عشق میں تبت تھم	سبتون یک نصیب دین ہو
ہیں اپنی ناز میں لبر کے حد	لب چشم نہ بان سر کے حد	جہان عاشقان قریان	خدا کو کامل شیدہ خسار
نہ غم خالی مبادا چ سنبھ	کو غافل صفا بہتر کہین	وہی ل ہو کہ جو در دہنا ہو	سنا کچھ عاشقوں کیا کہار
مبادا زح دل بے عشق تری	اگر باشد حقیقی یا مجازی	مجازی آہ ہو منزل حقیقی	بغیر اسکے نہیں حاصل حقیقی
مجازی قنی حقیقت میں چنبا	کہ قول مولوی آمد مراد	بلوچ اول اگر باتا بخوانی	ز قزاق رسخ اندن کرتوانی
ہست ہو دیکھتا جو یا چو بس	وہوین پہونچتا ہو گک پاس	ہیں نادان حقیقت نہیں	کہ صان ہو یا راجی داس
کہ حور ساقیا رقت ہو اور	مجھے یک جام مہیا کسی طور	کرون عشق کا رنگ نہ	مجازی کی سدا و تان کچھ

آغاز قصہ شاہد و غیر و تعریف پنجاب

نہیں پنجاب کوئی مکان مقام اللہ وہاں رخ بستان شب کی تو تیا کے چشم مجھ ہر دم خور جان لوں گے وہ پری عجا بن خان قدرت صفات تجلی گاہ خوبی غیرت طو نشان ہر قدم آثار محشر کوئی خوشید رو کوئی حسن ستمگر جاگداز درم آزار کہ کوئی یا فقیر ہر شہرین عبادت کا ہمیشہ کام کرتا دکھی چاک تباغ خوشی فغان دیکھان گرم سینہ محبت ہم خط تو امان دختر تو نے دیا پھل بوستان دفع عشرت جوئی ہر گناہ ہر آنکھیں ہوئیں سادہ دکھایا وہ سپوہ جبہ کھانہ ہر شکر کوسے جو قہرین عمر اپنا برباد غریب تو نے دیا شانہ نام سیما اس قسم سے نہ وہ ہے زبان جیتندہ گھوڑی گھنٹا کری جو عاجزی ناچار ظاہر یہی والہاں ایسا ماہ پارا نہ کیوں حالت معصوم از دل	نہیں ہر کوئی چنگ ہے کم طربش بہار باغ خندان گلوں کو بکو بازار خوبی کہ جو محراب ابرو سے خمیدہ خیابان باغ خندان خوش فضا ہر یک عالم روشن چراغان فریب مری ہر چشم جادو چراغ رو سے خوشید کم ہو بلاغت نور عارض سے ہو پدا نسوتھا زیر سایہ عیش گرساں ہر چہ تن نہ دیکھا کہ تھا تیر فضا کا وہ نشانہ نہ کھتی تھی ادب سے یک قدم لیے پھر تیر نعل بین بلین گل بہار حسن جانان یاد آئی بر تازہ دیا نعل کس نے دلیکن باغبان پھل پیا زمانہ نے تمہی نامزد کی قیامت کی مشتاق تہہ بوس غلط زاہد نے کی قرآن حوال زبان میں نغمہ بینی نہیں ہو قلم کو پھر کہاں تھی تاج نصیر کیا تکی نے اگر تافہ رنگ	ہر تانگہ نور خوبی جہان نور جواب جنت رشک پرستان ہر یک باخیل خوبان ملک دم نخزان دیدہ ہر باغ و تیا بان مکان خوش فضا گلزار خوبی دکا کین و رخ شکل دودیدہ چمن سیراب تراب تھا سے ہر یک گھر مشرق خوش تیا بان گاہ شوخ رم آموز آہو سیکے گرد قابل ایک مہو سعادت جسکی پشانی سے پیدا نہ کھتا تھا دلی ستر عیش بدن سے پیرا ہن نہ دیکھا نہ تھا صبر و فصاحت کا بہانہ شریک در دروغ شوخ خوش کنار میں بدست میل ہو عیش بس ہر پنگائی کیا سیر گھر جوش نہ نے اگر انہ تھیلی پر جب آیا جو آب گوہر اس گوہر روکی گل شیک بہار باغ فردوس جو کچھ صحیفہ ادب تھا نصیب چشم گویائی نہیں ہو جو تھی بے سہرستی حکم تقدیر تاج رنگ افلاس کار رنگ
--	--	--

مراس در نظر کیم ناسنے	ہلال و آفتاب آسمانے	ہلال حسن و زلف و ناز	کہ بدتر آہستہ آہستہ ہوا وہ
نہا جہت جو حسن و جگر سوز	دہم سال آفتاب عالم افروز	نہجوبی کو گل نے پرودہ بچھا	چرخا بس بلبلوں کی تن چاہا
ہوا خوشید ساروشن جہانین	خبرالی آئی بزم عاشقان میں	دلون میں دکی آتش لگائی	جگر جلے میں بزم عشق پائی
ہوا افیت کا ہر گرم بازار	شے ناوید کہ کول سے خریدار	جہان دیکھے ہاں تھا کر پھٹ	شکر نیر بان تھا کر یوسف
ز قوت شد ہوس پیاوریندن	طہیدن کر دستقبال دیدن	چلے ہر سے مشتاق دیدار	زیارت گہ بناوہ شہر بازار
دو نہیں جہتین ہوا سرون	کنا عقل مدین نہاں نہیں	فلک کی جلیہ سازجی قصار	کوئی چل جھکت بان میں پھوچا
نظر آوہ طفل رشک نہاں	کوئی سمجھا قرار کوئی خوشید	غنی تھا دولت خوبی و لہر	ولیکن ننگستی سے دل بھگار
اسے محتاج تر پیا انھوں نے	ز رو دنیا رو دکھلایا انھوں نے	تن کو ہر عمر یانی جاوہر	خلط جو چشم تشریف نہ بھی
سکھایا مار بانی کا ہسانا	ادا سے ناچنا گانا بجانا	تہ بھی کچھ حاجت تعلیم کی	کہ خود بچہ کی تھی گنگا لپن کی
کینہ خانہ ناز و شکلی ادا تھی	گل سوز ناکت ہا صد اٹھی	نیا یا اوتاد اپنے ہنر میں	بٹھا آستہ پا آب نہر میں
عجب یک کس کی ایش کا تھا نو	بجا ہو کر کون نور علی نور	کف گلچین میں پٹی جب گل تر	نہ ہو کر رونق بازار کیونکر
پچھر ہر خمیر میں کاتبی جاتے	قصدا لکے کیجا آتے آتے	وہ جا بھی کیا کافق شبیہا	مقام لکشا سے جا نگار
در و دیوار تھی لوی و غارین	بوہر نالہ و یار بے خبر حسین	کلام سکاٹان ہنمون پرورد	بشر کیم فغان آہ دل سرد
حرارت کا دل لب پر نمودار	بے تحاشہ و نذران شعر بار	مرض لغت کا ہر شہر پیدا	پر یکا ساہ چہرہ سے ہویا
کوئی مجنون کوئی فریاد موت	کوئی نگلیں کوئی ناشاد موت	پریشانی عیان ہر کوئی سے	جگر سوز میں شمع بھون سے
کسی ذہن سے دودل نکلتا	کسی دہ سے آب تر و پلتا	کہ حیر ہو ساقی غار نگار	نویہ مقام لب لکی کو ش
وہ دسا غری مجھے اور فتنہ ایجاد	سویا دل بھکت بازاران در شہر عزت و واقف	سنگدن بھر نزار آمدن شاہد	سناؤن قصہ حسن پر نزار
شبہ و دو طرح خاؤر عشق	شبہ و دو طرح خاؤر عشق	شبہ و دو طرح خاؤر عشق	شبہ سوز دل بڑا د عشق
شبہ جو ہر نہ سے سر نہ طو	شبہ جو ہر نہ سے سر نہ طو	شبہ جو ہر نہ سے سر نہ طو	شبہ جو ہر نہ سے سر نہ طو
شبہ با جان مجنون خشت نذر	شبہ غم غم غم غم غم غم	شبہ غم غم غم غم غم غم	شبہ غم غم غم غم غم غم
شبہ شوخ چشم آہو چین	شبہ شوخ چشم آہو چین	شبہ شوخ چشم آہو چین	شبہ شوخ چشم آہو چین
ہسی شبہ پیا ران کج شمع	ہسی شبہ پیا ران کج شمع	ہسی شبہ پیا ران کج شمع	ہسی شبہ پیا ران کج شمع
بہار گلشن باغ جوانی	بہار گلشن باغ جوانی	بہار گلشن باغ جوانی	بہار گلشن باغ جوانی
میں ناچ کباب و جام ساتی	میں ناچ کباب و جام ساتی	میں ناچ کباب و جام ساتی	میں ناچ کباب و جام ساتی
کسی کا نذر قصیدن ہوا دل	کسی کا نذر قصیدن ہوا دل	کسی کا نذر قصیدن ہوا دل	کسی کا نذر قصیدن ہوا دل

صراحتی قبح در دست ساقی	تذوق کیا لہجہ کتنے خوبستانی	وہاں شیشہ سے ساغر میں کیا تھا	عرق سا جس نغمہ بان بہہ تھا تھا
نیا جوش طرب ہر اک میں تھا	فلک بھی نگہ پاش میں لگی تھا	رہا نوپر سرود و نواز می	گاہ گاہ میں آہستہ قبا ز می
عجب نگاہ و عشرت فزا تھا	تماشا خود تماشا ہی بنا تھا	فراغت ہاں شریک جلیسے خاص	الہام شوق سے پامال خاص
گزر وہاں سینہ پر دایع کیا پاک	جہان پر پاؤں سے طلس لمبا تھا	نشان بنگی معدوم تھا وہاں	چہاٹی تھی غصہ سے بیرو پان
جگر سوزی تھی سمجھ میں	مخمل لگائی آگ تن میں	ہمہ ساز و طربا ایست موجود	تھے ممنوع و ناہایتہ نابود
فریب لوہاں مخمل بھی تھی	نشاہت افروز جان دل بھی	جو ساز عمدہ کی طبلے پر زریں	ریح تو بہ طبا پھر سے ہوا لال
خوشی کا کیا سما شبنم بندھا	طربہ رد کا مہر سے سرا تھا	جو گرتی تھی مے گلگوں چھلکتا	پکیتی تھی شوق برج فلک سے
نظر ماں نوکرہ نذر دیدن	سخنما جان مہم شہیدین	لگا ہاں نو چشم طور موی سے	تبسم خندہ برق تجھے
نزاکت را سخن زندہ فرما	حکیم معجزہ آموز مسیحا	تبسم سے ہستے لے گیا دل	کیا ابرو سے کا ترغ قبا تل
شکر خندہ شکر ریشہ کوفند	مذاق کام جان آرزو مند	لگا ہاں شہستان صفت انداز	اشارت روح بخش قلبنا
سوال نکستہ سچان معانی	جوانب تیر جادو بانی	مسیحائی تھی نکتہ سرائی	کہ جان زہ کو بانی نے پائی
طبیعت آزمائی کا کیا جنگ	چڑھا رہی سخن پر گائی گنگ	جو کھنکھ ہوئے خوش نشین	ہوا دیدن کوشوق آ رسیدن
نئی ہرقت تھی شیریں بانی	نئی باتیں تھے کہانی	تھے مضمون کا طرز و تہان تھا	جو گل ہر یکا بیل تر زبان تھا
گل شاہد اب خسا کہ وہ	خوشی کے چھپے عشرت کے فقہ	کسی غم کو نہ تھی آہ جی کی	اڑاتے تھے ہم جو خوشی کی
چراغ آنکھیں یکے جو ان تھا	پر پروانہ سوز نہاں تھا	انگیز خاتم لہفت تھا انجام	عزیز اسکا ہوا نقش جگر نام
پریشان قیاسان کا بہتہ	کتاب عشق شیرازہ شکستہ	بدل دایع محبت لالہ صورت	پیراز جوش فاختہ لہ صورت
چراغ و گل سے بے پروا نہ تھا	حرین بیل پروانہ تھا وہ	طریق عاشقی میں گرم رفتار	کلام دروین سوز گفتار
برہنہ پایہ خار محبت	بغل پرورد آزار محبت	تمیز و عقل کا گنج خدا داد	کمال علم و فن میں نہ دستداد
شب بہت نور میں لہر دوی	بلاغت آفتاب نیم روزی	جبین دشمن ہم چرخ بلندی	سعادت حسن می ارچندی
کمان کج ادائی تیر قامت	جوان شور بر پا قیامت	کشادہ دست بنگی جہان سے	شگفتہ دقت تر گلزار جان سے
امیر نیک و راین امیر سے	ولید ہمدرد غنہ و زبر سے	نگین خاتم فرمانروائی	جلین دست رہاں باستانی
مہ و شبنم تار و نین سوزان	مہین ہر خلافت پایہ ناز	جو تھے ارباب صحبت کا بدنام	شریک بزم ولسوز می انجام
انیس خلوت بیانی نوش	رفیق صحبت در دگریش	ہر یک گرم کلام طوف تھا	طیشہا درونی کا اثر تھا
جو تھے پروانہ وار عشق باری	سبے محفل کی شمع جاگدازی	شہ افست کی تھی حسن میں	وہ پاتے تھے بیان کی کلیف
کسی کیسوی لعلے کیا یا	کسی نے خونی پوسف کی ہی	کوئی تھا ذکر شیریں شکر خا	کوئی حسن میں پر حجت افزا

عزیز شایخ سخن پر غم در بچ	ہر یکے بند بیل تھا تو سچ	کہ یکے شعلہ آتش سوزیانی	کیا باتش سوزنیانی
بیاد آدھ لہو آفتاب جو آئی	بہر کردہ چوشت ندگانی	خجست آدھ پر چوشت آفتاب	کہم پر دروہ آغوش آفتاب
معریف بیل مسرگشتن	گرفت نفس کیسو شین	خجست آدھ پر چوشت آفتاب	دل افکار تریب و بلا خیر
میرض عشق حسن نازنین	حلیل در دھماکھ سین	خجست آدھ پر چوشت آفتاب	پے شاہین سم دساج تہا وہ
گل چیدہ محبت کے چمن میں	مرا سرور شمع عشق بخت میں	خجست آدھ پر چوشت آفتاب	جل جاتے جگر سوز سخن سے
شرار فرج بکے دین سے	سرا سر جل ٹھے خار دین سے	خجست آدھ پر چوشت آفتاب	یہ کنگ شہید لطفی رہ گیا
نہیں مہر خوب ارباب عالی	گدشت کند کی تازہ سیالی	خجست آدھ پر چوشت آفتاب	نہ ہو گا دل یا روئی نہ پیر
پھر پوز جب شمع ہوتی ہو گل	گل شہر مرد چوچے بیل	خجست آدھ پر چوشت آفتاب	سناؤں آستان شعلہ گوش
شہید کی ابھی شہر کا کون	ابھی جسم سخن میں بان لون	خجست آدھ پر چوشت آفتاب	یہاں ادھر جو یک شک مسیحا
وہ یوسف شاہ پندگین آہ	یہ سہرا در خود کنعان بنا ہو	خجست آدھ پر چوشت آفتاب	گردہ شہدہ بازار کم سن
ہر یک فن میں سہرا در مانہ	ہر یک ہو قصہ یاد مانہ	خجست آدھ پر چوشت آفتاب	بچاؤں میں آسمان کو پوزہ دار
وہ قصہ نکاح پر شک افرا ہو	بنے آنسو خیال پاکا ہو	خجست آدھ پر چوشت آفتاب	مجسمہ راگنی ہوتی ہو چار
خمار آگین جام عشوہ ناز	نگاہیں ہست نام نکاح بھکت	خجست آدھ پر چوشت آفتاب	فلک تار ہو چکو بکھر دنگ
گئے طوطی سخن جان فصاحت	گئے آئینہ تصویر حیرت	خجست آدھ پر چوشت آفتاب	گئے دیوانہ جان تماشا
گئے بخت خوبی یا بد شائے	گئے درج صورت گدائی	خجست آدھ پر چوشت آفتاب	گئے زن گاہ مردیک تدبیر
گئے ہندی گئے رومی رنگی	گئے شکر گولی و گاہے فرنگی	خجست آدھ پر چوشت آفتاب	گئے با دست گلے با پر بال
گئے صد سال پریش برد	گئے سادہ رخ معشوق خوش	خجست آدھ پر چوشت آفتاب	گئے نہ ہو جمال محفل آرا
گئے ماندہ طوطی چرب گھٹا	گئے سر و خرامان شہر دار	خجست آدھ پر چوشت آفتاب	عروس شہر گین پر در داس
دکھاتے ہیں ہر اکدم جلوہ نو	فروع آفتاب ماہ پر تو	خجست آدھ پر چوشت آفتاب	گل تر باغ ندرت کا ہو ہر یک
کون کیا خوبیاں کیا بھری	لکھ ہیں رہن شیکہ ہی ہیں	خجست آدھ پر چوشت آفتاب	بہمان فتنہ آشوبندہ شہر
زائر طعنہ تجوس فلکسٹن	زفر کان پنج باغ شید فلکسٹن	خجست آدھ پر چوشت آفتاب	اشارت موجود نہاے آہو
قند شکر ریز حلاوت	دود اور دہیار محبت	خجست آدھ پر چوشت آفتاب	دہن ہر خچہ عارض گل و شبنم
دردن ان پہ کیا سی جہاں	ستاروں پہ چوہاں بکھر جہاں	خجست آدھ پر چوشت آفتاب	شفق ہر چرخ نیلی پر سر ہر
زبان کیا طوطی شکر شکن	مسیح کے سخن چرخ شکن	خجست آدھ پر چوشت آفتاب	زبان ہر صورت حوت شکر کام
ننگ پان بھکتا ہو گلو سے	شکست شہید پر بادہ و آہ	خجست آدھ پر چوشت آفتاب	کہ جسکے سوانے بنیا ہو آہن

سنا کا زون جہ بلف صافی خوش	آؤ ڈانگ سحر کا طایر ہوش	نہیں ہر سبز گرا سبز صاف	چھا گیا سبز ہر سبز صاف
شکم کیا صنعت نیست قصدا	کہ نادر قند حلوانا ہے	یہ کیا فکر چاک ہے سب	مگر کہ حسیب شہنشاہ چاک
بہت دیش نے مارا کہے تو	ہوا پند یک نکتہ سر ہو	جلال رخ سے شاہ حسن کیسے	وہ کمال ہو کہ ماہ حسن کیسے
سنا تھا یوسف حسن آنیدہ	شنیدہ کے بود مانند دیدہ	وہ خوشی ہو نگا قیغ زدن ہین	نخل ہے رنگ شہلا چین ہین
پیش حاضر نگین شوق ناک	لباس رنگ عنا کر چاک	نگاہ غارت ایمان جو رہن	کہ لوٹا نقد و شوق و زور
بلا خیز قیامت طرز رفتار	حیات خضر جو تعبیر گفتار	نگاہ شوخ مست ساغر ناز	کمانداری کہ ترش قار انداز
جو چکے تیغ نگہ برق در بر	بہرے ہر سویم خوش خوش کیسے	متاع صبر نقد آزمیدن	نیاز کی نظر دزدیدہ بدن
اگر گلشن ہون وہ نیست گل	گل بچان ہو چرخیم بلبل	تصور جو نظر کی صورت حال	نراکت ہو کہ حاضر ہو گل
دوا پر دو ہلال عبد اسید	دوا مرض در بغل عذابے رشید	دور لغت با مرد و ش جان لیلے	بلا و قیس کا فسوس خ پیدا
پریشان بر صد خرمین گل	گرہ انداز جان لغت سنبیل	یہا تک کہ چکا جب رتہ ہوش	رہا آئینہ حیرت سا خاموش
یہ سون جس گھڑی تھانہ گوش	بنا تھا پڑے گوش آتش آغوش	کہ کیا داستان حسن دلبر	فسون عشق چھوٹا کر دلبر
نہ پڑا نون کھویا تھہ سول	بنی سوز و رن شمع محفل	یک یاد میں افسوس افسوس	گلوں پر بیٹھے بیٹھے بگڑی اوس
ہوئی بر جم کیا یک محفل	ترپا ڈھلے دل ارباب محفل	کون کیا حالت بزم الم نرا	شنیدہ خوش کا گھونہ گدرا
نہ رنگ آسمانی آسمان تھا	ہوا پر سوزش لگا دھوان تھا	جو بھڑکی نار عشق شعلہ جان	بنی محفل نئی بزم چراغان
خصوصاً وہ عزیز در بلا جان	عزیز خاطر عاشق نرا جان	گلا گھونٹا پڑا تھا مرغ لبھل	طپان پہلو پہلو بھل جھل
طیش اسکی نہ بھی سہا ہے کم	نیا پہلو بدلتا تھا ہر یک دم	شکار زخمی تیر شنیدہ	قتیل تیغ اڑے ندیدہ
خود می نہ ہو چھل میدہ	بیابان دریا بان غم کشیدہ	سنا کیا قصہ حسن پر پردہ	پری کا ہو گیا ساہرے کے تو
ہسان خواب شیریں آستان بھی	ہوئی و چشم بھر حیرت کمان بھی	کہا جب عشق حسن آتش آغوش	چکان تھا زخم سنبیل پر نگہ ہوش
غشی طارمی کی دل پر کہ اپوشت	کنا بخود می بین گویا است	اندھیرا چھا گیا نو نظر پر	غضب کا آسمان ٹوٹا جگر پر
یہ مست جام حسن قی خوش	خواب غر عشق پر ہوش	کہ ہر سو ساقی خوشید سہا	کہ تیرے شہر نے فتنہ اٹھایا
وہ دی کیا راخا چارہ ساغر	داستان در عاصم شدن عوٹا شاہد رفتن	وہاں ہو کیا شہما و موبیت	اٹھے ہر گوشہ سر عوٹا و محشر
جہان پرست پرست نیست	محتسب بر قوم بھگت بازاران	وہاں ہو کیا شہما و موبیت	وہاں ہو کیا شہما و موبیت
نہیں کھتا ہوا پیش کاری	نکر تو خانہ گرم میں ادھلی	سلامت چاہیے دیکھنا	وہاں ہو کیا شہما و موبیت
جو شیر غراں سر جنگ	نے حکم کہ بے دودا ہو دلگ	لگانا کا بڑا اسکان میں تن	وہاں ہو کیا شہما و موبیت
یہ کوئی عشق آفت خیر جاہر	ار جو گراہ دیوانہ ہوا جو	یہاں ہر شعلہ شعلہ ہر دم	جلی خانی ہو چشم تیرا عظم

ہو آج ہر باران انگر	دکھانے جلوہ کیا بابل کو تر	یہ وہ تھم زدہ ہر بزم برہم	گداز بان شمع چشم پر ہم
کہ چرات جو آفتابہ برق	فروغ مہر و لغ سیمینہ نثر	خزان پروردہ یہ گلزار کیلئے	زبان شعلہ نوک خار کیلئے
بنا کہ دستاویز سے بنی ہو	بس ہن کا فکاخ نادیدنی ہو	فخاں کا دیوان ہانگ جبریں	کر رہا نہیں ناگاہن تنہا تیرے
یہ دانہ اور چودہ آہوے لنگ	یہ ذام کہ پھیلا ہو بفرنگ	تو ان شمع جی بہ ہیر برتر	وگرنہ سنگ در بر خاک بر سر
جلا دیتا غم و غم و غم ہوگی	نماز، مین دم بند ہوگی	نہ پھر مش نظر قرآن ایمان	سہمی آئینہ نصویر زمانان
دل حبیب کا دیوانہ گاہ	عبادت گاہ بہت غارت گاہ	جو پھر کی عمارت شوشا ہا	ہو اور حسن چراغ گوشت آباد
نسا آیا ہو یک قوم جھکتا ہا	نعل میں شیکے تیغ عشوہ زار	یہ ہیں خجرو تیر و کمانین	غیمنا نہ مسلح ہر طرح حیران
انھوں میں ایک خوش تر تیرا دست	نگاہ تیر سے شو قیامت	سر دم پیرہ دعت مجالی	کہہ خائب ہائی جو دہائی
بیا کی ہو غنیمت روز روشن	کر لیتے تیرا دست مارچ روشن	کسی کا جو ہر ایمان پانچین	کسی کا لیلیا نقد دل دین
کہیکو تر کر گاہ کیا ڈھیر	کسی پر گل کی لبرو کی شمشیر	ادعا خانہ آباد ایمان	مٹا نام نشان نگاہان
جلا سب شمشیر عقل و دقت	جوئی دیران سر صبر طاقت	کھانا دین شہریت اور شہر کا کھ	چراغ اسلام کے گھر کا کھ
جلانا ہائے بنیہ و تہدید	ہو اور کرم مشتاق تشدید	ہو اتق مثل پر روز نیستن	پاسے خوشیتن ہو گوریتن
گر وہ پاکبازان جلا دیتا	چلے جوشان شوشاں ہر دیتا	ارسی یار و کیسا ماجرا ہو	کہان اسکو یہ حالی تھا ہو
کسی بھولے سے یاد آئی جلا دیتا	آہتا ہو ہر کہانے کسمرا خون	قفیا چکل سے گھر چٹائے باخیر	نہ غیر سے کہے رخ جاسمیر
اگر اوشن شمیم سی پا و سلامت	نہو کہین جل سے تاقیامت	جھکتا بڑاں بل قندیشہ	نہو دل خادنا طرہ ریشہ
بزم کامرانی خجرت اندوز	ز سامان طرب ہنگامہ افروز	جو وہ خوشی گدے کچا انھوں	کیا دم عس ال سا انھوں
پر لگندہ ہوئی خاطر حزن سے	خزائن طبع بلبل جمن سے	بلبل کے خوف سے دم گدے سب	سداہم عوارب نشین چنگ کلاب
چراغ شمع نے کی سز ملیدی	جلا یا ساز و جگ خود پندی	رباں خزانہ خجرت توڑا	فلح تھرتھرتے ہم کھوکھوے توڑا
قبائلی پارہ پارہ جامہ خدنا	بنی پشتوار تار سبیل تار	ہوئی وہ بزم برہم بزم نون	خزان اتیری الی چمن مین
نیکس ناما تھا دنیا بادل ناز	صلحی چکیاں لٹی تھی ہر بار	بھری تھی چشم غم سے چشم سار	پیرا تھا ہم بکا کشتہ جدار
نہ تابش ہوائی چشم چسپار	ہو اور قہر خواہیدہ بیدار	نہ سچے اشک شمس خواہین	شراں عوان سے چور کاسین
اوہر کچھا اور کچھا غصہ سے	بھرتھا دائرہ شور و غصہ سے	زیر زانی ساز و جت اندوز	چراغ کشتہ بزم دل افروز
بر آگاہ سے جیسے دل سے رہا	دلیر شمع چشم آفت جان	نگا چاک پتیرم نیباک	بلا بر بیا یک چشم غصہ ناک
عجب جن غصہ بین اکٹہ دلی	بنام شمع روزہ ماہ خوبی	ادرا غصہ کب جب دکھائی	نگاہ خاد سوز پارسائی
میں پھر گئی چشم جفا کار	رہا میر سے بر جانفش دیوار	قوار کھنک کی عرض خجرت	نسا تاب نہان سے غم جلالت

جنون و آسمانیا کوس شادی	مبارک نہ بد و تقویٰ و دعاوی	خود نے شہزادہ وقت سنایا	جیسا نے خانہ حرمت لٹایا
و کھایا دل فی لیل کا تاشا	سحاب چشم آمدنی و تاشا	غضب کی دوا داجون بلا کی	نگاہ شہنشاہ نے آفت بیا کی
جگر نے فاش کی بوی کبابی	نیایا پیچودی نے خود شرابی	غشی سے گر پڑا آشفہ خاطر	جھکے زلف پریشان جیون قدم
دماغ ہوش و حیرت کھایا	سرد و حشت سر سودا سما یا	ہندوہ ما ہی بے آب و تاب	طہان سوز و درد و شکل سیما
طیب عیش کو شربت سزاوا	ہوا آگھوٹے روشن دریاوار	کہا نور نظر صاحب سلامت	کہہ کر گوردش جین غایت
کہا گل ہو چرخ چیم روشن	شرارت کیلی جو دلکی دشمن	ہوس کچھ اور تھی شہر ملا اور	ہوا تھی اور سر زمین گل کھلا اور
تجھے پایا حار و سے کیا کام	تجھے دیکھا مہ کامل ہو کیا کام	کہا کاشور و شکر کیا جنگ	بائنگ فتنہ ہو رہی آہو کی لنگ
تشار جام چشم مست صبا	ستاع دین و نقد زہد و تقویٰ	اگر لون سہو کی بھی توبہ کا نام	کرون محو سی و ضو صدا بار کا نام
یہ دل ہو شیش خون محبت	یہ سر ہے لائق تیغ شہادت	تیری دیکھی نگاہ ناوک تیر	قرار آہو ہوا آرام نچھیر
غشی و گر پڑا از خود فراموش	بت پاپیر کے سجدہ میں یہ ہوش	لگی حواری کی ٹھوکر سر دست	مثال شیشہ نہ صبا گراست
ہوا مست شراب عشق دلدار	نہ تاب خاستن ز با و رفتار	جگر یہ گر گئی آہ شہر زن	شرار پر طیش دل سینہ سخن
پیا کیا ساغر میخانہ عشق	ہوا رند آپ ہی جانہ عشق	نہ پاس دین رہا نصیط ایمان	بنا اسلام کا دشمن مسلمان
نہ آگھوٹے روان تھو لنگ تھوٹا	کہ تاب عشق سو دل ہو گیا اب	کبھی آہ و فغان کرتا تھا بیدل	شر شمشا کبھی مانند بعل
نہ کیون تھو کی بھیجی کا عشق کاہی	بیکر کیا خاک ہو تجھے	غضب کی ہو یہ تھو سے سوزا خاک	جلے میں مرغ دانش کو پہا کی
نہ حسن پر طاحت کا چاشور	تھک بزر خیم کا ہر سو ہوا شور	فغان لائی خبر قاضی ز پائی	کر لٹوئی متاع پار سائی
گئی امید سا او سکھو بلا یا	نہ سبایا ذکر و لعنت ہو رو لایا	کہ اوس نور شہید ہو سو تھو کھنڈا	درینا پہ گیا تو صورت برف
نہ تاب روی آتش خاک لایا	گیا تھا پاک چارہ خاک لایا	بہار دین لٹائی ہوا فوس	تری آواز دگی پر اب پڑی اوس
یک کیا ایمان ہو ای فتنہ کو مارے	دل و دین پند و گیسو پودا	مسلمان ہو کویت کو سر جھکا کر	وہ کا فہرہ شیطاں کہا کر
برفتی و سزای قتل و تھو	مگر افسوس پاس آبر و تھو	کہا دل دادہ فی امری مامن جین	نہ پوچھو اب ہمارا رسم و آئین
جین اب ہون مئی دین و جہوار	کہ دال او سکھو دال دیدن نیار	لاہو اب یہاں شک یا سو طلب	نہ من دے گئی سپرے یاد یار
یہ سیتے حضرت اکنوں مئی لون	نہ زور و زہ کا عادی نہیں لون	مجھے کیا توبہ بھجا ہا ہر نادان	ملاست ہی نہیں ہو گا پشیمان
نہ ڈال اب ہر گھڑی آتش زمین	کہ خاکستر نشین ہون سو خدین	انکر کیا ہو اگر تو اکھ بھجاسے	نہ سمجھ جب کوئی کیا خاک سمجھ
ستم شاکہ سہر برادر	یہی ہو گردش چرخ سنگھ	نہین نقش جبین مثلاً کہین ہو	قضا و جنگ کی طاقت نہیں ہو
جو تو یک چشم دیکھے وہ مر نو	الم سے تن ہلال آسمان ہو	پڑی ہو جیسے اس قضا پر تھو	چرخ نور ہو روشن گھر لکھ
تھی ہو جین میخانہ میٹھ	نہ دے ہوش سے بیگانہ میٹھا	تجھے تقویٰ کا دعویٰ ہو جزا ہر	یہ سب باطل پر گیا پیش شاہر

بچشم خورشید خاکی نه دیکھا	برنگ زلف چکان پی او چھتا	کسی آگاہ جا کر حاکم شہر	کے ایک پیرا ہوئی تو رفت دہر
بلا انگیزی شاہد بیان کی	حقیقت محسب کی داستان کی	سیا تنک ہو ہو گندری شکایت	پریشان ہو گئی زلف حمایت
پد رکاوچ کا وہ ماہ نہرا	رہا پہلو میں حیران صورت ل	نہ تاب گفتن سے ازبان بین	تفانہای خرد پایا نہ زمین
صدے شوق تھی ہر جوش اپنا	جیا کہتی تھی بس خاموش اپنا	سنی کیا ستور شش شش پرورد	شک چھڑ کا جو اجمت سر کے نور
حقیقت کیا سنی دل ہو گیا تو	وہ راہ چشم داسے بہ گیا تو	کھلا تھا افرہ کر کل زخم شب گل	اودھان صحران شہر تپیل
بنسائیدگی سو غمخیز راز	سحر کچی گلوئی چاک ایشوان	سنار خمی ہو تھا جس ترک نام	کیو صدنا شکار آہوی آرام
وہ افسانہ ہوا خیر جگر کو	وہ قصہ ہو گیا جادو سحر کو	بوس دیدار کی دھین ہو چھ	شراب شوق آتش جڑی چھ
چلی کیا غیب سے یاد بیماری	بی لالہ جگر کی زخم کاری	کیا جب شکوہ بس جوں جوں	غضب گذر آشتیدن پر لاس
اجازت دی کہا اس شخص کو	ابھی جا کر اوٹھا لافتنہ شہر	گروہ سرکشان شونخ دیوہ	جلال مثل بلا آفت رسیدہ
چلی وہ دشمن خون و سرخوش	دوان ہو سرور کی گھدہ پیش	در شاہد کو مدعیوں کو گھیرا	کیا گرت قمر لہ نہ دیرا
چراخان چون کو اکب حلقہ بدر	فروغ دیوہ صد غر شہر بدر	اسکان یکسر چرخ طور دیکھا	زمین کو آسمان نور دیکھا
رخت پیرجک دیکھا تماش	زیا رنگہ وہ بجانہ بس تھما	جو چکی برق تھج چشم کی ناڑ	نظر فی پردہ ہر گان کیا آڑ
ہوا آخروہ شیرین لب خور	کز غور و ن لہ مارا پیش آزار	نہ دیکھا تھا یہ ہنگامہ نظر سو	نگار و نہ کہ جیسو ابر بر سو
درا آفتند و مہیت سو ہوا آب	وہ ان کی ہر مشرہ سو موج تھناپ	اور از رنگ نہ روشن قرواغ	اور ابروش و خروچون اکملان
سرخونی ز سر بر و ن نہادہ	چو اشک غولیش بر خاک اوقاد	بہت پھینکا نیارہ جگر کو تیر	ہوا لیکن نہ کوئی ایک پنچیر
دیالیں زلف ساق پر کھول	دشمنی ایک تو ناشر معقول	پڑا ہر ایک کو پاشل کاکل	کرناتھ ہو طبعیت پیچ سفیل
خداوار رحم دیوان حکومت	دل آزاری نہیں شان حکومت	غریب و وطن ہم بالیقین	مسا فرمین بناؤ شہر نہیں زمین
نہیں کچھ چاہی خاطر خزن کو	سلامت سے پھیرن اپنی وطن کو	تیسوں کو کیا رشوت سے پوٹو	کہ لقمہ سے دمان سگ رہی بند
ہوئی گریہ بہت سی جیل جوئی	شرارت سے ہوا راضی نہ کوئی	فریب جیل سے فقہہ رما دور	کہ دیگر شعلہ چھڑکانا تھا منظور
بجیب گل ز آخو خار چپکل	شہر راند از برگ صبر بلبل	کشان لایا گروہ آفت جان	پریشان حال کی زلف پریشان
چو صیت حسن ہر جانب اوٹھا	اوٹھا لاپری کو دیو شہر دور	از ان صبا کے عالم شہر نیست	بجھالک کر آن در شیشہ سبت
قیامت از ملک بردانگی برد	دیو دن مائیہ دیو انگلی برد	دکھائی وہ نگاہ ستارہ عشق	کہ دیوان بنگیا دیوانہ عشق
فسون تجا پر تو حسن یگانہ	وہ دیوان خانہ تھا دیوانہ خانہ	جگر تین ہو گیا وہ سوز ہو جو	کچھری ہو گئی ایک گنبد دود
اوٹھا پیش نظر سے پردہ شرم	قیامت ہو گیا ہنگامہ گرم	وہ پنجر چشم کا جو ہر نشان تھا	کہ ہر جانب سے شور الامان تھا
شراف و زخمت روی پر تھکل	بروزی خسہ من صبر و تھکل	یکایک جلوہ رخسار انور	قیامت گر گیا بر باد لون پر

جلیس بزم میخسان بدم	آنسوین وده قمر باخیل باختم	دل افسرده جیب آساشسته	دل خدیجه خاطر شکسته
حسیا کرد و عشرت با سر انجام	کنش غارت چه چو دلو پیغام	بصد دل شائق دیدار حیلان	چیز کس با نزاران چشم گران
نگه تخی فروش راه بر نعل	شدین بر صدای پای قاش	نگه بر سو جمال یار جو یان	نظر بر سمت شل بادوبیان
بشوق یار بر دهم زه خوش	آست تا تحادل در یاد خوش	نفس گشتا تا ناره دم تو آو	سیجا دم کی خوش خبری ستاؤ
طیان تحادل کل سین و جانا	چراغ نازنین بود و ناله	سپیک خوشتر خند اشتهار	بهار دامن از گلزار دیدار
سوار تو سن باد بهاری	بغل پرور وده صد تیر زاری	نگاه بوغین کعبه نور نظر سا	چهلاد و بگیار اورا گری آیا
چیکه او شمع گاه خیر خوانان	چراغان بوغین ساری نگاران	سنانی آمد آیام آمد	دیاست شاق کو پیغام آمد
صدای کان گوشه بین گاهقا	کوئی کجکا بودل چونک آقا	که در جلوه در آمد قامت یار	بیاید بخودی کردوش خبردار
چو بکجا ساقی غارتگر موش	هونی خم و شراب بشوق بخر	چلو از بهر استقبال گلر و	قرار و هوش از خود رفتاد
هونی نیک توان خصم طلبکار	بها صحبت و او سکر صبر بزار	و بچو لا تحا و ایک خواب شب	جویدار بین و یکی تخی سرب
که دیگر بویکی سایه برقی کا	چو طفل خفته دل بس چونک امضا	نه تامل آن سر وده عاشقان	برآید از سه سست بیکانه
که آیا ما بروی غیرت حور	خیر غ خانه نور علی نور	در آیا شاهد فرخنده دیدار	امید بسته جان دل افکار
در آیا شمع ایوان تناس	تمنای جهان جان تناس	در آیا فتنه بحشر در آن خوش	نگار آفت جان غارت هوش
سواری کش قدیم و آفتاب	تضاد دست خود دار و کار	بت تاراج وین کفر ایمان	ز روی حسن سبب پرستان
گل کز خار تا دار و فراغی	ز رویش لاله را بر سینه داغ	پر زادی جمالش شعله طور	عبار پاس او گلگون نور
روزد افش اگر آب گهر شد	بخشان را ز علش سخن جگر شد	ز روی سبب بخش سبب خیالان	همی بیند دام آسب ندان
جمال او فروزان آفتاب	که چون رخ حریف کرد و داب	بیر آید قدش سرو لیت آرد	چه طوبی کز زمین ست سر داد
سواد خال شام آشنائی	بیاض چهره صبح و لکشائی	قدر عتلا بغل پرور و دهان	خرام از نگارمان نصف انداز
دور خسارش گل گلزار غری	بهار گلشن دیدار غری	نظر هم شوخی بیتائی دل	نگاهش تشنه خون تیغ قاتل
زمین لب آفتاب از تاب ابرو	بال عید شد محراب ابرو	تضاد از سیر نو مرغان بصد	سیار اشونی او کرده خنجر
جهان در دور چشم اوست آباد	زگر و شویا جانی خانه بر باد	حقن در دام گیسو پای خنجر	چمن مننون بر روی گره گیر
چو گویم زان میان هم هوش	که شورش یک جهان بود و هیچ	نمانش دست جز عشاق خوبان	قدم بر و ن نیفتاد از ره ناز
بنا نیست شوخی لبس و شوش	از خون کشندگان آلوده شوش	صفای ساید آن سرو قامت	حیات تنگمان تا قیامت
بنا نیست شمشاد صفای شوش	سپید چشم پر روی آتش	بر روی آتشین او نظر نا	کباب سر خسته جان و جگر نا
دلان اندر به ای روی آفتاب	گرم پرور وده آتش سبیل	هو بهما گشت تیر تعافیل	منها حیدر استننا تسایل

تماشائی جمال بلوغ فردوس	بہار بوستان باغ فردوس	بت پروردہ تاز جفاکش	گل صند زینت گلشن
لطافت خار گزین گلشن گل	نزاکت انگ پر سپرین گل	زروی چشم سوز فکر عالی	سیر پر و اینا تنش خیالی
ادھر وہم قدم بوس خرام است	خراکم یک با پیش خرام است	بشر ز سر شرارت سرگ تن	بزاکت سرگ گل نشتر زن
ز نقشش یاش شوخی با لاجوش	بلائی منظور صد کشتہ ز لاجوش	بجالی اداوب سی جیک کو تسلیم	الف چھترنگ کیا نوہ ملکہ جم
سلامت کو لگا عاشق سنا	سبارک مقدم جان جہاں	اوٹھے قسطم کو بیتاب یکبار	ہوس نہ ہو کہنے شوق خیار
وہ چٹا نرم مین کیا فتنہ اٹھا	زمین مرجع سی نور شیدا ترا	زیارت کو ہو مین جو جو روانہ	لگا ہون نہ کیا روتی خانہ
خود ان ہو گئی شمع آئین مین	یکایک لگ گئی آتش چہین	ادھر پیش نظر پر وہ حیا کا	لگا ہون پر ادھر عالم ملا کا
نصیب لب او دھڑلے طبع	ادھر ہو تو سپرین گلشن	ادھر خوش کی محمود دیدن	کتاب آسا ادھر حلی حکیمین
ادھر لب خوش کلائی نوک	ادھر نالون و تقاری جہاں	ادھر حسن دل آرا گرم بازار	ادھر دو الیہ شوق خوار
ادھر خانوس مین شمع دل افروز	ادھر سیر و ادب بیتاب دوسر	نظر سیر قدم پانہ ادا ادھر تار	ادھر شمع ہوئی آہ شربار
ادھر چہر غایتج اشعار	ادھر خون جگر نے جوش مارا	ادھر ریشار د جوش انا اشعار	دل عشاق ادھر حلا گھر برق
ادھر گیسو و مشکین دم چڑ	ادھر دل مرغ شتاق جوش	ہوا وہ شمع رو جو محفل آرا	دل پر و لگانے شور اوٹھا
کہ چہ چشم تماشا خانہ دل	تماشا گاہ رقص شور محفل	ہوس ناک ورا سید مین باز	امید جلوہ پروردہ تاز
چو گل کو لگا رو خاموش لک	عنادل تر خوش جوش لک	یہ نگر شعلہ رو اوٹھا ترپ کر	لکین چھتر سر دامن سوا شکر
ہوا وہ شمع قصاں آئین مین	جلی لیل لگی آتش چہین مین	منہایت گر جوشی شعلہ بر سر	ہر ایک عضو اسکا کھڑ شیعہ
زبان با سوز آتش دوش دوش	گلچون شیشہ می بر سر جوش	ادا کو کیا ادا تھا دست سحر	عجب ہی سوز و دی شمع ناز
غضب رقص سیر دل ہو اپر	شیر خیمہ کی تھے رگ و سر	مین اسکا کیا کمون شوقی کا	بنا تھا آب ہی شوقی مجسم
جو دہلی ہی ہو ٹھوکر پڑھکا آگے	قیامت کے نصیب فتنہ جاکے	وہ دہ اندر کیا گروش مین کیا	کہ چہ نیلگون فی چہن کھایا
ادھنا اتھا قدم وہ چہن شوق	تماشا تھا بر وے فتنہ محشر	رخ روشن و جب گلوٹ اوٹھا	قرنے ابر مین چہر چھپایا
نزاکت ہو تانی جب لگا جہاد	نوح مین دل کا از زان ہو جہاد	چو شمع گل لگا جسم جھکالے	کمر خود تھا مہلی با و صبا نے
لکین چھوٹی ہوئی بروردہ شین	یکایک چھین کہ کان مین چھین	ادھنا لطف عارضی ہو ناگاہ	شب تاریک سو روشن ہوا ناہ
گرے اوس ناک زوتی جو باک	فلک سو نیم شب دترے ستار	انشدن فتنہ را تعظیم بیان	ستاد ان با قیامت جہاد
کدھی گویا چہر چارہ دوت	کدھی چھو نازک شمع گل دست	شر آس کدھ کر تا ہوا جہت	جہاں جہاں تھا اہل دل دست
جو کی گلوٹ ہو نگہ لطف آئین	گرے ستارہ نو نہد و پر سیر	جو دی شوکر قدم ہی ہو کسر	گرے شانی ہو لیا عیاد
ہی اونے ہی خوباب باہر	ارما جوش محبت باقی اندر	منی جس تر تم کو اوٹھا تا	ادھنا ویکے آخر ز نہ پاتا

دل مشتاق پہون پشگل گلشن کمری کوکب درمن بین لگی تخی بیدین عرقی ز روی آفتاب بسا نگین ہر دم و لکشا تخی ہوئی آنچہ نگاہ فتنہ انداز دور دانش پدی و تنگ جوتک ادبلا جوش دل نے طربلا برائی دوسو فریاد غصہ جوش تو در ناز و شیر گدازان تو و گمت کشیدہ تیغ قاتل تو روہ تو روہش آفتاب بیابنشین ہر تنگ ہوس کن بیابنشین کہ جنت فتنہ آفتاب بیابنشین کہ آمد بقراری بیابنشین پہلو سے سن شد بیابن رختہ در تاجہ دل بیابن پوند آتش دریدہ بیابن سے مرہم دہانے خستہ بیابن سے مقام درد و دل نہ رہ اس قدم میں لہر شکال میان چاہد کب تک ماکھان زغہا چون بلال چرخ کاہنہ انھو کو بچو مال زر سے جو نام تجی سے جو انھو کا گر مہ بازار نشدن گاہ چشم منتظر ہو	پہون پشگل گلشن کمری کوکب درمن بین لگی تخی بیدین عرقی ز روی آفتاب بسا نگین ہر دم و لکشا تخی ہوئی آنچہ نگاہ فتنہ انداز دور دانش پدی و تنگ جوتک ادبلا جوش دل نے طربلا برائی دوسو فریاد غصہ جوش تو در ناز و شیر گدازان تو و گمت کشیدہ تیغ قاتل تو روہ تو روہش آفتاب بیابنشین ہر تنگ ہوس کن بیابنشین کہ جنت فتنہ آفتاب بیابنشین کہ آمد بقراری بیابنشین پہلو سے سن شد بیابن رختہ در تاجہ دل بیابن پوند آتش دریدہ بیابن سے مرہم دہانے خستہ بیابن سے مقام درد و دل نہ رہ اس قدم میں لہر شکال میان چاہد کب تک ماکھان زغہا چون بلال چرخ کاہنہ انھو کو بچو مال زر سے جو نام تجی سے جو انھو کا گر مہ بازار نشدن گاہ چشم منتظر ہو	خوسید چخت آہن کڑی تخی وہ یک چکین جھانور پرور یہ تخی بلو نورین حکایت یہ نقشہ تھاپری چہرہ کا سم پر کون کیا جو غریز جانبہ گذر نشدن دنیا زانو و کھیا کیا ہوش اور خرد و سادہ تو در رقص تماشا قیامت تو در خسار تو فصل بہار کن تو بر چہرہ روشن نقاب تو در قہقہ دورا حمت جہان بیابنشین کہ از عشقت اثر شد بیابنشین کہ صبرم شد نجات بیابنشین کہ مرہم دہانے خستہ بیابنشین کہ شوق تیرہ پیش بیابن دلدل سن آسمان جان پاش بیابن سے نور چشم آرزویم ترا تیر نظر گذر جگر پر شرار کی کیت در سیدہ خانم گل تر جہا ہوا ہم صحبت خار نہ رہ اب در میان خیل گراہ دو لہر سکہ نیم داغ زر سے تجو کر دین خواہ آوارہ ہر جو میں باؤن تجو ای سرور عنا کر دین گاہ ہر شہرہ ہر سود	خوسید چخت آہن کڑی تخی وہ یک چکین جھانور پرور یہ تخی بلو نورین حکایت یہ نقشہ تھاپری چہرہ کا سم پر کون کیا جو غریز جانبہ گذر نشدن دنیا زانو و کھیا کیا ہوش اور خرد و سادہ تو در رقص تماشا قیامت تو در خسار تو فصل بہار کن تو بر چہرہ روشن نقاب تو در قہقہ دورا حمت جہان بیابنشین کہ از عشقت اثر شد بیابنشین کہ صبرم شد نجات بیابنشین کہ مرہم دہانے خستہ بیابنشین کہ شوق تیرہ پیش بیابن دلدل سن آسمان جان پاش بیابن سے نور چشم آرزویم ترا تیر نظر گذر جگر پر شرار کی کیت در سیدہ خانم گل تر جہا ہوا ہم صحبت خار نہ رہ اب در میان خیل گراہ دو لہر سکہ نیم داغ زر سے تجو کر دین خواہ آوارہ ہر جو میں باؤن تجو ای سرور عنا کر دین گاہ ہر شہرہ ہر سود
---	--	--	--

بلاگردان محل آتش نشان نیم گلشن لطف مکرم بود نند جانان سرکش با عدل کلمات جملان بر گوناگون چهره اصل چهره خوش و چهره بد اصل نچو را اصل بر زبان زمین نه بت سنگین بر کوه شفت سپه آید قبولم ساقیا گرد عورت افتاد کلاه بوقت میج نعل نرس غریز خیز بسل بسینه گر خنک زلف جانان زرد دل بی نالیید جانان پیر اتها بلبل بل سر خاک شکست دل عیان از رنگ بر نجانون باغهای بهشت کجا یوناک کسان سر بخان نجانون به شرب ناب کبیری نجانون مین کمانچه او شاد یونک تها که ده فرخنده و جام در آجاست چابک صورت خوش ده پنهان لباس لاله گونی نه خاتل تی لباس سرخ پنهان قد شاد و پوشاک زلف نشان نیشکین زلف بر سار کفام لباس از سوزن خورشید بخت	کرکچا چاکری اقبال میرا و بهضمون شوق تنی فریاد دل میکلیا جی که عشق فتنه ایجا کسیکو جام صبا منی کیهان اثر نالی ایجاب بر دعوت کو قلعیم حیا گشته بگر بار ز گردون ولی زده مهر خاموشی دهن را شده دلی آتش شوق کسایم داستان آمدن شاه سحانه غریز و مشتاق شدن غریز نوصال او سپهر روی آتش پاره برق نقیدن بسمل بیتابی دل نواراد مسکو کسی بهلو زمین تها نپا تها جو ده بهدم کسیکو نجانون کنو دلی آگ جانین نجانون کون خنجر دلیه گذرا نجانون جلوه رخسار کیا تها نجانون کیسی بخت آتش آون محبت جوش تاثیر کشش نه آتش جلوه در بر کرد تها کبون هم رنگ تن کیا پیر پناه شراب سرخ مین دوبا به چنیا ونجلی نور تها قدرت کا بو ثا و تها در بر لباس شعله در بر غریز سر بر نشان کاغذ یاد	بیک خون گریه قوت بر نشان بر سار طایه ویران قدم بود نیکو بوی بیکو دل جان و طاعات نشان شوق جی مین طایب اصل ننقشه زلف لاله و سج سبیل زبان لی تمام شرم و نشین نه بهانگسار غم چوب سنگ کلا چکار از سر مایا اصل کن شاد بلا اکتاده عم مایه جان نفراد فغان مرغ سحر خوان کیا تها پیرن مانند گل چاک پیرایشانی گواه عشق گیسو طیجان مین بر سینه پیر کجا کرسینه بهو گیا فواره خون کی حالت مری صبا کبیری گردل بیتاب بر اورنگ روزر شدر ز زیر متاع صبر و آرام لباس سرخ تر چون گل در آغوش سرخوبی بنا مرغ خوبی که خون عاشقان گریه گوزن نزد بهو گیا قوت ر نشان شفتی بر گویا جی غلبه شام لباس از خون صد گل آغوش
---	---	--

نورین شمع پر ہونڈ حمار فرق	پلنگ نچیر سیرانچی شوق	سوز و شید گل نیکے بنے تھے	تھے تھے جانکلی کے سبائے
بیاض صبح صادق لبہ صفا	جواب چادر مہتاب شفاف	یہ چاہے تھا بلالین سوز و نال	کہ آؤ نے کو شکم پر نکالوں
ہوا ہم بستر شادی بنگ پش	کر آئے شاہد مقدر آغوش	گل خالین طراوت جوش خندا	باہید مدہوس گلستان
رو سے نور کی صافی جو جھیلی	دکھائی چادر مہتاب میل	سہار پوستان آرایش گل	نگہ بان گل شاداب نیل
کوئی آسکا اسیر عشق زخار	ہوا سوز و درد سے گرم گفتا	کہ تھا ایک نازنین بد کمالی	غیر جاننا یوسف جمالی
نہ ماہ برج خوں آفتابے	جمیل بنیظیر لا جوابی	شدہ تعلیم حسن محفل آرا	سبیدار خویاں دل آرا
زردی حسن روئے ماہ نیر	جہاں اسکے در پسینہ دل	بہ سخت در بالی جلوہ آرا	بد لہاسے غریبان حکم فرما
دل منزع اسیر دام گیسو	شکار گشت شمشیر ابرو	یہ ملک جان و دل فرمانروا	دل عثمانی را کشور کن گئے
بیک جلوہ غنیم کشید دل	بہ نوح غمزہ با غار مکر دل	علم سر با بہ محشر جلوہ گاہش	علم در شری تیغ نگاہش
ظفر از تیغ نازش دل شکستہ	شہ سے زلف مشکین پاکستہ	یہ گنج خاندن خرقہ دل نے	نارام دلال بر دامن وکے
نگین خاموش بیکائی حسن	مسلم نام اودارائی حسن	جان دلیری زینگی نیش	دل آزاری بود قاتون نیش
کسی بیدست کو اسیر نظر تھی	کسی تو بہ دل پر جلوہ گر تھی	جویل عشق کا شاد دل میں	دل قلمو تھا دریا ہوس جوش
گدا کو شاہ سے تھی چشم بہر	ہوس تھی ذرہ بکس کی خور	حکیم سوز و دل سے گلشن افروز	دہن چرخ زن زین و شربت روز
ہوئی کیا آشنائی رو سے جانا	نظر تھی یک جا جد جانا	جو قید سینہ میں منزع خیر تھا	سندس کی طرح آتش نشین تھا
کشیدن نام آہ منزع بسمل	پھیدن بہکن طماندل	دل آتش زدہ سیما در پر	شرار سینہ افروز سمندر
ز سوز دل گداڑ ستھو آتش	کباب آسکچیدن نیز جانش	شہ دآن شوکت حسن تم گوش	گدا و نوح غم غار نگہ پوش
شہ جبرتی منزع آتش نہادی	گدا و نوح من دل خاک با دجا	شہ دآن دولت خوش حال	گدا و بکس و ناکامی دل
غرض دلوں وہ جوش آتش	بہت باہر سے سیما آتش	سنائی درستان عاشقانہ	کیا تیر محبت کا نشانہ
دیا سحر آب الفت کے چوین	یہ چیل آیا کردار شاہکدین	زبان تھما سکی یہ ہوس تھی	محبت جوش اکی نفس تھی
نشانہ عشق کا کالوں جگہ لڑا	غریبہ خاطر با د آ یا	کہ میں بھی اسکے دل سے متصل تھا	مرا خاطر آشفہ دل ہوں
وہ گلین ہر مرا محتاج دید	نظر ہر طرف جو یکا رخسار	الم سے بچ دن ہر صورت ما	گر فقا رکت گیسو سے مار
اودھر نگاہ نہ رود و غنا ہر	اودھر ہر دم بلا کا سنا ہر	اودھر شربت ہر گلشت گلستان	اودھر ہر صبح محشر چاک دان
اودھر ہر قصہ شور محشر آتا	اودھر آہ و فغان کا گرم بار	اودھر جنگ چٹانہ کا چاشور	اودھر ہر نالو فریاد کا شور
اودھر یک غمزہ دزدیدہ دین	اودھر صد صورت بسمل طبعین	اودھر آرام جان آغوش بہر	اودھر شرکان چشم جواب بہر
اودھر شہر شہر کو غور	اودھر ہر نفس بہ قضا جوش	اودھر شمع نعل مستی آمو	اودھر ہر دیدہ چون اختر ملک

سے
نور و زلال است
علائے نقاب و
و نقاب نقاب و
روشنی و نور

۴۴
نور و زلال است
علائے نقاب و
و نقاب نقاب و
روشنی و نور

<p>اوجہ کی دو دو بندہ موم نور اوجہ کی چارہ گزرا منہ جان اوجہ کی بلبل فغانی سے برباد اوجہ کی مہیت سے لڑا منہ جان اوجہ کی غم سے دکھایا رو آئینہ اوجہ کی ہر دم جو بلبل شہر غلام حسین مولیٰ زین العابدین خلع رسم و آئین ادب ذرا تو رسم اور سنگین حسد سے گو تھیں جان کھوڑ چلا سو سے عن جہان بیجا ہم سے گری باز درہ بت کافر عاشر نوازی نہ چھوئے غرض سے چھوئے نہ مشغول کی ہر جمی کھج بت جب نہ دفعہ بلبل دل پہ دانت سے اول جان بہا بہرہ گوشت مسیحا نہ کافر ہون ملا لالہ ہوا نشا ط خاطر غم مدہ ہون حرفیوں میں ہزارہ نم نہیں بلبل کے گستاخا دل زنگ بلبل از روی تو دار و قنار بہا دل نسیم گلشن جان دل لارہ گلہ جان سن</p>	<p>اوجہ کی تو تیا سے یک نظر اوجہ کی نظر چھوٹا کان سے اوجہ کی سونہ بانی سے گل نشا اوجہ کی نور جمال حسن بخشید اوجہ کی ہونہ لڑا منہ جان اوجہ کی ہم خوشی ہم گل وہ آخر بادشاہ ہون گدا گدا کی بے نیازی پادشا ستم دیدہ کی حالت بر نظر نہ عاشق کی لعل جگر باغ بقا سے خضر ہر وقت تماشا چلا جو رشید رو در کار درہ چلا سر میں ہوا دیدہ باز نہ جب کہ ہون نہ دل گدا نہادی ہر کوئی میرا برادر ہوا غم سے قبا پیرا ہن گل جو دل میں عشق کا شوق ہے کلام عند گفتن زندہ ہوا کہ بید ہون رو در کار درہ تمند دل بچید ہون نہ ہون مجھے کچھ نہیں سنا شاہ سے جہاں چہ گفتا بیا اور ہم زخم جگر داغ بیا اور نہ تو در و نہ ان با گردان لطف بندہ ہوا</p>	<p>اوجہ کی گرم خون بر سر جوش اوجہ کی ہشت خاک کلام خرم اوجہ کی گداری بلا سے ناگہانی اوجہ کی خضر شمشاد ہی گدا اوجہ کی ناکامی دل تلخی انگیز اوجہ کی ماند لالہ داغ بر دل کرم غنیمت طلب تیرا دروہ تعب ہر سر مقرر تجھے دل میدہ تجھے کیا کہوں شرک محنت غمخوار ہون جہاں کمال ہون ہوا نسیم باغ خوبی نام انسان دہن سے خندہ شیریں شکر سمایا سر میں عشق کو بلبل کہ ہرگز نہ ہون کی شکایت محبت کا اثر رکھتے نہیں برایا ابر سے خورشید بیتاب نہج اپنے لعل سے ہوا کہ ہرے سخن بر آب ہر جوش مراو جان ارمان دل زار بیا دل چھوئے قیرا میں ہی ہون دہ دیدہ کے آنکھ اور حیرتی خا چراغ خانہ ویرانہ من بچاک سینہ از روئے تو بوند کہ دارم در برباب روز امید</p>	<p>اوجہ کی یاق گلگون شفق بوش اوجہ کی برق عارض عقد زن اوجہ کی سرو قامت نے روا اوجہ کی گدا نے بادشاہی اوجہ کی لب شیریں شکر سوز اوجہ کی سر پہ شکر بول اوجہ کی عاشق نوازی سے بہت اوجہ کی سلیم اس سے نجر مجھے وہ غم پرور ہوا شادان ہون یہ بہتر ہے کہ اسکا یار ہون وہ داد بلبل میل پہ ہون چلا ہر بہا گلشن جان چلا شقائق بتیابی در آغوش یہ اس خاموشی کے کھلا نہادی ہر کوئی اہل حکایت جہاں میں کون اپنے زین جو نیلوفر ہوا آتش زلزلہ پشیمان اس سے ہوا زیاقت لب گوہر غمش مجھے ہر شکل سے دیکھا مل نہکا جو شمع شیری تمنا میں ہی ہون نہیں اس قوم سے مجھے شکر بیا بہر دل دیوانہ من بیا امید جان آرزو مند بیا اور بانش خیم خورشید</p>
--	--	--	--

دل میر مجت را فشانہ	بلاگردان جوش عاشقانہ	نشاہ جهان قوم پایہ ہن	بلاگردان رنج پائے محسن
سر را بہ ذوق وصل جمیان	بلاگردان شوق وصل جمیان	مذاق کام جان آرزو مند	بلاگردان گفت رشک رقند
زبان شکلاطان کر مجروش	نشاہ شفقت منت در آغوش	شکر رائقش بیتابی دل	نشاہ اشتیاق وصل لبیل
سر شنگان سنبل زبار	نشاہ شکوہ گدیز کے صد تبار	مسلح صبر جان در دیہ دور	نشاہ روستے صد آرام دہر
دل کان خندان نام خوشخو تر	نشاہ عارض گلگون شوق پرش	حیات در شد عشق خو خوا	نشاہ گردش چشمان پیار
نہ توک شیشہ پہلو ہوا کہ	بجائے دل مکر پہلوین جاکر	بفرط داغی ہر تعظیم منظور	یک گفت ہر ہر سبب منظور
سرور سینہ ہیان تو ہی ہر	امید دیدہ گریان تو ہی ہر	یہ خالی ہر مقام ہی بقعہ نور	ترے آنے سے غم دل سے ہوا
لسان آئید پہلوین بیجا	محبت جو ہر زالی دکھ یا	تجھی سے زندہ ہر زبانہ دل	تجھی سے ہر منور خانہ دل
دوائے یافتہ نامنس نسلی	گمان بد زور و تجھے عشق صفا	بر آیا خار رنج جان مضطر	پر بلبل ہوئے جیسے گل تر
لگی دل میں دو بالا آتش شوق	میرستانہ لایا شورش ذوق	وہ تھا بلبل کہ خالی شور تھا	گل خندان کو تھا اندر شیشہ خا
تسل بخش جان ہر نالہ غر	نہیں آرام بلبل کو سر گل	محبت جوش دیوانہ ہوا دہ	ہر دے شمع پروانہ ہوا دہ
لب ریاحی رہے ہیں بیجا	جنجوں نے ہیں بیکے لبت سے	ملا مشوق تو بیتا لایسا	جدائی میں رہا سب کبھیسا
رمید دل دہ صحراد دیدن	غم تو تھا حکم نیم دیدن	چھجگی کیو سے قید دل سے سخت	ملا ابرو سے غم کو حکم حضرت
اتم نے دی ہنرے گوشمالی	آٹھایا تھا بہت سہرا آمالی	زبان ہر تہلا رنج و بلا میں	رفیقو نکا کون کیا ماجہ میں
دھنا سر کو زد سے غم بستی	نہ کوئی دھن ہی سر تن بستی	زبان پر نالہ فرط مضمون	گئی وہ کوشش ایمان مزون
ردان آگھوٹے لکڑی خوشتر	سرور نالہ ہالب پر چوں کوثر	شکست ساز ہوا کرت نواز	برنج اندچک غم در دہن نواز
جہاںچہ رن یکے با دیکھے	مزمردین نے کیا سر تنیا دا	جو شور ہم تھا پیغام چل تھا	قیامت خیز غوغا سے دل تھا
قریب مرگ بیدل ہوئے تھے	غم دور سے لبیل ہوئے تھے	کہ افغان تھی گلوس لبیل غم	نہ شور آہ دہن سردیاد ماحم
ہیان ہر در سینہ نالہ ہر	عیش فتنہ عالم مجھ ہی	فغان تھی گرم سینہ آہ دل سرد	جگر میں درد تھا چہرہ ہوا زرد
جگر کو سینہ کو پہلو کو دل کو	کبھی اس سے نہیں آرام کبھی	جہان کی آفتین لانا ہر سہر	یہ اپنا سا پے الے جس لبس ہر
کہ تہا بیتے پنیے تھامیں تلنگ	بس اب لادہ خوار لے خواننگ	کہ گمان ہی ہمارا وہ کر محشر	کہ جہر ہر ساقیا امر زور پرش
بکر دہش ماندہ آن چشم ہمار	آہ و دہن جو تر شاہد را با عزا تر مسام	سہرا غرق دریا نے محبت	غزیر سینہ لرزش خاطر زار
ہوئی حاصل تناسل دل زار	ہوا چرخ کمن سے بہرہ بردار	ہوا رخ زعفرانی سے گللابی	ستم بردہ آغوش محنت
زبان پیر سکول پر شاہ دانی	جو بخش حق نے نقد کامرانی	کمن جہان سے گلبارنگ تھاجا	ملی بخت رساتے کامیابی
گداں سے ملی بھر بلا رشال	کہ آخر کی نصیب نے رسالتی		گل امید سے بلبل چمن تھا

مجھے حاصل ہوئی دولت ہے	بنامین خاک سے کانچ زرا اندود	بھداقتہ کہ آنوشد شب دلچ	سحر دم نر زو شید بستر تاج
ہوا وہ جلوہ افکن شیک نایب	بناسر زرد و دیار خورشید	مرا آباد ہو گھر نازمین سے	چمن کو خار ہو اس سر پہی سے
شرف ہو نہ ہمارے خاک و کو	کر نیکی سر چشم آرزو کو	چرا کیا پر تو عکس رخ برش	دل مسکین ہو در جہاں انش
یہ ہو در یاد لی میری ہوا و	نہ کچھ قطرہ کو بخشے آب گوہر	آیا صد رقم خوبی نمود الی	ہولی گردش سے دیتے مانع ابا
گل عارض پہ کی گلشن نہ چھا	لیون ہر حال سجدن چھا	شعاع آبرو سے نقد اغوا	نیاز غمخوار سے قبلہ ناز
سہار حسن پر دار انگستان	کیا قربان گیسو سنبلستان	نظر کی رونما کی تیغ قائل	کیا اندر ہم غنچہ دل
دہن کو تنگی خاطر دکھائی	پریشانی دو گیسو بر شالی	نشا راتنے کیے در پائے تاف	سرا یا آب گوہر من ہوا حق
دو سلطان گریے ہو کر نیچا	جوانک بیدلان جریا دلیر	ہوئے از جان دل دھریا ہوا	نشا رسیکندان گھر بار
کیسے کیا دشتار رسد آنور	گری چشم خود سے آب گوہر	نہ چو نہ شک کر گیسو خدا	چڑھا سرخون صد آہو ستانا
بشوق زلف شکنج خانی	صبا فرورس ہو ہو کے آئی	غلامان گل اندام خا پوش	لکیتی صاحب انش ادب کوثر
سمن و سرو قامت لالہ خیا	سہار جوانی رشک گلزار	کنیز ان پر پر و شعلہ نور	کہ بر سریش سپند چشم ہو جو
پرستانان کا زخیرین نثر نثر	زینچا بو دیک خدمتگذارش	غلامان کش لطافت آفرید	غلامی بودی بعت زرخوید
کھڑے خدمت میں شک عذارا	چو شمشاد زین حسن بنیاد	فہیم مکملہ ایما سے نرس	چو سنبل خاکبوس پانگرس
سکھتہ نار گھوڑے آسمان سے	سنے کب کسے پو تانہی باقی	چلی سرت نہ مکہ بند تبر کی	تصور شک رہا سو گندہ گری
صبا سیرین کی تیری لکھو کیا	کہ ہو شہد ز خاندہ خود مشک یا	وہ گھوڑے تھے الہی یاد تھے	طیش بن برق چلنے میں ہوا
جو جو نہ تھا ہوش کو بنالایم	گمولا نگیا وہ خاک سم سے	صبا تک کرہا سے برق باہ	فلک سلیح مانند نظارہ
ہزاران شہر نہ دہر جل پور	آواں جدی سرستہ دم موش	فرش و خیرہ صحنہ ریشا	دل قدسی تلودن صاف
لباس اطلس و کخا بویا	بسا و مخمل سو خباب زیبا	فرنگی کیچ و پوندی کی کٹاری	جو برق اندر کنارہ ترقاری
مقل گنج نہ صندوق ہوسر	کہ جنین چشم دیا ہوشناور	غرض سماں عشرت حقید	درم ہو سیم ہر رنج گہر ہو
کیا مانند ایمان بادل شاد	نیاز لبت حسن پریزاد	کیا امرا نازمین کیا خیر سبا	یہ دل قربان ترے اور جان
بنایا خاطر محبوب جان نیر	سکان بر تکلف باہمہ خیر	نہ دیکھی لہ آسکی آسمان	نہ پای کی کچھ خبر گوش جہان
یقین کو رسم ہو گھر گھر تھی	گمان کو رنگ ہو گزرا نظر تھی	جو بیٹھے فکر دین ہوئے کسند	ہولی دیش کی چشم دوزین
کہاں انیسے نکلا جائے خوبی	مقام دلرباے جاے خوبی	کبھی وہ صورت پریش آجاتا	کبھی امید اسکو بھلاتا
بجز خدمت گذاران ہر افزا	کہ تھے اول سے اسکے محرم راز	ہوا کوئی لشکر ہر گز نہ آگا	کہ دھریہ صبح خوبی اور کدھر
نہ نکلا شکل بو گلزار سے وہ	رہا امین غم ہر خار سے وہ	مقام کچھ ہو گویا نہان کچ	خلیل انداز سے صفا گویا کچ

کہ صبر ساقی اہل کونکے خداش عشقہ خوشی سرسودا ملاست آرزو مند تن پروردہ خاک خرابی بوشت ماویہ حواری جون بعل عشق استا دزما پے برگ زبان راز گویا زبان عیب گوئی چل ہی نہیں ہی چکو تاب جو غراز چسپا تھا سینہ میں لی شیم ذرا آہستہ چھپیل تراب یہ شک تھا دم سے تقوی کو دھمی بیم اجل خوف بدر تھا اُسے ہر چند کرتا تھا دستور مگر ضبط راز عشق مشکل گرا کے سر پر تھا جسم سیر جلی اسن بوسے وجود سہری نہ ہر صوابے خار و خس کس یہ فتنہ ہر ضعیف عالم آشوب ادھر سے شوق بیتابی در آجو سخن کی گر خوشی کی طوف بھی سوال جلوہ یک سجایابی وصال و آرزو و فوس بازی حجاب پر غم ہر نگہ حیران ہوس نازہ خوش شوق بیل	مین سوتا تھا کطل سے نایاب بیرون کردن پدھر سزا بد را و رفتن عمر نر در پے او و طلبیدن پدھر عزیز را مع شش ہند بیاسودہ بکوسی کامیابی یہ دولت از غبار کوچہ انون بمیدان جنون مرد و گمان بیمان آہر کھے برق پنهان چتا جھکا دیا ہر وہ بھی بگر عزیز آسا ہون خود اندر شہ را او چلتا تھا جگر خوف حسد سے کہہ دین نہان نہ ہو صبا و بد کے بیشک تہاں تہمت گرفتار کہ آخر قطرہ نام پس تھا بجوش جلوہ ہر دو کس تھا نو بیمان نقارہ ہر خود نالہ دل پکار امین ہون سراج بھی زیب ہوئی ہی ہند شیشہ پیری کب کلتی ہی ہماں ہر سنگ سے خار کہ شورا فلک ہی رکا کوس چوب ادھر سے گرمی حسن جگر پوش تکلف سے خوشی کی طوف بھی جواب گلشن صد کامیابی مبارک در کنار سر فرازی مخل کے واسطے اندر شد در بان سہار آرزو کیفیت گل	کہ ایام خوشی سے غم نہ لاد خداش سنیہ گوارہ آ دل پر دلخ ور دلا کہ چند بر پروانہ لعلی کا چھین ہون خیر دار الم سد گرم سودا کہ جودل ہو غم الفت پرورد ذرا سوسے غریبان بھی نگر فرخت دے زبان بستان مگر فتنہ سے لزان صوبید یہ و ہر کادل کا ہر دم کہ تھا سبادا دیدہ ہا فتنہ ہون با ادب بیت دلاتا تھا ہر سے نہ لعلی ہی زمین سنگ سے نکل ہم سے بخت ادھر تھا سایہ تر شیر کو یاد بانے در خس پست ہی اسکی مغر آسمان تک نہ لائے ضبط میتالی سے انکو شہر دل خلاف راز عشق بہم خلوت میں باہر خوشتری تھے ادھر غیبت نے پکارا ادھر اجازت نے کہا شوق ہون نیاز و ناز با ہم شیر و شکر گلستان کیا کہ شکر گنج و فون امید حاصلہ قسبان ایام جلا جاتا تھا یہ ہنوزی مسد
--	--	---

۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

بکام دل او حیرت دل افزون ہوئی ساز و طب ہر چند تقدیر بس اب سمجھو ہوئے بیدار ہو جا جو باب دعا و احکام سمجھتا و کھائے برق کو خوشی نصیب دین خالی زردندان و اد تقدیر بچشمہ ناشکرا شوخ دیدہ ہوا پیدا جو اسپر از ستور الم سے پختیابی دل بے پائی کیا آگاہ جا کر صاحب محبت چھڑکتا ہر نمک خم جگر پر سبک خانہ ہو وہ کفر امین ہوے بلبل گل گوشت گل موت حق حجازی کسی پی ہر وہ تیری طرز گفتن نہ نکالی جو تیری برق سان بینائی دل جلا اس دم سپاہ عیش با مال نوی اسے سخت لے کیجی ہی با نکالی آتش انفا فضا مل بلا انداز جان کو بھر دو بار خبر تھی بہ بشر ار پروردگار کبھی کہتا تھا زہر آخر کردن کو کبھی کہتا گردن میں چاہی کیا جو ہو چکو ہر تو گویا بیٹھا ہو کس کیا بسوت و ملین خوشی نہ کھر	فلک کہتا تھا سمجھو نگا کسی رون مگر گوشہ سے تھی غم کی یہ تقریر سم آئے غافل و پشیمار ہو جا نگہیاں خصل خواجہ سہرا تھا سکھایا تھا فلک آٹھ جیلہ بنائی یک نئی فرج زن پر جوانے در پریرے خریدہ سوسے جل آٹھا مانند کافور شکایت کی ہوا سہین سائی کہ یقوت بان پر چون کجبت کباب آتش روے منور کہ قاضی جس سے بھولا تھا رہ دین اڑا کر خاکساز کر دیا دھول ابھی تک بخود ہی ہو دیکھ لیجے شتیدن کے جگر میں آگ ڈالی ہوا خود دھنا منہ خفہ کو مشکل کہ تھا ہنوا غفلت خفہ اقبال مرب پہلو میں تو ہی ایدل ز آ بجھا لا گرم خاکستر پر بیدل غزال آسا دکھایا روے صوا جلا کافور سان سر پائے شوش سکینے ان باز سستی سے شکست مردن چاہے نیک کی چاہ میں با و ناداری پر دلبر کے کمر کس کسا کا خورشید اور کیسا بارود	نہ جانے پائے راحت کی نظر تک فر سے یہ خوب ہاں باہم ڈالنا نہ دیکھا رو مقصد کہ نظر لچکی کندون میں ہسکوہ زبان کین باک محنت دشمن می دی علم تھا سائی تھی نظر میر عیب بینی نہ سر تھا آتش کربلا بکھینچا ہوئی جو تہذیب دشمنی کی دو جی پر دور نگہ کی کیا نا عزیزت را نظر باو سنی ہست بجا ہر ہو جو بلبل عاشق گل چمن میں بلبل نمود گل ہر زبان رہیگا چند مدت گری جان دبر صحت سنگدل کا محبت ہر کو حسد و دشمن کیا حاسد نے اتنا سرخارت سما یا سہ میں کبیر خوشی سے دھن میں تھک چ رہتا سیجی تھی بلبل کا مقدر نکالاش ہر گل سپرین کو لفعلت حبست رہ بیداری ا کبھی کہتا تھا اس شکر کا خبر الون کبھی کہتا تھا سیدنا کی کجی جنون کا نہیں آکر خدا دی دور آتش عشق رو ماہ خفا شہر کی طرح کو دا اپنی جا	در دل پر وہین ہی غم نہ شک انجی کیا تھے سب کو کچھ کھانا خصل ہولا کہ یک جملہ دھری محرم فتنہ تھا شہر نہان سے قلم آسا علم کا قلم تھا و طیفہ تھا زبان کا نگہ بینی جہان میں مثل مصر تھا بجھو کا ہو گیا حسرت سخی جو ریا بکے در بان مایہ راز زینا سان زجام عشق سست تعبیا بلبل بلبل ہر بلبل ہوا تھا جو خزان خدا کستان نہ بیٹے کی دولت ہو نہ مال دل بیجا الفت ہو گیا چور غضب بینہ میں آتش نیکی بھر کا اشارت نے نظر کی سوسے لشکر ماسف ہاتھ ملتا تھا کہ بہات خزان نے کی چمن تاراج کیجے کیا شوریدہ سر بلبل سخن کو نمودہ بیخودی ہشیاری ا گریبان پر درین ہاتھ ڈالون غم ایام سے دل پاک کیجے سہار گلشن خوبی گدا دی نہ تھا دل گوشہ جا مہر اغیا فوا سے فال ہی نصرت ہا
--	--	---	--

کافور
نہ

شہزادہ کی رشتہ جو کچھ شہزادہ کی رشتہ نہ باد آسانہ آدرگی تھ جو کم کرتا تھا راہ جو خطہ کو شہزادہ کی رشتہ تھی محنت کہ چون خیاں سپردی نو بہر گو شہزادہ کی الفت میں ہوا نہ سوچا کچھ اسے فتنہ میدا سر باز اور رسوائی نہ ہو تو نہو کجا حرف گیران تاج ہوئے یہ گوہر مقصود حاصل نصیحت کا بچھاؤ دام چاکر گردہ و اعظا نا آشتا دل وجود تو دہ خاک انکو کیئے برخ عا شقی بسمل بنودہ نہ و آفت در دو خاں کار جلی حسرت کہا ہونے مگر وہ تھا بے سود و بچار و کاغذ بجا اگر اسکا سترچہ سے توڑے نصیحت نہ تھی نہیں چھوڑے نصیحت کے سودا اہل جہان کو پھر ناکام نگین دل سے شہر پاسا دیدہ گریان نے جانا نہ جینش ضیعت سے تھی یہ کوہ نہ صفت ہم ایسے ملے ہاتھ	جنون اپنی ہمدردی دکھائی آٹھا شہزادہ کی ہر فتنہ عبار کو چہ بیا رگی تھ جنون کہتا اچھی حضرت اور رفیق برز وحشت بوج غرت شدہ جان پد رشتہ ربو جگر تھا بے بہتے کہتا تھا بیجا گل و بلبل کا مین کیو نہ ہو یہ خاصی پھوڑ سودا کی نہ ہو نہا لو کجا نہ چھوڑ حرف سلامت کہ بلوئے خور وندان کامل پھنسا کو آہو سے ہم خوردہ کا میان عاشق و معشوق حال دل صدیر گی ناک انکو کیئے غم در و جب کہ آزمودہ وہ نگین دل تھی بے گسار نہاں چھوڑ کا خراش غم و بھر کہا عاشق نے یون پان میں تاج لگا کر اگر جو بانی کو دڑے یہ جن ہو کب خوشامد کا روادا نہ خوار کو چہ عشق تیان کو چلے پانی سے سیدھے جانبہ حرم سینہ بریان نے جانا کہ بہتر رست سے کرتا تھا کجا کہ تفسیر کو گئی سید چلے ہاتھ	لٹاتے تھے کہ کہیں مدد نہ آئے چلا نا کام سودا دل گرفتہ ہوا وحشت میں وہ جنون خبر گیران تھے ہر دم آہ آہ پد کو اس حقیقت کے طبع سپاہ غم نے دی ترہ ظفر کی یہی امام غم آگے کہہ گئے تھے کہ ہر جو ادل رعنا کہ ہر جو اجاد کے تھے وہ جٹا ہون یہ کہ کہ چند دم در خلوت خاص کہا اچھا قلان صاحب غور با مید بیکار رو بہ سپر ہر اک انکو دغا آب ناپاک ز جام عشق مہیا نا چشیدہ ز ابروئے کمان زانغ ریزہ نجانا تھا جو ہوتی تھی سودا کی جواب لستہ پند غرض جو فغان چاہی خوش رو ہے کہید نصیحت نے نہ کی کچھ دلیہ تکر نصیحت سود مند اس لیے کہی نصیحت نافع عاشق کو افتاد حضور شاہ عرض حال کر دین جو کھا یا مرید روح حال پری ہوا کردار سے اپنے پشیمان خدا را ساقی ام اب تو دیدے	سلامت کے لیے ہر دم آہ آہ طلبین یار کے از دست رفتہ غزال آسا بیابان در بیان کہیں غافلان تھے قدموں خبر کی بجز سوچی آگے فی الفور کہ غرت کے دلوں راہ میر کی کہ میری عقل پر پور چلے تھے کہ زور و خاں پہلوئے پد ہر ملیکا جھوکو یہ میں بچکے ہاؤن ہوا بجز تامل میں وہ حواس پ کہ لاؤ سمجھا کہ کسی طور چلے مانند شیران اہل تیر لبستہ دل بشیشہ و لبسناک جہاں شاہ الفت نریدہ ز دست غم گریان نادار زبان پند و برون کے کھوئی ہوا اک مضر حقیر عیدہ ابرو بھبھو کا ہون غضب کا دور کہ تھے چست ابلیس میں شستہ کہ جب کا دل بیت دلایا ہو کہ آتش تیز تر مہیا شد از بار بجا کا زخمت از غما بگردان جنون کے کی خود و تنگی نجانا کہ سے چھپے کی رودن کہ کہیں تگاہ کہا ہون شو و شو
---	---	---	---

منشی محمد علی احمد

دہ تیر چو مال آتش فروز	کہ ہر نرل میں جس سے سوز لہو	دہ تیر چو گشت شیر قاتل	کہ ہر تیر چو گشت شیر قاتل	کہ ہر تیر چو گشت شیر قاتل
بنا نہ تو گردید گلزار	نہج نہ بستہ و گردید گلزار	دہ تیر چو چشم میں گردش بچھا	دہ تیر چو چشم میں گردش بچھا	دہ تیر چو چشم میں گردش بچھا
نہج عارض نگین قی میں	گل چو پشید کو خون شفق میں	بہ پیش لعل رنگین شفق پویش	بہ پیش لعل رنگین شفق پویش	بہ پیش لعل رنگین شفق پویش
بنامہ زطر زست بدن	کہا با سا جگر و دیکھ بدن	لگدی سو چشم آخر چہ بنے	لگدی سو چشم آخر چہ بنے	لگدی سو چشم آخر چہ بنے
تری صورت چو کی ہو گیا رنگ	رخ حیرت خرد سے آگیا رنگ	شراب عشق سے نغمہ غارت ہو	شراب عشق سے نغمہ غارت ہو	شراب عشق سے نغمہ غارت ہو
مکلف اچان ہی حاتم ہست	شنیدم نام تو گردیدہ ہست	پری مجھ کو ننگ فی سے شکل	پری مجھ کو ننگ فی سے شکل	پری مجھ کو ننگ فی سے شکل
غامت بردہ سرد گرد بیان	کئی پر تو یہ اب گزرا ہر بیان	ہوس ہو وہ کہ کلم فی نہیں ہو	ہوس ہو وہ کہ کلم فی نہیں ہو	ہوس ہو وہ کہ کلم فی نہیں ہو
بیابا آن شراب عشق ساقی	کہ در جوش ہست خود کھسا باقی	بیابا ز آدگر پسند رنج	بیابا ز آدگر پسند رنج	بیابا ز آدگر پسند رنج
بیابا حرف عصیانم قلم کش	ز دفتر لعل طعن شکوہ گوش	بیابا دہاش نور سینہ من	بیابا دہاش نور سینہ من	بیابا دہاش نور سینہ من
بیابا دہاش باطن زیکہ بودی	کہ آخر حاصل عمر رہودی	بیابا دہاش تقصیرم کہ دیدی	بیابا دہاش تقصیرم کہ دیدی	بیابا دہاش تقصیرم کہ دیدی
بیابا ابر احسان میں اللہ	کہن حرف خطا از لعل صفا	گذرای بحر فونی بر سر من	گذرای بحر فونی بر سر من	گذرای بحر فونی بر سر من
بیابا خانہ دل راکن آباد	چراغ خانہ نامہ رازوی باد	بیابا ز نور چشم آرزویم	بیابا ز نور چشم آرزویم	بیابا ز نور چشم آرزویم
بیابا شو فرحت جان عزیزم	دل آوارہ راکن پنچہ بزم	چو دل زین پیش حجبی گوشہ پلو	چو دل زین پیش حجبی گوشہ پلو	چو دل زین پیش حجبی گوشہ پلو
تغافل ہست انداز اجرت	فراموشی نیازت بردہ جا	فراموشی ہو طر بیو فایان	فراموشی ہو طر بیو فایان	فراموشی ہو طر بیو فایان
عجب کہا ہو کہ تو بھی وضو پیش	خطا میری کہنے سے فراموش	چو دم از حبیب قت زد تکلم	چو دم از حبیب قت زد تکلم	چو دم از حبیب قت زد تکلم
دیا کلم طرے شوخی موافق	جواب انتخاب بحث منطق	کہ ای شیریں بان شکر افشان	کہ ای شیریں بان شکر افشان	کہ ای شیریں بان شکر افشان
ترا پیغام ہو جان شنیدن	سزاوار و درون کشیدن	مجھے اس پر نے بخشایہ پیغام	مجھے اس پر نے بخشایہ پیغام	مجھے اس پر نے بخشایہ پیغام
وہ ایامی مضمون اور بھی ہو	کنا یہ کنا یہ کچھ طور ہی ہو	نکالی یہ کنا یہ آتش نالی	نکالی یہ کنا یہ آتش نالی	نکالی یہ کنا یہ آتش نالی
نہ دیکھا خواب میں بھی نہیں آگیا	محبت رو نہ دیکھا دیکھا ہو	عزیز جانما سے جو سرو کار	عزیز جانما سے جو سرو کار	عزیز جانما سے جو سرو کار
دل پر دوشن لی بزم ہست	چو نقد خویش گم کردہ ہست	اگر رخصت ہو حکم رضائش	اگر رخصت ہو حکم رضائش	اگر رخصت ہو حکم رضائش
سوی جب صحت مضمون بہتیر	ہو اگر م سخن شنیدائے دگیر	پر لعل از قندی با دوراں	پر لعل از قندی با دوراں	پر لعل از قندی با دوراں
بیاباں گرد و سحر از وطن بو	جدا افکنده شکلی از متن بو	ز کنگان یکہ غمنا می نوب	ز کنگان یکہ غمنا می نوب	ز کنگان یکہ غمنا می نوب
کہ او گل بگل است جان فزا است	نیمت یکسر از بوی فایست	نارین فراموشی بدطن	نارین فراموشی بدطن	نارین فراموشی بدطن
نارین سینہ پر کینہ من	نارین صفا آئینہ من	پر کی مہربانی کیجیے یاد	پر کی مہربانی کیجیے یاد	پر کی مہربانی کیجیے یاد
کیا جو آئینہ دشمن سے نہوگا	کسی سے کسی سے نہوگا	نکلو ایا زمین اپنے وطن سے	نکلو ایا زمین اپنے وطن سے	نکلو ایا زمین اپنے وطن سے

<p>خاکت خود دشمنین دین سوار اسی تک چوہ بخش جی کی جی نمین تر اقتصاد شوقی بہشت کلام در دہندہ نیما بین ہو تو کیسے کیسے ہو پیر اپنا چہنا ہمیں کیسے جوتاب نج و نعم گر نشان کامیابی نقش پایش شاہو کچھ کہ کاوون تھا سنا یا حدیث حق علی حق ظاہر حدیث شہ از لب شکر فشرہ بروی قول تو در انتظارم چنان کہ گشت کان حجابی</p>	<p>عسے پہلے ہی مار شکار بھولو نگاہ امت نگاہ جی کہ وہ اپنی مراد دل کو نصرت کہے معلوم کیا خضر دریاں بقید رہنما دل کا چاک سینا و شیت نامہ لکھتے تھے تو کیا ڈر نشا کا ہر دہندہ رمدائش شنیدہ کی حسین دیدہ بنایا تھانے جل واسیہ حنا طر باب سلسیلے غوطہ خوردہ</p>	<p>دنیا لیکن پھر نہ انج پر انج نہیں تو کابل میں اسکا پیغام سخن ملک کو نہ مانجے جن کا بولوٹون میں ہاں اس قول سے جہاں جس کا پیسہ کیش تختہ نشد روانہ پیک خال ز پشانی غیاں فیروزہ بندی گناہش کرد پیغام دو مظلوم شہر الہیہ دروہ جام جہش بیاسائی و گریا تو جہش</p>	<p>خزان جھونکی کہ ویران کیا مانج شل چو جیسی مٹا گیا انعام حدیث اسکی پوچھو سوچ مرض کا جگائے فتنہ کو لا اول سے بہت غیر دادن امج میش چکان از لب شکر تھا اقبال حصول مدعا در سرانندی مذاق کام جان کام پتو بہ بہار جان نسیم مانج رسید خدارا شور من اضی بہ شکم بدہ جامی کہ رد گردہ غبارم عصائے پیرش از دست رفت</p>
<p>ریت باقی بامید جگر بند جو کچھ کر کا کا جانہری شہ و شقت نامہ لکھا صدق مضمون گل و بلبل ز گلزار محبت اما ز شہر کہ ہم دونوں ہو شال ابل و گل بے خطر ہو تمہیں ہم وہاں سے تو دیکھ بہر بہت کہ گشت بخت یاو سخن لکھتے عشق مقبول بہستان قیلے نشہ دل باہ تبسمل و خندیدن گل بہ لطف خارج از خلق آرمید باب گوہر صدف گدائی</p>	<p>زبان پر آہ فرزند آہ فرزند پہلے کچھ روز جینے کے قریب ملک شوقی و شہر جگر دین بقدر دل حسد پیرا محبت دو چشمے عشق کے باہر پیدائش نہ کوئی خار غم پیدا کر ہو نشا کا جان بار غم کشیدہ بغیر سنو اقبال دربر بر لطف لیلی و سودا محنون بچوش شیشہ و آواز قفل بزخمیر خون و موی کا کل بانہ از غزال آسار میدن کہ ہر روزش کنار در بانی</p>	<p>وہ شدت تشنہ دیدار کو تھی سنی و خواست استحکام پیا کہ انی نوشندگان باغ عشق بجا اگر گوہر بیت مخجون و لیلی دی عشرت جہاں اپو کرو نوش جو چاہو سو کرو سہیل کو تلو بنام شاہ سنو ز دروہ گوہر کا دہج غزو اقبال بطر غمرہ ہاں چشم جادو بزخم سیدہ عشاق دلریش بہ ناز شمع مشوقان طنانہ بان تھریشم این ہول تحریک بعیت فونی عشاق پر ہو</p>	<p>کہ رقت دیدہ خونبار کو تھی بندگی میدائی جان میں جا سوزنا رست اقتصاد عشق جابان و دیہا بان جادو کئے بہن جھٹکے بھی گوش فقط دو سینہ پُر سوز کو نو بے زلفا آب بر ویم بہ نقد ثروت و فتح و زوال بانڈر مید نہا سے آہو بہ تیغ ناز و بان جفا کیش بشور عاشقان سہل دار بان فہم جوان این شہ مستوہ بشور حسن عالم گردا و</p>

خدا حالت مسکین فکیر کر	نجات اب خدا را در گذر کر	نظر کا سا سا ہو کس بلا سے	چھپ جاتی ہر آنکھوں میں جھپکا
خدا را شکوہ منت کیو بر می بان	پشیمان چون پشیمان آن پشیمان	عقوبت جتنی تھی سب پا چکا ہوا	یہاں تک دست تک آنکھوں میں
زبان کتنی چو کیا مکان تقریر	فلانے کہاں سے تاب تحریر	کہا جائے مرا حوال کیوں کر	کہا جائے یہ دفتر کی طرح
چو بر سر دیکھ عاصیوں سیدہ	دماغ خامہ بریزش بر کشیدہ	مرتب ہو گیا نامہ سرا پا	چو نہ سرد دست شوق کی پینچا
دیا قاصد کو بھی اسکو مطلوب	دکھا یوسف کو جاگر داغ یعقوب	چلا اس پتھر پر یک خوش فہم	تصور ہو گیا یا ہوش یا دہم
جو تھا ہی آخر منت کشیدن	رہیدن کا نتیجہ در رسیدن	ملا منزل پہ نقد آر میدان	نظر کو دین دل کو طہیدن
جنیت نامہ سو گز نہ دن	دیا عاشق کو گویا خوش سخن	در امید سا کھولا وہ سر بند	پڑھا قصوں در در آر و بند
سوا دھلا ہوا دل کو تھا یاد	بہاضل سکھا صفا سینہ آباد	شکستہ دل کیوں تھکا بندہ جانہ	لے جیون لفظ سے ہی کا پیوند
روین تو قسم بھی بھر گیا	کہ ورت کا کیا کیا قافیہ تنگ	چلا وہ شاہد مقصد در آغوش	رضا جو نہ جنت و فاکوش
کھڑے تھے ہر استقبال مردم	بہم نہیں سے غل زن گل سے خرم	بڑھی جو خلقت ویدار شیدا	قیامت ہو گئی بیوقت پیدا
دل بشتاق کشتی پر لگا تھا	نظر کا فرش کو سون پچھڑا تھا	نہ پیش میں فراہم ہو گیا دل	کہ تھا گردنہ و خوشید ابدل
میان حلالے دو ماہ سپر	ایتین بیگفت از عدنی دو گوہر	پس کو دور سے دیکھا پس نے	بلا یا دل کا رشتہ چشم تر نے
پکارا تھا کہ بیٹا شاد رہو	فلک چرب فلک آباد رہو	مرا امر و زگشتہ دیدہ روشن	حسرت لور بادا چشم دشمن
پس نے سایہ شفقت جو پایا	پئے پا بوشق اسکا بھایا	اوسکے پئے شوق اپنا کیا سر	سر شک سا قدم پر کھدیا سر
نہ اتناک سے ترشہ لہجہ اتھا	دشمن اشک فتادہ آٹھا تھا	کہ شائے اوس سے سر تھا پایا	عزیز اس سے پا بوس لایا
لیسا تے اتھا دونوں گل میں	وہ خوش و فانیے عمل میں	کنا پر ہو شعل در آغوش	ہوئی فانوس شمع آتشیں جوش
کون پر خان سکوشتابان	کہ رکتا ہو دو مینا برین نہبان	دو گوہر کا فروغ یک برج میں تھا	دو اختر کا قرآن یک برج میں تھا
تقریر سے بجا چاروں طرف میں	تجھے نبل مبارک برین و گل	نہ شاہد ہو گا آٹھا لطف	تسلی نے دیکھا یا کیا لطف
غودہ لطف و ہزار ہوش آریا	نیا زہیم جان نازا بجا د	ہو سکھام محبت جو سرور	خیال بانی ہر سے ہوا دو
نظر آیا جمال جذبہ پاک	حجاب ریمانی کر دیا چاک	ہوا جو پیر و انشدہ کامل	غبار انداز سے کینہ دل
برائے امتحان جو خیرات	سائی ہو گئے عرض خیالات	کہا گوہر سے بنتے لعل دیکھا	کہا دندان پہ نگین ہو گا
کہا زہر زین کیسا فلک کو	کہا بانی میں ہو گا عکس پر تو	کہا کیا پیر ہو تر جو چمن میں	کہا جو کچھ کہ جو حسن تیاں میں
سا شاخ نریدہ کیا اثر سے	کہا راہ خدا میں مال و کرد سے	سوال میر کہتا تھا کہ میں ہو	جواب شمع تھا فاشوں غاں ہو
نہ چو بختی تلک لفظ اس کے لہجے	کہ مانع سے ہوئے معنی مقدر	جو دیکھا ہوش میں غاں تر ہو	تسلی نے کہا فاشوں غاں ہو
غزیر دل سے یو لہجہ عاقل	کہ ہوشا ہو کو جاں خط کامل	نہ پھل شمع خوبی کا بھوکا	کسی تقریر میں مجھے نہ چوکا

اللہ اعلم بالصواب

گر جو غنیمت میں نشاں میں چلا کہ بشکر کو علم کا جو ہر سو زور وہ سا غور سے کہ ہر شوقین اگر سرخیل لڑ گیا جانوں کے ہر دور	مختصیل و پر خیر و اہل و عاقل تری کیا را عو یوں بولا کہ ہر دراستاد ہر تو آہ نجاتی	برائے تربیت مرتبہ کتب الغنیۃ العبد کا ایک ہر باتی
وہستان رفیق شہد در گشت وہستان میں قیامت کا گزیر سرا و شہد و قیامت کسی دور معلم کی کسی نجاتی ہو	جلا کو مختصیل و عیشہ ارباب جو ہر شوقین کی نجات کو غنیمت صدر امیری سے استاد کیونکہ کسی کی کسی اندر و گنیمت ہو	تا شاہین کون کتب میں جا یکار شہد عباد کا گزیر سبق اول خدا سکون کے وہستان میں ہر شوقین
معلم کس بلا میں مبتلا ہو کیا جو پیش نے نصرت کو تسلیم عمر و فقر فریاد بیدار اگر منظور ہو کتب میں جاؤ	یہ گنیمت اور دس ہر ارباب ہوئی غافل وقت نیم و نیم کمال عاشقین فرد استاد نشا و عمر حرم جن میں پاؤ	سرخیل لڑ گیا جانوں کے ہر دور معلم کی کسی نجاتی ہو صدر امیری سے استاد کیونکہ کسی کی کسی اندر و گنیمت ہو
قبول الہام اس عاشق زار ہو اسر و روان نازک خرامان بہر ار کیا غنیمت میں گل جلوہ آرا یہ جاو رشید خیر و نجاتی	قمری بوہ مختصیل و عیشہ ارباب وہستان ہو گیا شہد گشت وہستان گشت زار لایہ پیا ہوئی غنیمت سحر کو شرفی شام	تا شاہین کون کتب میں جا یکار شہد عباد کا گزیر سبق اول خدا سکون کے وہستان میں ہر شوقین
نہید نام زو سے ہر تابی چو لالہ ہر طرف طفلان طرار کوئی در بند استخوان قتاد کسی نے مات کھا یا بھوین میں	بدست آئینہ آریا کتابی ہم گنیمت گزین گلزار گلزار کوئی در آرزو سے مرگ استاد کوئی غائب ہر ناز بدین	برائے تربیت مرتبہ کتب الغنیۃ العبد کا ایک ہر باتی
کوئی بولا آشکار نسخہ ناز ہو وقت سبق خزانہ کوئی گل سبق میں تھی کسیکو صفت کوئی کتنا بارانی اب جو پست	کرون او نہ کیا مسلم شہد شکر از ہر ارباب غافل زمانت کی کسی کو گنیمت سرباز ارجاسود اٹاتے	تا شاہین کون کتب میں جا یکار شہد عباد کا گزیر سبق اول خدا سکون کے وہستان میں ہر شوقین
کوئی کتنا چلو دریا کنارے کوئی کتنا سبق میر نہیں پاؤ کوئی بولی سا غافل شہد و گل سبق چون مہنی برجستہ گل	رہن یونین پر ملا بچار کر گیا کو شغالی اپنی استاد سبق چون مہنی برجستہ گل	تا شاہین کون کتب میں جا یکار شہد عباد کا گزیر سبق اول خدا سکون کے وہستان میں ہر شوقین

عاشق غنیمت اور

۹

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے
میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے
میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے
میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے

یہ لازم تھی کہ یہ مطلق ہو جاوے
کوئی کہتا چلاوے چکے خوب
مگر یہ مطلق شک اس زمین پر
جاگدین گھنٹن روشن شرار ان
کیسی کہ تھی سید و سیداد
ہر دو کیا صفی و رو شکرب
ازویش دیدہ ہویش پوشش
رہا اہل تو جس حیرت سے تصویر
بخندان از لب آن خنجر جہم
گرہ سلم تشک کوئی زبان
اصد تمام خنجر حیرت خاشی
جو دیکھی ہم نے وہ عین جادو
پہی بک جادو سے پرشوم غور نہ
جو دیکھی ہم نے شاہی سنگاوار
چو کی تیر یار گان سے چھوٹا
بہت سے لطف کین لہ درو
شیش کی چرخ زار ابرو کشا
نظر نہ جو کیا لون کو بندیرا
مقابل ہار یا جو شوخ پرتی
بت ان سنگ کا ہلنا غضب تھا
نہ آخر چو لکھی ہر جہنم میں راج
نہ درو شکر کی تسلیم تھا
رخ و رخ چمن پر چمن مان تھی
چراغ شمشاد چو لہا در شمشاد
چو دیریت و در کتب نہ دیدہ

سجائے داد و کھیر میں بختا نہ اند
کین گلزار میں گلشن سرخ
کہ تو بھر گئی چو لہا وں پر
دستان پر پڑی ہر رقی ہار ان
کیسا شو بہت خفا سراد فریاد
پریشان تر ہو اوراق سے سب
ز حسن شد جگر آئین شوش
ہوئی آرزو مقل کج تقریر
وزین گل خطر پہ کین دہم
تو تو تار شدہ اشتاد جان
بریدہ دست باو مینی و گوش
پے م شلخ اٹھائی شکل ابو
بخی ہر جگر خود نشتر مینہ
جبری دہن میں شکر کے صد
کنا چشم طاکیا راست بٹھا
پڑی باندھ ہو دستار کت
اشارت تھی کشاکش میں طر
اوتارا دوش سے سرواہ لوکا
سراوای کہ پابانہ ہا دہن سے
زبان سے حوت کا ملنا خف تھا
کتھا آواز سے داؤد حیرت
قلم استاد کا سر کیب تھا
نظر بکنا ہار بوستان تھی

کوئی کہتا چلاوے کیر و کھار
جو دیکھا کھارون نے کوئی
پہی شورش کہ درواہ کمان
وہ لاری تھی بد فانی ہندو
جو خط فہم کھار و کھار تھی
وہ اس سب کچھ لکھ کر تھی
مسلم نے کہا اے مصلح ناز
میں نے کچھ کیا کچھ سب ہلایا
اٹھ کے جوش نے کی دل میں
کیا رخا دوا جسد کا پڑھنا
محبت کی کشش سے بے ہول کار
نظر آیا جس صورت خال
نہ وہ خندہ شمسین پو تاثیر
نیا دچشم کروش مردک صاد
نذاق شد ہو اسلب سے چکا
جو اسیر لب نے در تائے
اگر سو د گیسو میں پڑے لام
پڑا جوا ویر مردم کا سایا
پے تقسیم آن سرو دل آرا
کبھی ہر دوسری غم تھا کبھی شاد
مٹا یوج سے نقش وفائی
قلم بھی سکے کین میں شمشیر تھا
نہ تھا ہر دم خیال بہت اردو

اگر عیون کوئی استاد و شہین
ہو سب ہم نسبت کیسے شاد
ستم جواہر جو غم پر خزان ہر
ہوئی بے سر پر کھڑے ہی ہو
خفا سے چار شہی کی ستر شہی
کتاب عقل کا شیرازہ ٹوٹا
مری سو گند کر لبم اللہ آغاز
تو پھر یہ مولوی نے پڑھ سنایا
ہوا مانند طوطی گرم قفس پر
ہر اک حرفون پیکیا گداز کون
پڑی ایسی کہ پیرا طبع نہ ہار
کرتک جھک گیا عظیم کو دال
غشتر نہ دشتن نازن فتنہ شاد
زنگشتر ضا روشن مردم افتاد
دوان عین حسرت کے رہا دیا
نخل ہر قاف اب تک سر جھکا
دہن سے میچ کاشیرت کام
سچید سودا کی گمایا
جھکی گردن سے آخر تاکریا
قیامت تھی شستن فتنہ بر تھا
دونوں پر چو گیا دست وفائی
کہ وہ قائل سپر کھتا نہیں تھا
کہ تھا چیدہ نہ صراحت کیسو
کتاب و زبانی در کنارش
قلم از زو زبان ہر زخم و شان

بیان حالت مکتب در دوری شاہ
دوان از پیشہ پیر گریہ و شہان
جگر چون خامہ آشاوش شہان

<p>سعدان یونش یک طرز پیش پس کی گرسه جو جس طرح گلیک پر او تبا انجلیکس رشتا کر غنیمت سا حمدانی مین کتھر اکٹھا آ وہ اول جو رشتا تھا بھر غنیمت سہا تیج سہو داپسہ جیم لول در جان غنیمت تھا دل کھر غم سے ہوئی غم صورت زلال جنون سے پس غم سے ہوئی غم صورت زلال کھر غم سے ہوئی غم صورت زلال سپید انار غنیمت دیکھ سادہ بعین مناد ان غم با گل امتداد جدائی سے ہو جس قسم غنیمت بھر کرے چشمہ کسا دیدہ مدین لگا سرفات کا غم سے گریبان دبا داس خبر کوہ جبر ان نہ لائے لام تاب جب سے گھسیو چھنے لایم مین جیو کھاد مین لبا لبا شک کا یک جام غنیمت زور غرق خون حشر اندرون چو کما پچ غم مین مسرت مار ہوئی گرداب گریہ مین گرفتار ہم تھے حشر ندن ہر حرف قابل سیر ہوئی دور مین حال شکست غنیمت کا کام نہ کام در پیکر کیمہ کاند کا تھا نام چو کیا ناتوان اندک سیر شکست قہی ہر وقت کی مدد مین یہ سبق استاد کافی احوال جو نہ مین شہر مین قافل جھو غرض کتب مین تھا محشر کا نور آٹھ تھے قہی آفت شہر ہور کہ جی تھا شوق ہاجانا دینا کہ جی گھر قافلہ کی مین چو جان تر تھا حسن صورت میری دل سے عمارت اپنا جملہ و عمل سے بغا سواہ غنیمت مین شہر بہر و کل تھا امید امید قلم خط کھینچتے ہی کرتی ہو یاد کہ لیا سادہ روتھا خطین محب ہوا لکھ شوقی شہی صلی نظر ہی مین غنیمت کا لکھیا دل رہا چند سے ہمار کتب سارا سواہ علم مین روشن علم سا یقین تھا کہ شہر کتبہ دلن تعجب بحث کیا کل امتحان ہو کمان تقدیر غنیمت شاد کی ہر رفعتن مولانا غنیمت ہر سیر کتب شہر وطن لکھیا سوا آٹھ جا سیر سداکے شہر مین کتب شہر</p>	<p>مولانا غنیمت ہر سیر کتب شہر ہر سیر کتب شہر ہر سیر کتب شہر رہی تھی شہر کی مین غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت ہلال اس سہو کی دور مین دار ہلال اس سہو کی دور مین دار ایسا غنیمت مین غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت ندیدہ صورت ان غنیمت دیدہ غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت کشش وہ کاند کوئی اس غنیمت کشش وہ کاند کوئی اس غنیمت ام سے زہر کھانا کیا بلا غنیمت ام سے زہر کھانا کیا بلا ہوا مشہور سوا کی سوا ہوا مشہور سوا کی سوا ہوئی ہر کتب مین روتھا غنیمت ہوئی ہر کتب مین روتھا غنیمت کہ جو جو غنیمت تھا خاک جلتھا کہ جو جو غنیمت تھا خاک جلتھا غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت بدلی کو کھانا کیا چرچا مین بدلی کو کھانا کیا چرچا مین مین کیا شوق جو ناچار مین مین کیا شوق جو ناچار مین عزیز جان شوقاں دل مین عزیز جان شوقاں دل مین مین عالم پسندے ہو غنیمت مین عالم پسندے ہو غنیمت حیان پیمان ہوا کتب مین حیان پیمان ہوا کتب مین مین بلبلان مین مین مین مین بلبلان مین مین مین سوا شہر غنیمت مین مین سوا شہر غنیمت مین مین مین نظر مین اوٹا سونی کو کھانا نظر مین اوٹا سونی کو کھانا عجیب ہو غنیمت مین مین عجیب ہو غنیمت مین مین مین غنیمت مین مین مین غنیمت مین مین مین غنیمت مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین</p>	<p>مولانا غنیمت ہر سیر کتب شہر ہر سیر کتب شہر ہر سیر کتب شہر رہی تھی شہر کی مین غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت ہلال اس سہو کی دور مین دار ہلال اس سہو کی دور مین دار ایسا غنیمت مین غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت ندیدہ صورت ان غنیمت دیدہ غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت کشش وہ کاند کوئی اس غنیمت کشش وہ کاند کوئی اس غنیمت ام سے زہر کھانا کیا بلا غنیمت ام سے زہر کھانا کیا بلا ہوا مشہور سوا کی سوا ہوا مشہور سوا کی سوا ہوئی ہر کتب مین روتھا غنیمت ہوئی ہر کتب مین روتھا غنیمت کہ جو جو غنیمت تھا خاک جلتھا کہ جو جو غنیمت تھا خاک جلتھا غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت بدلی کو کھانا کیا چرچا مین بدلی کو کھانا کیا چرچا مین مین کیا شوق جو ناچار مین مین کیا شوق جو ناچار مین عزیز جان شوقاں دل مین عزیز جان شوقاں دل مین مین عالم پسندے ہو غنیمت مین عالم پسندے ہو غنیمت حیان پیمان ہوا کتب مین حیان پیمان ہوا کتب مین مین بلبلان مین مین مین مین بلبلان مین مین مین سوا شہر غنیمت مین مین سوا شہر غنیمت مین مین مین نظر مین اوٹا سونی کو کھانا نظر مین اوٹا سونی کو کھانا عجیب ہو غنیمت مین مین عجیب ہو غنیمت مین مین مین غنیمت مین مین مین غنیمت مین مین مین غنیمت مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین</p>
--	---	--

مولانا غنیمت ہر سیر کتب شہر ہر سیر کتب شہر ہر سیر کتب شہر
 رہی تھی شہر کی مین غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت
 غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت
 ہلال اس سہو کی دور مین دار ہلال اس سہو کی دور مین دار
 ایسا غنیمت مین غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت
 ندیدہ صورت ان غنیمت دیدہ غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت
 غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت
 کشش وہ کاند کوئی اس غنیمت کشش وہ کاند کوئی اس غنیمت
 ام سے زہر کھانا کیا بلا غنیمت ام سے زہر کھانا کیا بلا
 ہوا مشہور سوا کی سوا ہوا مشہور سوا کی سوا
 ہوئی ہر کتب مین روتھا غنیمت ہوئی ہر کتب مین روتھا غنیمت
 کہ جو جو غنیمت تھا خاک جلتھا کہ جو جو غنیمت تھا خاک جلتھا
 غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت
 بدلی کو کھانا کیا چرچا مین بدلی کو کھانا کیا چرچا مین
 مین کیا شوق جو ناچار مین مین کیا شوق جو ناچار مین
 عزیز جان شوقاں دل مین عزیز جان شوقاں دل مین
 مین عالم پسندے ہو غنیمت مین عالم پسندے ہو غنیمت
 حیان پیمان ہوا کتب مین حیان پیمان ہوا کتب مین
 مین بلبلان مین مین مین مین بلبلان مین مین مین
 سوا شہر غنیمت مین مین سوا شہر غنیمت مین مین مین
 نظر مین اوٹا سونی کو کھانا نظر مین اوٹا سونی کو کھانا
 عجیب ہو غنیمت مین مین عجیب ہو غنیمت مین مین مین
 غنیمت مین مین مین غنیمت مین مین مین غنیمت مین مین
 مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین مین

<p>وہ قمارے صبری متشدد کوئی دل کے کوئی دل کوئی دل بدرائے شاہد بیتیاری من نارکت فرخ وقت نایاب تساہلی زامن بکری کر دکھایا حسن پھر نقد الفت کھا کچھ کم کہا میں نے دگر بار شراب خانہ کش ہر دم چند وطن کی دھن ہر سہرین بھائی گدازین دھن قصد ستر اوار بکام دل بنایا چرخ بیک دم سہ کامل کوکا ہش ہر ہمیشہ شب یلدا اتری گیسو درازی سہرے ہی کیا گل پر پری او کہیں استخوان بلسل زار جگر کا نام زخمی دل کا بسمل کہ دو جگر کے رنگا منز بادام یہ سن لو حال شاہد حال چراغ افروز خندہ رخا جان زبان شکر ہر تفصیل میں لال ہیاں گل سرا نکھوتی میں شرکت قت میں و نالہ وآہ گریبان چاک کا فریاد رس ہر جگر کھتی ہر طرفہ باغ مار ندامت ہر نہادست ہر نہادست</p>	<p>چو شاہد جلوہ گر فرود نیلے بشوق نگہدار ہر ہر سسے بکے تو گوش ہر آواز تھادہ خندہ ہر ہوش سے بولا کہ ہا ہا چند دہشت از آن تعریف فرما آٹھا یا ناز سے دلی میرے یکے کہا میں نے دگر بخت یاد اور نہ سن میرے کہیں آواز سن تو چہ بہت چلبیدن شاہد ار شہر زور و رفتن بوطن خود تو بہت ہر چکر دھن طلوس کہ شہر بخت ہر اس جانگداز کھڑا جلتا ہر شمع زار دیکھو نصیب عشقان ہر ہر تب ہی کوئی دے تھہ فصل ستان سے خصوصاً ہر عشاق دل انگار ہو اہرست اس مخفی کو ماتم کہ یک کلکتہ یک لا ہو ہو گا غریب شاہد بیتابی خوش عنایت سے تری موجود ہیں جگر پریش ہر کیفیت نوش طپان ہر ہجر میں مشتاق دیدار نہ باطل خواب تھی آسودگی تھی قسم کھا کھا لو کا کھوٹ پینا رہوں میں زور و شہر شاہد کار</p>	<p>تصویر کتبہ غنیمت ہر مقاصد چرا بکتبہ ہر ہر ہر ہر سہی شاہد فرما ہر ہر ہر عنایت سے لکھا ہر ہر ہر بگفتا پیش ازین کتبہ فرما وہ ناکبہ تھانہ کتبہ کی ہر کہا میں نے دگر بخت یاد اور کہا واقع ہوا فرما ہر ہر بہت غریب کی کیفیت بھائی نہیں ہر وہ نصیب عاشق زار یہ دھن و شب کی کر دھن ہر ہر نکر اس خان ہر ہر ہر ہر گداز و سوز ہر ہر ہر ہر یہ بھی کیا غنیمت ہیں یا کوئی کہا جا کر کی ہر ہر ہر ہر یہ ہر گدش چرخ شہکار دو دل کیجئے ہر ہر ہر ہر دو دل پردہ خلک کا جو ہر ہر کہ روزے ہر ہر ہر ہر جہان میں جتنے سامان ہیں وہ ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر خیال خام تھانہ خوشی تھی ہر ہر ہر ہر ہر ہر رہے وہ نگہ دہی میں ہر ہر</p>
--	--	---

یہ دھن و شب کی کر دھن ہر ہر

از ان کس که خلعت دیگذاشتند
بجارت بیجی جان و وطن کو
شلی جنو و عشق سے تیر
کما منظر جوری نہیں ہر
تیر بن پھر کسان تیر طاقت
تیر بن لیست تیر پھر کسان ہر
عالم است این ان بر خاطر دار
کہ باغ طرای نامدار گننا
چند جا اگر تیر کس کمر کو
کہ بادی سفر در پالے
دلو کو خوش تھا کردار کردار
پیشین بزم بزمی در بر
اشبار سے جہان بخیر کو گستا
باغ فغان خنجر او
سپر کیا دوش برفی فزا
سپر تھی تیغ سے فرت گویا
پرو فامین جا بکتری تھی
کمان کج ادا بروی حمدا
خوشا کوس کہ ادا بارایت
بوقت گم قناری شتر تھا
عجب سودا جی فروغین
نما تھا نظر گز نظر سا
خراش تھی بین ہر دو پھا
شوق عشق بین ہر دو ش

کہ چو پای دل ما دہنا شد
نیرم سا کون خندان جہن کو
لگا گویا جگر ناکسان تیر
نہیں ہر طاقت دوری نہیں
تیر بن شے ہو کی رفاقت
تیر بن یار دشمن جہان ہر
دل و دخت جہوری گرفتار
پیام عشق ہر یہ یاد رکھنا
دلو کو لینے جانا ہر گھر کو
نسو عاشق کو غم لایا دھنا
لہو کستا تھا ہر تر و از در و
کش آہن میں چلی کی ہر
نظر چشمین مجھ میں نظر
لگا سیدین کاری ہی تھا
جلا گردیدہ سفتہ گو ہر ادا
قر کے فغا کالی کھٹا ہر
بیر کا بکشم خالی ہمارا
پری تھی اور پری کیا لبر
نہو عشق میں اسکی ہوا زار
پشت گم ہزار قیامت
سند ہم سے بھی تیر تر تھا
بولہ برقی شوخی برقی میں
جنس شمع برقی تھلا
تصویر ہزار کوس آگے
چو زار ہار شہی در خوش

دو خوش رہا آتش نہ نیست
شب یک حیران کا بنو نہ
زبان تازہ ہوئی چون شمع سے
تیر بن کیے لکھ لکھ آگام
تیر بن جی اب خور سو گند ہو گا
اگر کتنا ہوں جاکل مجھ سے
تیر سے رہا ہر خاموش
تسلی سے کیا جو وعدہ کا کا
ستم و عاشق میکم پیدا
ہوئی ریب کمر شمشیر تیرا
عجب تیر خون ہر خوش
ایسے پنے تھا جگو جگ
دشمنی میں پیش علم شد
نظر صغریٰ کی ہوئی وہ
نشانہ قضا تیر اجل کا
سپر باوس کیسے کھارا
کرن لکھ لکھ جو پنے پر پوش
پناشدہ شمع بزم سو فار
عالم کو تیری تھی آسمان سے
سند فعل آتش تھا بیتا
جو تیر ان پر کرم رفتار
نہ پانی خاک یہ باد صبا سے
صبا لکھ لکھ آتش پر زار
کون کون آتش راہ میں
بسرعت ہر آتش بڑی

کہ ہند فرات ساسی تو گھٹیت
بنادون کو کچھ کیکشان راہ
چمن میں بگل پلیر سے
تیر بن چلہ روز آتش سے کیا کام
تیر بن اپنی تبادی بند ہو گا
وگہ کو کون سہا اہو مکھ ر
تیر کچھ کچھ نصرت کیا ہو گا
لب حال سے حال کیا ہو گا
کہ ہوشیاری حیرت ہو قاتل
سپر شمشیر برقی درختان
پین لکھ لکھ دیرا کسے کو
عجب لکھ لکھ جگہ کا تھا رنگ
لکھ لکھ سیم خم شد
جگر جو ہر زانی سے آگاہ
نظر سیدی کر کس کا ہو گا
کل و فام شمشک تار است
پیر شمشیر کو تیر شمشیر
نکش بود و خون ان لکھ
فلک چکر میں بھاؤ کسان
قرا کر دم لیتا مثل سیاب
نہ مطلق موج دیا ہر خیر دار
کیا تھی چشم میں سر لگانے
قیامت ہی بلانی فتنہ ایجاد
کہ ہر گاہ بھیل آتش افشان
یتندی آتش سے در ترقی

جگر جو ہر زانی سے آگاہ

خیال سالک شتاق تنزل
 رسیدن از مقام جویا
 قید مباردان قالب ناز
 سرش سپند استوان
 چو قطره نگر با متعلق کا
 قطره سایه رنگ نه و یکجا
 بشوخی خانه ریش نشستن
 بسایه نازک زلفشان
 کمر بنفشه دست شاه
 قیامت هر قدم پایوش تاش
 بدست مست چو لاله سیراب
 جو قیامان لیکش بویستجا
 کبھی پشته تاختا گرد قبل جان
 جو کجایا لے بتیا سیر و ده
 تسلی لیک یون ابولا سیری و
 غزیرا کیمه والند غم
 بس لیکس ایو یار آورده
 دعا خوان بود کیمه حیرت
 ایسی آتا ہوئی دن در کیمه
 چکین در آفت خیمه تاختا
 او هر شو رفغان باو ہو تاختا
 او هر غمرون در دوا لاله
 او هر غمزنه قدر نشان دلیر
 او هر کتا لانا جلد طانی
 او هر کتا که کیمه پشیماری
 شمرش بیتابی دل
 دویدن باد سیدان در کیمه
 خواشانی او ابرو ساز
 رسیدن چشم شوخیاست
 فراموش کردیم سیاحت اسما
 نند کاشت لے قالب یکجا
 بگو و بگو اگر باره حبش
 تو گوئی ملک عربی تاجدار
 بدست آورده امیدخواه
 به خودی او افسوس تاش
 صراحی شفقش بر آزار آب
 جهان کوسوخته خاطر کیمه
 کبھی کتا شکن سیم کد مان
 بزرگشتی گرد اسیر و ده
 خود در سیر و دیوانه بن
 تیرے صد ہو اتنا کر غم
 غرق غم ملطم خورده غم
 چو آب فروجه جوار آون
 به چند قدر بخور کیمه
 بها آتون طوفان جوش
 او هر شک ترجم آب و تاختا
 او هر دل حسابی ری راه
 او هر شکراست بازمان پر
 او هر گویا شطرنج کانی
 او هر لاله کانی طوفانی
 چو آه عاشقان در کیمه
 سبق آموز ترش رنگ ناز
 عیان هر گامین جلوه پری
 غرق کیست کیمه ریش و ان کا
 نیکتا ترش شد بر آب
 صبار از عنان در سیر و ده
 جلوه خبر دیان گل اندام
 روانش لیکش ان صاحب
 خرام کیمه تار ان خوش قد
 ز عاشقان باطوس پر نام
 بدست باز نیل بکوش بود
 غزیرا یا غزیرا جان کیمه
 کبھی گرد صبار کیمه تاختا
 پیرایه غم غمین عاشق زار
 هر سو کند اعر خود برین
 کیمی آشکون سحاب رو کیمه
 خدار اعر غم دیده مبت
 به چندایام است در کار
 تنگ عاشق لے گفتار لیک
 او هر ابر کیمه رت گرد کیمه
 او هر لونی عنان صبار
 او هر سالتاس غم غم
 او هر کتا که کیمه پشیماری
 او هر کتا که جان پشیماری
 او هر شکراست بازمان پر
 او هر گویا شطرنج کانی
 او هر لاله کانی طوفانی

<p>او صد پریم رہا بس بسمل ناز بیک شمع شوق کیا رہا ان تھا جگ بیتاب تھا باہر نکلتا جگر جلتا تھا سوزا نہ روئے ہے نہ تھی بس بیک تن شہر جان رفیقوں نے کوئی حیا نہ کر بنانا تھا جو امید خانہ ہوا صحبت سے بختیوں کی بے خبر لو کا تل تیل تھا گھوٹ پینا بذوق شہرت دیدار سے محروم عسکر تیر جگر خچر حیدر کی</p>	<p>اوس کی عاقبت بسمل لٹکا خانہ خزینہ ہر صاحب سے بہان تھا علم سے قاعدانہ جا کے ملتا پتہ نہ تھا کہ کون کون سے سوئی ہو کپ گشت شہستان چلے خاطر کو بھیا کہ بھیا کر نظر آیا اسے ایک قید خانہ ہوا اچھیدہ نظروں سے نظار جنون کستا تھا غم کھاکھانے</p>	<p>اوس کی بس بیک بیوی تھکیا اشک نہ چون لالہ کی درون سینہ اس نے جو اٹھائی سلاست بگڑی دھڑن کی لٹائی چوڑی برقی آہ شعل نور کیے حیدر بیا اور صد بہانہ پیا شاہد دین جمالی رہی بیا غم سے دل کو مٹا کہ ہر ساقی احوال بھول</p>	<p>غنا شہب باور بہار سی نظر سائن نے دجالہ کپڑا کسی صورت ہو نہ آگے دیا قید بیک شہن استخوان تھی سہرا جل اٹھا منہ کا فور پڑی مشکل سے لاسے لایا تھا نشتہ خلوت از غیر خالی زبان نے نام ہی سے پانی قوت کہ لک لپٹا تو کھلا گیا پھول کہا نہ منہ مقصد کہ نہ لک شکار کشتہ تیر حیدر کی</p>
<p>اس پریم گیسو پا بجولان نہ لایا تپ سختی پا دوری ہو انا کہا شک صف بیا سخن کہنا تھا یہ کیا ماجرا قرار اس کو نہ تھا بیا بہر زبس تھا شوق ہونا لگا دور سناؤں اور دکھاؤں حاق تپا لگا بیو قمار پیش رفتن سمائی ہر جہاں دشت میں یہ برف غم تدبیر کی رہی سنا نہ ہوئے سوز گفتار اسے دیکھنے کے بچے جابے لی جب صباں کو اس قیدی امید صید امید ہوسناک</p>	<p>چراغ خانہ تاریک زندان قبا کا چاک تھا نام صبور نظر تھی چشم بینا پر گراں خوشی خندہ زن تھی کل کل نہ تھا اس کا کوئی غم و بہم لگا لپٹا سوچنے خاطر میں جو اتاروں سے تیر جہاں اپنا خود آمد مرا از خویش رفتن کو گلاب و آسائش میں الم پر نیست بچہ کی رہی ہو ہر جہاں روشن دروہا ملاں لی کرے و دس بہانے نشا طعمر حجامت ماہ سو صحر چلا صبا و صباک</p>	<p>بیا و غم فقیر نام خانان خدا جانے کہ کھیل کس بلانے بیک طوطی خاموش تھا وہ کبھی کر گیا زبان پارہ پارہ نہ تنہا رہ سکا سچا رہ یک چند پلٹھا جان نادر لریش کہ زور عاؤں دلدار دور لگی تھی عشق کی تو بہر سے کیا ہر غم نے تنہائی بچہ جنون کے جوش شہر سلا کہا نہ اسے گوش پدر میں رہی جو نصرت بیکہ حاصل کشدہ شوق پیر میں گوش سپاہ ہر جہاں بچہ جوں</p>	<p>کندہ شہزاد لایا دمان لگے لگے ہی بیٹھے چکر آئے جسے کہتے ہیں مقلد ہوں تھا وہ کبھی دامن میں رکھتا تھا تارہ ہر وقت میں بتایا نہ مند بنوں خود قاصد و خود زین نکلی تکی چپک جان مجبور کہ آفرید جونی لی پدر سے الم نے سینہ پر کیا چوس تیر حرقی لکھوں میں ہر سحر و شست کہ قراہی فراق سیسہ بین تیرا تھا شکار مقصد دل رہید از دلم جیلہ روکش غبار پاہنشان ابرو رون</p>

کسیاں نیک کلام کے کہ اے بار خوبی بچاؤ اس کلمہ کو جانچ کیا میں تجھے سسر در شکر چلا آئے ہی سب تپائی در خوش یہاں تہنا باد محسوس قدم سے بڑھکے چالاک کوئی قدم تھا شوق در صحرائیں کہیں آتا ہوں شہر تھان سے بکھن بوڑھوں طرز خام شوق دراک مستند کام ستا ہر کوئی آشفقہ خاطر نامہ بزم عجب صد کہ زمان تار سنبیل پہر تشپارہ ماشہ بلیتیا بر کیا گلزار داغ بستان بر کیا آفتاب مطلع کام گل تاج بسر در زر گرفتہ بنو عارفین از جگر تاب تو کوئی پیش بتا جد بیا ہے پیر و اس سے بولا کرا کر کہ کیا صورت فسرانگی ہے کہا کھتا ہر محبت گم سے کہا کس سے بے ضبط بسیار کہا کیا ہے صہب کافرین کہا پیچہ کا کیا ماجرا ہے کہا باد پستی سے ہستی	بدل کرتا ہوں غم شہر دار نیک بے گونی را نہ پرستج ابھی تارایین اک ساعت آید یہیچہ پیچہ پیش آتا ہوا ہے جہاں تھا آشکارا تھا انسان بتا م گرد آواز گوتھی بیکم گر گیا طر دشت پیا خبر ہو مگر آنکے موز جان سے دل چھپیدہ نام نہ شوق کوس ماشہ نام شاہ کسی دن از کالایہ پچھا عجب نامہ کہ مضمون پیچ کا کل زبان و دست کایا ہوا کل خوبی جواب یک گلستان طلوعش طالع فرخندہ ایام بہار صدمین ہر برگ گرفتہ سپند سے آتش تھا وہ بیا بجا آورده و کوی نہاڑے زبان کی کچھ خبر اسکی ادا کر کہا ہاں خوشی ہو انکی ہے کہا تن ہو گیا ہزار حسین سے کہا آہ فغان سے چارنا چار کہا تل لبو کا گھونٹا پینا کہا کوشش غم ہونہا ہے کہا غمے نہیں ہر ہوشی	گردن میں طرہ کوسے پر پرو لہو کو تارین کا چاہے لینا یہ کس کیسے بسم اللہ آٹھا چلا چون باد نہ ہوا نہ لڑے غبار آہادہ آن خط خسار عجب چاہی میں برقی دم تھا قریب شہر لیلی آیا جہنوں فرستادم بنیاد غریب بوقت شہر لعلت جوشن تھا چمک کر جا کے بولا ایک بلبل بکھن ہوا شہر کل برگ سوسن شہر ویدہ دکھلا نا جہنوں فغان ہر ہوشی بلبل کی بر کیا آفتاب شمع نور بر کیا آفتاب زرد گانی پیش شہر و قاصد کھڑا تھا ہوا اور دم نہاڑت آہادہ شہر آہ سے نام چلایا کہ کیونکر حالت غمناک ہے کہا صحت پر کچھ حالت زار کہا کون نہوں ہی محض کہا گلشت کی کسی ہوا ہے کہا ہونے بہم سامان عشرت کہا کیا مشہد بیتا ہے ہوا کہا کی ہر شہر و قس کا رنگ	یہاں پر پاس ہاں راز راز نہاں عیب گوی کا لینا شوق یا شکر آہ آٹھا کہ بھی نہ ہو محبت پیچہ شہر نمودن صلی رنگ دیدار قیامت شہر سپاہی ہوا تھا لباس قاصد سیو چاہی ہوا شکار شہر شہر غریب لباس قاصد سیو خوش تھا کوئی شہر سیو گلشن گل زبان حال خود سرگرم شہر ویدہ و شوق مضمون کون میں غمناک کے حوا جمالش بیل صد شہر طور نیم بوستان شادمانی بر کیسی اصل کسا منا تھا بسان کا کل طمان قاصد کہ ہوں حال عاشق ہوا کہا دلا گیا چاک ہوا کہا ہر شہر شہر شہر کہا داغ چرخ حنائی دل کہا داغ کا گلشن کھل رہا ہے کہا کوئی نہیں ہر غم کہا آہ فغان سے ہر کار کہا شہر شہر شہر شہر
--	--	---	---

کما جیو سیر کس فتنہ کی منظور نگی ایسی ہو اوجھو گیا ہو کما جیتنے میں کیا ماجر جواب ہکا نہیں ہر قاصد نہ یہ شیریں دہن کی گنگو کہوں میں کیسے قاصد بچا با دل غم دیدہ گر جو نہ خون جگر پیش زین طرز سخن ہو اوصاف آشکارا جو بقال جو چاہا اُسے ہو از آشکارا شہر آرا از پوشیدہ میان ترا یہ بچہ قاصد نہیں ہو پیشوئی زبان کچھ اور ہی ہو یقین نا ہو جس کو دور دور ذرا پردہ اٹھا کے رکھو ہر بار عمومی نہ دکھایا خوش گفتار پہنچی پہنچ چھپانے کی ضرورت ہمارے سینہ آتش نشہ بیان بیشم شبہ نہ مر مشابہ بیک جانب نبات و قند کھا بکام عند لب زار تھا بخت کسی نے نکتہ معنی سخن نا دہ آخرا ہو صحرائے حشت اگر کرتا ہر ساقی اب بہانا غریز طالع قاصد نکو نام	کما تھا ایک نادان نام دانا سنی شاپر نے جو تقریر قاصد بخوبی ہو یقین آتا نظر کو از قاصدیت این طرز بیانی درون سینہ ہو آتش سے جلتا پچاک داسن سچی بنا چار ہو اسن ار جو حیرت کا تصویر بخوبی دل کو یا ہو یقین ہو شربت ندرے خوشش آٹھائی کما اسی صورت قاصد دلارام کیا شک سے یقین نہ کجا گاہ نہیں نامہ برون کا ایسا گفتا سخن کشا ہو سوز آباد ہون برون ترے صدقے عزیز جان تو ہی ہو جو دکھا اب ہے آرم ہر خود نیچیرم من نہ چیرم من نہ چیرم بغل میں تنگ تر کھنچا دلارام امید دل باز کا مرانی دھلا یا منہ خوشی سے چشم تر نہ بخوبی وصل کی خلوت ہوئی گرم بیاجام وصال ذوق دربار رہے پنهان و عشق و حسن شہرہ غزال ہوش نہ کر گیا روم کرم کر او جام خستی مان خجست گردن شاہد غریز را و مجرہ	کما است پوچھو اب لکھا ٹھکانا نظر کی غور سے تصویر قاصد کہیں دکھایا ہو پہنچ اس شکر کو کہ بوسہ دروازہ سوز بلفانی دہن سے ہو دھواں باہر نکلتا چمن اجرا ہو اور بلبل زار کہ تھا کچھ اور ہی انداز تقریر صدقہ قاصدان ہرگز نہیں ہو شکستہ شبہ کی آواز آئی کو کیا راز ہو کیا آپ کا نام چھپا زیر نقاب ابرو ماہ اونہیں جو نامہ پر جام سے کار فغان ہون ہون فریاد ہون برون اسے اس جادہ میں پھان تو ہی ہو شربت عشق مست جام ہر خود غریز من غریز من غریز من مرا و انتخاب جان نا کام ہوئی حاضر بر اسے سہانی ترجائی آبرو آب گہرنے کہ می نمی بجائی اور کدی نہیں ہوے سہرت باہم شوق دیدار شب یک برج میں چون ہر شہر جنون کے فتن میں جا کر لیا دم کہ گزرتے پیشی میں ہر ہر چرانی رہا سہ روز زمان دلارام
--	---	--

نورانی نعت اردو	خود روانہ شریں جانب عزیز	کہ امیر مجرم زندان بود عشق
فریب و کمر سے تو چھوٹ آیا	بل خدا لباس کو کھینچ لیا	اگر تاج و تخت سے مرغوب فریب
ابھی ہے وہ درمیانی اتنی	اے کچھ یاد ہو سب کا کتنی	پڑا ہو جا ترا بخور مجھ ر
سکھ مصلحت فحش ہو وہ	ہو اسے وادی حش ہو وہ	پیام و وعدہ زود آمدن نام
یہ انجمن چو پھر اسے روانہ	وہی جو اور وہی تھا قید خانہ	خوار عاشق و آرام عاشق
بہرسم ہو فانیان لات ماری	نیا اپنا کیا فانون جاتی	جلال دلیہ جواب نامہ ہنکر
چلا از راہ لطف و قدرونی	ہمارا بوستان کامرانی	نظر کی شاہدوں نے غل مجایا
وہ ہر سا آسمان سے سر نہ طور	وہ لائی بادشاہ کسختہ نور	صدرا کھنٹی تھی آہ عاشقان
غبار سیٹھ پر دروین چوں	غیر سے خاک بن کر گرد میں ہوں	رگ شمع ضیا ہونا تھا کیا دور
وہ تھی ہر خاک کو قدرت بے نیاز	کہ خاک گان فارسی چشم بے نیاز	بھگا رکھا قمر نے فرش تہاب
غلام اس کی قیامت بابتہ بیگنا	کیسے سکے غصہ کے ہاتھ میں بیگنا	پستخان بلکہ کنعان قصہ و سر
سحر سے شام تک وہ ماہ چلتا	سہارا پاکے خور ہمارا چلتا	ستارہ جانتے ہم دار کوسز
لگی جانے صبادم سے بلا ہو	ہوئی چٹکا شرم کی چل ہو ہو	نظر کرتے ہی تھی امید آگے
جہان بڑتا تھا رخ کا پر تو نور	صدرا کھنٹی اتنی چشم بدوور	کہ توجان لب بیل پر پہنچے
سفر آخر ہو اکلفت ہوئی دور	ہوئی جاننا دودل مسرور	سر کی شس پیکر برقی پتیا
جلال دلیہ بوسہ خانہ دوست	ہمارا گلشن ویرانہ دوست	وہ کی یک جست پہل خود تھی
کہ چھوڑا جسم دل نے نیہ ملو	واغ جان سے دانش ہو گئی بو	ہو اپا بوسہ بیت دلربا نام
سفر خرمی شد کہ تانا تھا جانتا	فلک میں چون فلک بولن غایت	نظر کو ہو گیا سایہ پری کا
ہمارا حسن نے گلزار گلزار	کیسے گل و اس ماہدین بار	گاستان ہو گئی چشم تماشا
نفاہی چشم جامہ شرار	پکار تھی نظر پارسا ر	ہنوز شس تیر خزانہ رخسار
ہنوز شس حسن صد گلزار	ہنوز شس عارض گل چپ دلی	ہنوز شس مردم دیدہ قی و خوش
ہنوز شس گفتگو جام شہیدان	ہنوز شس روی روشن نور دین	ہنوز شس شہوہ نازد لوزی
ہنوز شس دیدن دست شہرانی	دو صد چٹانہ نارا یک جوانی	ہنوز شس برک سوسن برگ گفتو
ہنوز شس بے پروا یکش آب گو	ہنوز شس رز با تاش چو چندر	خراش جانما زخم تماشا
ہنوز شس خندہ زخم دل کشیز	ہنوز شس لب بسم شکر آمیز	سر سمر رحمت کشور جان

هنوزش گلشن خوبی فضا خوشتر	براهند گاستانی در خوشتر	هنوزش خط بهت کلمات تقدیر	هنوزش صفی خند سادہ نقشیر
هنوزش در بهار حسن نور و	بگل رویان اندان دماغ جگر و	هنوزش سرمه سحر بر تقدیر	بچشم عاشقان شمشیر تقصیر
هنوزش شوق چشمی کاروان زن	جرسما سرمد و خلق فغان زن	هنوزش گرم پوشیدها و فاکوثر	هنوزش حزن استنفاذ و موشر
هنوزش زلف شغونی شبستان	هنوز از سر بر دوش روز و شمر	هنوزش آرزو عاشق نوای	هنوزش شوق ووق شقیبای
هنوزش فخر بر سر آه کھان	لبینه دماغ از روی ماه کھان	هنوزش آمدن در دوش بر د	بماشوق خودی گرم سیر و
نفسیق غنچه را جاست آموز	ستادون با قیامت جلوه افروز	کیا تر ستم بهر گل اندام	مقام نیک بستان جانم ارم
کسین فرش نظر خوشتر بچایا	کسین آئینه حیرت لکایا	کسین چشمت زیت سمن ناز	کسین دیباست طالع یاس انداز
کسین شمع خیالی دماغ فاکوثر	هوس و غن فیللم نام ناموس	کسین نیک سبب سوس خوش	کسین بادل تزلزلین در خوش
کسین قیام بستان جبر و	کسین پیر و سید جانسپاری	کسین گلدر ستم شے گلزار گلزار	کسین شک فغن تا تار تار
کسین سیم و زر و نعل و جواهر	تیار و رسته و دندان لب و	کسین شمع پسته و باد و هم انگور	که کسین عارض لب شمشیر و
کسین کجای و بیاد و هر که و	که چشم چرخ طلس و گنگی سیر	کسین طلس سید و چشم نگران	که کسین لادن طکر کے دماغ و
هولی کاشانه برین نقش رانی	که هر دیوار شقی تصویر مانی	کلفت کو جو تراش قش و نظور	نظر آئے وہ چایک نقد نور
وہ عشرت کہ بخوبی جیب جایا	چو غم خوشن تیار پایا	وہ کرسی پر تجا لا نقش سید	که قربانی کو خود میر تا تما و
بصد اعزاز کاشانه بن لای	پری گویا پر بنانه بن لای	پیراج عارض و کامل کاسایا	کون بین کیا که گذر کسی پایا
بڑی قش شام شکل فرش کباب	رہی قش صبح صبا نام مباب	لکے جو کعبه مقصد کونایر	برمی کا ہو گیا سایہ اُغویا
عزیزانے مکر و داه بر و	تماشا که بین قش تصویر فالیر	شری ہر کیا پری بغل نظر قی	قیامت اہر تصور جلوه گر قی
عزیز آیا بفعل خاکساران	بگرد افشانی دمان جانان	بنا اتو تباہی چشم اسید	خیار درین رخسار خرمشیر
نثار اسپر کیا گلزار و تار	گللاب و شکست و حویا و	کیا موجود از سر نو سر اسید	وہ سامان جو ہو منظور طیر
ز خوبا جسن تر نکلین کباب	ز چشم سست تر دنیا شرباب	خوش انجان مطرب از آن او	بگفتن بود و غنیا اگر ہی بود
جو گذرے عیش و شامش و شبنم	وہ بجا بودن کیا گران بند	ہوس اندی جی صحر اکو چیلے	قش پولا مقام اپنا بدیلے
ہوے فوق قش و شمع و شمع	صد عشق دان لیکن یک تیر	تجھے انبی ہی ہر بندر مانی	بیان بیک اور ہی ہر دمن مانی
پیر جتنا جو اس فخر و داس	رہے وہ خط و قوت فضا	عقب بخرع قاتل کی نبی ہر	آر جی بیت سید و لکھی ہر
بانگت ساقیا سید و ارم	شکار کن شکار کن شکار	بدہ جام شراب ارغوانی	کہ ہاشم چشم خیر فدا فی
پریدہ بیلے از باغ دنیا	رفتن شاہد بکار و شکار	گل دل بستہ و امان صحر	یک کیا بیدار ہر او کبھی افتاد
پڑا خوشن کر تا تما و تار	شمار عشق و ہقان و خترے		

درجہ اول

جہان ہی جو ہر کمال اور ہر کہ تیرے چشم را آند رسیدہ بہم کیوں آج آہور و سحر شکار شوق آہو شکار است سمائی جو کسی خیمہ کی دھڑ نظر آند ہلال است کماندار جدھر سے جلوہ مخیمہ ہوتا کہ کی حکم کمان سے جس طرح شب یک سینہ تھی غزال گود یہاں دریائے خون گسٹہ ہایا پچھلائی قضا نے کیسی خوش ہر پرور آج گیدڑ ہی نہ بجا بہا زخم کیا تھی تیر بچان یر ناوک کو بس ہر دم ہوش نفنگ اُٹلی سے گدہ جان مٹی وے تیر نظر ہر سرور ان تھا غزال پر سرارت شوخ دید غزالی بار رسید نہا ہم خوش غزال اماند صیا و ستم نہا برستہ شوخ تعداد ان خوشی بہا بر دشمنان حسن بنیاد ہوا بارون سے مانند غرور رقیبوں سے تھا کوئی بھی ہمار وہی کنعان ہے فیک پستان یہاں یک چاہ تھا تو نہ کا گڑا	شجاقون کون ہو شید آہا ہر رسید آہو جو خوشی ہاں دید شکار تیر حبیب ہو رہے ہیں کہ چشم آہوان آماج شجاعت کہ دل خون پر نہ لگی لانا کس تو ان گفتن کمانش ابلا ہا جگر آماج گاہ تیر ہو تا بکڑ کو شہیدوں کا بیاد جگر دما ہوسے فورہ خون یہاں خوش شوق سے بچا یا جو ہرین ہوش آہو خواہ بھر گور اگر کچھ دعویٰ مردی پر نہ شگفتہ ہو گئی شاخ گوزنان کہ کچھ سیر ملک علویا نہ کہ سینہ سے دل پیاب نکلا کہ یک جانب ہو ااک صید پیدا زینت بانی سیما ب آفریدہ برشت جادو صحرا فرات کوسر قضا۔ ان غزال باد صحرا بیابان ہو گیا سامان شوخی چلا جاتا داپے دامن باد صد آ دل تھی مجبور مجبور کسی قریہ چاہ گدہ ادہ ناگاہ وہو ویران کن آبادی جان کہ شبلی چاہ میں ہو جادال ب	کہ شکر گان تیرا باشد سیدان کسی لیلی کا ناقد آہا ہر قضا آئی ہے تیر و کمان کوئی محشر کا دیکھا شاید بہم گفتی کہ صیاد قضا کمان کو چپ تر رو سے کھینچا تھکا تیر قضا وہ بلکہ جادو شرابا۔ ان ہوئی جوتش تیر غلط ہے آج محرک و رقی یہ کس سہل کی ہو فریاد و سہل یانا ہو جو کیسی نہ کتا زری خندنگ زخم پہلو کیا با تھا اجل ماندہ ہوئی بندوق بوا نفنگ آہکا ہو اس کا خانی نماند آفریماں صید گاہ کچھ آنکھوں میں آتا ہو سنا غزالی فتنہ انگیز جہاں خوڑا کے شہد ویدار خاں پریشناق کی فتنہ فشا کہوں کیا میں صیاد کچھ سوار تو سونہ صید سے بچم نہ کوئی نہ تھا بھرا مجبور دے صید غریبی با جدار وہی آہس ہوٹ کشور آباد انہو سے نہ کوثر سے کیوں فر	غزال است سرگرم رسیدن کہ دل محنون باخشت ار پار کرسے ہو دیکھے کس۔ کو آماج کہ شور و خشیان ہو کر ہا غزال انش شکار دیدہ دست کشش سے ماہ نوگود و شکار تلاش سینہ پوشیدہ و پلو صدائے الا ان تھی آہ و پیر تیریں سے ہر طرف خوش شوق نپائے دیکھ رہے چشم خاں کہ ہر ہر آج وہ رو باہاری کہ قلب گرگ لب پر آبل تھا یہ گولی ہے یہ گولی ہے یہ گولی کہ تھا مخیمہ سے صحرا ہی خالی بجز آہو سے شوخی نگاہ بغل پر درو برق شوخی ناز وہیں شوخی چشم فلاں کہاں آتش شتابی دل روان فریاد آہ کچھ پیدا ایسے ٹانگے تھا کمال ہے کچھ شراب بقرار آتشین دم فقط بان یک گاہ چشم غمور وہی کاشا نہ جینی ثنا بشر مقام یوسف جاسی پر نرادر کہ صدمہ امین ہیں چاہ و غم
--	--	---	--

لیک لک شہر پر آب خوشید	سدا چرخ شہر شاداب امید	تراش زندی یاد جہا فی	حقیر این لک لک جادو دلی
زیر آب کو تر جوش چاہے	بجست تر شاداب لک لک چاہے	زیر آب کو تر جوش چاہے	زیر آب کو تر جوش چاہے
یہاں چرخ بنا چرخ کمن تھا	کہ چرخ شہر شاداب تھا	کہ چرخ شہر شاداب تھا	کہ چرخ شہر شاداب تھا
کیے تھے نیکو شہر دعوئی چند	بدست چرخ شہر شاداب تھا	بدست چرخ شہر شاداب تھا	بدست چرخ شہر شاداب تھا
نکاح شہر شہر بادہ پرستان	سیدو جوش نشان بانہرستان	سیدو جوش نشان بانہرستان	سیدو جوش نشان بانہرستان
سہیلی لیے ستان و آغوش	زرا شہر چاہے تے بین مدوش	زرا شہر چاہے تے بین مدوش	زرا شہر چاہے تے بین مدوش
لک لک جہاں غیرت ماہ	بہشتی جوش بھیا سہن چاہ	بہشتی جوش بھیا سہن چاہ	بہشتی جوش بھیا سہن چاہ
لک لک جہاں سیدو پر کھون	کہ منہ پر لک لک جہاں سہو	کہ منہ پر لک لک جہاں سہو	کہ منہ پر لک لک جہاں سہو
بہم دیکھو گئے دلہ بائی	جواب شہر شاداب بویا	جواب شہر شاداب بویا	جواب شہر شاداب بویا
خوابان پیر آغوش شہر	کہ تو ماہ خوبی سرج دربر	کہ تو ماہ خوبی سرج دربر	کہ تو ماہ خوبی سرج دربر
تغافل نہ تلاش دلہ بائی	تبسم در شہر شاداب تھا	تبسم در شہر شاداب تھا	تبسم در شہر شاداب تھا
تبسم برقی پش خرم جان	شہر شاداب لک لک سامان	شہر شاداب لک لک سامان	شہر شاداب لک لک سامان
زبان سے وقت جھٹکا لک لک	یہی شہر شاداب کا موقع جوش	یہی شہر شاداب کا موقع جوش	یہی شہر شاداب کا موقع جوش
نظر تھی ہر سو جھٹکا لک لک	پھر شہر شاداب کا موقع جوش	پھر شہر شاداب کا موقع جوش	پھر شہر شاداب کا موقع جوش
سہن شہر شاداب آترتا	ہوا شہر شاداب لک لک	ہوا شہر شاداب لک لک	ہوا شہر شاداب لک لک
کوئی انہیں سے بولی طوطی	ہر ماہ لک لک سہن چاہ	ہر ماہ لک لک سہن چاہ	ہر ماہ لک لک سہن چاہ
کہوں کیا لک لک آفت کما	شہر شاداب لک لک سامان	شہر شاداب لک لک سامان	شہر شاداب لک لک سامان
ہاک دھڑکن لک لک جھٹکا	لک لک شہر شاداب جھٹکا	لک لک شہر شاداب جھٹکا	لک لک شہر شاداب جھٹکا
وہ دیکھو شہر شاداب ستارہ	نظر لک لک شہر شاداب	نظر لک لک شہر شاداب	نظر لک لک شہر شاداب
اسی کے غم میں گدڑی غم	اسی غم میں جھٹکا لک لک	اسی غم میں جھٹکا لک لک	اسی غم میں جھٹکا لک لک
لک لک خال پر فرخ دل زار	فری دام و دہن چرخ	فری دام و دہن چرخ	فری دام و دہن چرخ
لک لک لک لک تیر بلا بار	لک لک لک لک تیر بلا بار	لک لک لک لک تیر بلا بار	لک لک لک لک تیر بلا بار
چرخ شہر شاداب دیدہ دیدہ	بچشم آموان آسے دیدہ	بچشم آموان آسے دیدہ	بچشم آموان آسے دیدہ
لک لک لک لک مست انداز	جھٹکا جوش صد شہر شاداب	جھٹکا جوش صد شہر شاداب	جھٹکا جوش صد شہر شاداب
بنا ہوا شہر شاداب جھٹکا	زمن پر کے ہو قربان	زمن پر کے ہو قربان	زمن پر کے ہو قربان

کھلا بچ کر پاد و لب بند کمان چو تابانی کسکین کنار کر کے ہم خود قضا سے سباغ غرض نگین جانان پیشین بینی منتظر طوطی تکلم در کلام شور بلبل دہن اک برج چو خرد آغوش چلا چلا لب شکر شکن کو نیا دہ برہ و کیا اور ہوتی زبان چو لال کیا ذکر زبان شکر سے بند مہکلیا تہہ لکھوین خیال کام میں ناکام رہا زبان چو گھڑی نامہ دقن تھا ابھی تشبیہ کی نیت ہی کی ہر برائے ہنسے سواد چو کھلا سمندر کا ساعداری بجاک کہا دل و دیکھی جیہ کلائی ہری اس رنگ سے لکھ گواہی وہ کھن جو شوخ تسمیر ہزارہ پتلیں سے مبارک حدید ہر برچاک گلستان در آغوش خیابان سینہ رنگین بہار معدوی چشم چار نظر کو انشا طعنه شہوت پرستا نہانہ چو کوئی خوشبو اگر پا	بہی چو گلشن و شبنم کی سونہ پیر چو گلشن و سونہ کی سونہ سعادۃ اللہ چو تابانی سے جواہرستان آب گلستان شدہ خون طالع آزاد طوطی تبسم خندہ زن بر خندہ گل غلط ہر برج چو گویہ آغوش لی سنرل پس تنلی سخن کو لی تو نگری موتی ہر موتی یہ قدرت ہر از شکر فشان ہو پیشیا تھا سینہ ذکر گلہوین اجی کچھ بھی تو اپنا نام رچا بجرا آب طراوت سے دہن تھا طرحی مست ہو کر ناچتی ہر کیے شرم تو انکے جگر آب کہیں سول کی تیکہ ہاتھ میں با کل آئی اب کل آئی اب کل آئی جلا کی آتش جسم ما ہی مثل مشہور اک اور ایک گیارہ بلال عینا صن در جگر ہر بیاض روج نور صفا جوش اک انارچ دیدم یک انارست بہی دوہن ہی دوہن ہی دوہن نشو دلچہ نشو کستیا پیش چشم پر یو انہو جوا	نہیں غبار در مقابل برود حیات ناشی ہمین تجاری کو بیاض چہرہ صبح چو گلشن لطافت غرض گل چیدان لبش تھمانہ ذوق نوش داز دہن چکیا اٹھ لنگ کشتی یہ وہ رنگ راہ آب جیوان ہرگز دندان چو آب یکت مسی دندان کی رنگ پانی ظاہر سخن مان کدیا ہر کہ اگر ہونا رہی امیدانی جی کی جی میں ذوق کی کیے لبست سیکہ پا لکھا گردو کو چو آب گل پاش اجی ہر خوب ست نور بازو یہ وہ روج نزلت ہر شرم چش چیزاک ساعد نگین مبارک نہ قائل نیچہ پرگ حنا ہر یہ سوج شومی کفن خون ہر خندہ گل غلط صبح میں فوس کسی دم میں ناخن تھا اچھا دل نین ہو لاپن برہن ہر ہر کہ پیدہ نگین لہن شین ہر چرا تھم سوسہ شینہ جان ہوئی تھی جاکو صوف مان کی پراہون فوج غم میں جبر	اسی غم میں سنبھل سکے ہر یگان دیدہ و است نہ خیرین بیانی عیان صدق صد جوش طراوت قطر قطرہ در چکیدان لہر موج آب حیدر ان جوش داز کہا بلبل رائے غم سے کھا موش سکندہ سوان نہ چو پچہ کادان چکا تو چو کیا تاب شر پا ستارہ شیر شفق ابدی شفق زبان مقراض سے تیر کی لہر راہ فوس کہنا خلق ہی میں وہ برہون تازہ دین شرجا دعاوی بلبل خامہ خوش باش فرامو جا نیو بازو سہ کو کہ غارت آب گوہر کی صفا جوش تو گوئی شاخ ہری از چہرست کسیکا بیشک بتک خون لگا دلون میں لہر ہر حسدی لگی ہر شفق تھی چو پیکھا ہنسے کھابو سہر صورت ناخن تراشا یہ طرفہ ہر کچھ خبر نہ باشد حباس راز سے محرم ہر وہی دوست ہن پندارند دہر طلب کی ملی کچھ فکر کو راہ انصیب ہے نہیں چو آب جوا
---	--	--	--

که کار آن تو را نگوشت شکم من
 بهت شکل چنان حاصل دوق
 نهنگان وین بیان اسکارم من
 بهار گشت جانان سیرین بر
 که زبانه سحرچی گریه خواهر
 هوس غریب تیغی کچل کچل
 پیغمبر سحر گشتن جان
 باین طوطی حیرت سنا حوش
 ز نور او رنگ دل در چیدان
 ده پشت با نظر الکی تخی ناکام
 نزاکت سه بهت سحر ز قمار
 نیلور به بیان مختصر بر
 جبین کیش بین بینی بین
 ساین لک لک لک لک لک لک
 لک لک لک لک لک لک لک
 بند وصالون کک باز و بند باز
 بوحاف حلقه گشتن بگو ششم
 چرخ است شور کچل کچل کچل
 تو خاتم کچل دل کو چرخ
 به تخی عجا کچل کچل کچل
 قد آن نایب تیغ کشیده
 گیاهش کچل کچل کچل
 پلک کچل کچل کچل
 دو آن کچل کچل کچل
 به کچل کچل کچل

دو بزمین ترا گفت بودی تیر	سبا عارض گلین شمر ریز	دو بره انو کا چو کا کشت دهن	دشمن و لغز اسبین روشن
و ده چو چشم صیاد ستم سوز	شکایتی تو کلن جگر دو ز	کھلا گین خدارو نیما گل	دو کی گل تنه دتی اسپین بیل
دو سیدین دگر کی آتش اکبار	جلال دینان بس خراس	دو تیر پوس کو شوی دوش	دو بر عشق آتشی بر خوشن
دو ساقی مست و یکساقی دوش	دو خوراک عشق از خود و شوم	بستم چو تیر دیکت سق	بچه خونی طرست دیکت سق
نظر حجب چو کس چشم حیات	انگشتی خطره کو کمر باس	دو چشم صورت تصویر حیران	نخنکو تیرین سخن از حیران
دو منور شادان چشم جادو	نخنکو کو بوسن بیت ابرو	ضمیمه یکدگر نپسان نماند	دو در عاشقان عاشق بلاند
حیات تیر منور دفا تھی	نخوبی چشم سطلک آشناتھی	دو زمین موج زن چو تیر سق	چو طاهر صبر و نفس تھنا
نسخ اول رسد اول رسد	ولی گفت شندیدن بود وین	نگاه مصدر فعل محبت	تیر سق کلم تھی حکایت
سعال عشق چو تیر آن بچک	خوشی انتخاب آن جواب	پری خورشید کی چشم اس پرچی	چو کی شک با بیتاب ہو کر
لباسیم آ که جھکا دل شکست	لباسیم آ که کیان خون شکست	سیر خری تھی حرف لوح طالع	کیا نا کاسیالی کامطالع
دو افکار هر با شمع و نا کام	که دو با آفتاب ہو گئی شام	سیاهی شب کی عالمی چلی	سیه بجا ہو دی کی سوئی لی
انسان خورشید سے دره نیایا	شب تاریک نے طره بچیا	خودت نے کہا ہے اسی جا	صد اول ہوئی کیسے اسی جا
کسان چپ خرو متا چیان	رہا اس شب میں فریاد گویان	پے آرام ہے آرام شجرہ	تنہا دل نا کام شجرہ
نہم دم جس سے نازل کے وہ	کتاب ضبط جو خامش ہے وہ	نہاں سو آہ و دل آتش خرو	کہ مثل شمع منور تھوان سخت
شکریہ گل با اتحاد دل ہوئی	گئی تھی آتش انداز گل میں	ہوئی تھی گو کہ مہربان خوشی	فغان نے دل کی بس گنجی
نہیں وہ کہ دفتر کلمہ پر تھنا	نہ شب بجز قدرت نہا ہے بیجا	گو تو حق تھا کیا ما جہر	دل مسکین کیا آفت بیجا
نجانا آتے کیا از درون ہو	کہ طوفان خوشی بھر خون ہو	و غافل تھا کہ بیدل کا فغان	مے ہی گھر کی آتش کا دھوان
اور اس سے کجی جبر گزنیانی	کہ تھے آتش مسکے گھر لگانی	سینہ زلف شب ہو چو بی رنگ	ہوا نڈل کوئی فغان یکایک
لکڑی گھر دینا ہی سے بگاڑا	وہ وہ لکڑی عداوت نے آجارا	یلاسا کو سفند فیض ترا تھا	لکڑی شمشیر ان دکھیا تھا
انگشتی انقض ویرین نیست	قیامت فتنہ نے کی تھی ضیافت	آج کل لشکر کینہ نے گھر گھر	گلستان میں کے تو آئی مصر
کیا عادت تاجی مال و سبنا	بٹھالا گروم خاک تیرہ بیتاب	تسلط پر ہوا سرگرم ادبار	کہا قبائل ہم آئے خیرا
نہ نہا تھا نہ شاہ کلو لارام	پنچے سب پتھر فغانیں نام	کل نگین بجان و گندہ شور	سجھتا شور و خروش خندہ شور
عجائب سن تو تم سندا تھا	کہ بیت کی معنی سے خیرا	کلام شورش صورت لرزید	قیامت خیز جان نفیس بھول
سہرا اللہ کلام بانگ ناخوس	فغان پیل سہل چو بکر کوس	کلام آتش ساز شنید	کلام گرم پلیرین دید
کلام و بیل سہا پے ہول	کہ صد لبت و بول لاجول	کلام بانگ خرد پر دہ گوش	شیرینہ و بلخیز ستم گوش

کلام ہے زباں شرورہ بل تھا	کہ دل خیس در آغوش بل تھا	کلام آیتاد بوم ویران	کلام ایک ناز و شست تاقان
کلام زشت نہ خون نجاست	کلام مریح ہرقان سربست	کلام حجت نسیا دشت	شکست سنگ شیان ہون در
سنا کر کلام ناسنہ ارو	گرفتار غدا بخت تھارو	نئی خنجر میں ہر دم مبتلا تھا	بلا میسی کو فروغ بین پڑ تھا
نوشادہ سے یہ کرتا گنتہ رالی	نقائی اللہ نہ ہے شیرین زبانی	جو تھا سرکہ جبین دالم شکر سے	غذا اسکو ملی خون جگر سے
یہ اول ہی توجہ ہمائیے عشق	جو چارہ عودہ کی اہو بانیے عشق	خبر آراہمان حیدر ساری	ہلاہل ریزہ کام عشق تباری
یک کیسا فہم اور کیسا جفا ہو	یک کیسا ماجرا کیسی بلا ہو	نہ میں اس بات پر وقار میں	کہ پروانہ کے اچھا پیش کیا
یہ کہ او کو نہ اندیشہ جفا کا	یہ نہ رشع پر کیا آخر کار	تفرقہ قوم سے آخر دکھایا	گل تر چنگ خاروں میں چھپتا
رفیقان شریک رنج و منت	جگر نیش تر عزم دل میں منت	جدائی میں پری کے نیم بسمل	طیان چون ماہی بے آب دل
شکل و شیان مانند مجنون	روان صحرابھرا کوہ ویاں	جہیز کے غم کی غربت عمل میں	قبلہ کے بدلے تھر ہر غل میں
نہ دل کو کل نہ پنہم راز کو خواب	بعد زاری دعا کرتے تھے دیتا	کہ سیاد شب یلدا گذر جاے	سحر کیا صورت نوزاد دکھلا
کر مشیت قیام پر کاٹہ دل	خلا یا آتش غم نے عروہ دل	ہوا میں دوری الہر میں بسترنگ	یکہ اب تو سن نشہ پشنگ
شکار ناوک عشق بتانے	روان شدن عزیز بتلاش	یار لغز تہ قطار پسیار	اسیر دام کیسے فلانے
بجرا ہو کر مہر خورہ خویش	عز ان ہل تیغ ہلا ریش	حرام آورہ ہر صفت و چیز سے	جدا از صبر دل یعنی عزیز سے
منہ غمی کا تابش منتظر تھا	شکار تیر غم خستہ جگر تھا	نہ کین جان کوئی مل کو نہ نام	طیان تھا سبیل اسناخ درد دم
بت آرمگاہ یار دیکھا	اوہر لسیار دودھ سوار دیکھا	نظر میں جلوہ گار و نہ آیا	دل گم گشتہ پہلو میں نیا یا
تہ پائی کنبہ امید کی راہ	دل فراد جو شس آیا سہراہ	کیا بھی میں کہہ را میری تقدیر	شکار شہتیاق و شوق تجھ سے
کمان ہر دو رفتار تہ ہزاران	روان کشکان جان شکاران	گدھو جڑی مرے آرام خاطر	کہ دل میں بقیاری نے کیا گھر
نہ دریا بوش چشم تر سے گندہ	وہ میٹھا تھا کہ طوفان سے گندہ	گرہ جدا کا تھا سنبہ زار	پگھلا کر تاو دکھائے دل غسوار
سیان سیٹھ سوزان نفس تھا	سر تشادہ درد اکہ خس تھا	ابھی سوکھا تھا رانج جگر تو	کہ پھر آئی بہار تازہ ناگاہ
ہوا میں سم میں آب چشم باران	نہوداع جنوں کی جگر گستان	کسی رخ سے چلی ایسی ہوا بھر	کمن ز خشم جگر تازہ ہوا بھر
پکا بازل نمون ہوت جہاں	جنون بولا کہ میں آما خبر دار	نہ تھا پہلو میں جو آئینہ ہوش	بسان طلی حیرت تھا خاموش
شکار تیر جہاں کشتہ غم	سو موہا وحشت کر گیا رم	بر آنا شہر سے آشفگی ہوش	شہر جہتہ آتش در آغوش
ہولی باد آگے استقبال جویا	اسٹی تعظیم کو گر دسیا بان	درون گور سے مجنون بچارا	جیبی ہانت باد وحشی پکارا
اگر جبکی تھی شہنائی تفسیر	وہی شوکت ہی حشمت تھا گیر	خشی کاوشیوں نے غل بچایا	جلوہ کھین تشددی یاد آیا
غزلان از قند و شمع جہ کوں	تن چیاں مجنون روح جویان	وہ صحرابھرا جنون بگاہاں	لہر جانا جل نے سوزناں

ناتھوی غنیمت اردو

شما و نگاہ تھا عساکر کا جھون	کہ ترہین کی گردن پر تھے سو فون	نہ رنگین فن تر سے گل ورق تھے	زمین رشت افلاک شقی تھے
نہا حیرت کمان کو آہ سون بین	جنون کے دشت میں یا پھر مہین	دل خونین جو خون شکار سے	جگر پر داغ سیر لالہ زار سے
نہر لڑان بگینا بے گشتہ گشتہ	بہر جا و فدا دہ پستہ پستہ	زدام سبزہ دشت پر بہار سے	نہ فرصت دشت از کار شکار سے
یہاں کیا ہر عقل پریش ہے کام	کہ تھا تجھ میرج سبزہ آرام	قراس جالے کیا دل کو تھپس	کہ لوک سبزہ تھی نشتر جگر سے
وہ نوک سبزہ قطرہ قطرہ ماران	کسی کے غم میں سو شکران گران	وہ خرگان سبزہ کی سودا زار ہا	کسی کی است دیدن کی خوشا ہا
چنین خرگان اگر دگر گوش آید	شوک عاشقان در جوش آید	بہار باغ خوان جو شجر تھا	آسے طوبی کی سایہ سے قدر تھا
کبر پریش کی باد صبا سے	چلکی تھی نزاکت کی آدا سے	خزان تھی و تر کر سون نظر سے	خزان میں بر جیون بجا شجر سے
سر بر گل چو شاہان تاجے زار	گش ران مہاشاخ صنوبر	زشتی شاخا فوارہ نوش	دیان ہر پر شیرین شکر جوش
وہے باہین ہر و برگ بہار سے	بدوی فلانے خار زار سے	بہار حسن نگین رخ کہ ہر و	کہ شکل چشم لوک سبزہ تہہ و
یہاں سے دوجی گولی گیا ہر	رگ ہر دیدہ گل نقش پا ہر	ہجوم آہواں تین ماے و ہر و	خراش چشم سے ہوتا ہر و
یکارین چشیاں فراد فریاد	غزالان ماے صیاد آہ صیاد	دین محراشتا بان با آسا	عزیر یوسف کم چون زانجا
کہ وقت صبح دیکھا ہر سر خاک	گر وہ سینہ صد بارہ سحر خاک	نوامان ناگر بیان شکل کمال	بہار خندہ گل زلف سنبل
چو چشم ابر کرمان شکار سے	چو برق بے سکونے سقر سے	طعین شاہ بیتابی دل	زشتیر المفسر یاد بیل
دل پر غم ز دست ظلم خستہ	ز سنگ جہر ہاشیشہ شکستہ	زبانک غم بہر رخ سحر خوان	قنار بلب ز جہر قوم اخوان
کہ شیون آج شب کو وہ پرا	غنیمت شکر لے امو دلا را	ہوا ہر یک شہر بیکانہ خوش	اسیر سنجہ قوم بداندیش
کہا نکا خانہ کیسا مالن سب	سلامت سے لیکے بجا جان تباب	غنیمت ہر جہم زندہ بچے تین	سو بھی جب بت ساکھو بچے
اسی پرانہ میں اگر کیا دم	کسو صورت بچین تو کیا کرین ہم	یہی بلجایی ما و اہر اپنا	اسی جارات دن و شاہ جاپنا
اگر روئے گئے ہم کچھ نہیں قسم	ستم ہو ایک درد کیا ہن ہم	پریرو سے نکو خوانم شاہد	کہ جسکے حسن پر یہ عام شاہد
سوا تھا دوش وہ میں جلوہ افروز	مہار کی شب نیر روز	غضب ہر بلبلان شور محشر	غنیمت جاکو اپ گل آفر
بشکل ماصیان دل شکستہ	خوشی سے لیکے گل دست بستہ	منصل آستان غم لگی گوش	جنون تیری قسم تھا چھر سے ہوش
کمان دوش کمان صبر و کرمان نام	گر ایشوش در آغوش سیما ہ	ہولی دریا میں دیدن بدین غم	سر و برگ شیندن پر شری برق
سوال کی ہے کیا اب یہاں	جواب بہر مان ہمتو ہے جی	جنون چھبھا یاد افس کے نہر	ابھی تک مٹی ہر دم وار چل دو
جو دیکھا کہ غم چھو ہر کجا	خزان سے مرغ دل جو ہو کجا	تسل نے اٹھایا خاک سے سر	کہا اتنا نہ ٹھگین ہو برادر
بہار زندگانی پر غنیمت کہ	فرمانی جوانی پر غنیمت کہ	لگا بس پھونکرو نہ وہ بیتاب	کہے تو چشم طوفان چو شیلاب
اٹھا کرتا سا بیاد سیر روز	برائی سینہ سے آہ جگر سوز	کہا یاروں سے مردان دلاور	پر و دشمن چاکر مہ آفر

<p> یہ قاب یا زین جیان ہی ہنر نہیں ل کو قرار و جان کو رام یہاں یہ روز غم ماہ محرم سیر خیل غم و جان نہ کسلا دن سردیام غمی چھپر حبلی ہر رون ہر وہ رقیان وفا کوں ندیدہ لاجرم چوت در دست سیر کاندھے پر بار زندگانی تجرب کیا اگر جوشن و کھیا دڑے گروہ نہ میدان غم سے کہ آخر کھنچ لائی شور و غمی ادھر سے جنگ جیان با کیشیں ادھر سے شوریں ہوئے پھان ادھر بولے لگا لپکا ٹٹ نے یقین جانو نہ جیسے جاؤ گے تم یہ ماروں ہوئے جب ران رحمت نہیں رکھتے ہیں ملحق رحم ہم کو دوئل کینہ خواہ جنگ جویان جیتا کو ہریت کا نیدھا دھیان آٹھ تیر شر باران سے غوغا نہ ٹون کشکان گردن بہتا ادھر شمشیر نے تن سے کاٹا جراحتا اندام جہد و کل ہولی میداؤ نوک زخم ہر دیر ان تھے زندگان قضا کوں </p>	<p> حیات اپنی جدا از روئے دلدار کوئی تدبیر جز ہوا نہیں ہر خیل میل بیدل ہوا و سہ جو منظور خدا مردوں کی ہوا شد کے ہاتھ پر ناموس اپنا یہ کہ شہر دل نے باگ لٹھائی شد آگاہی بانفان لٹک کر آند بر آیا شہر سے غم سیدو دوران مانند دروہہ ٹھگین گمانکا اعتبار خود منفع بہت اقبال نے دہن کشی کی فرہم صورت شرکان ہو وہ ادھر بر سے اٹھائے یا نہ ہو ادھر کہتے تھے دیکھیں گے تیرے اگر ہم جتنا جی میں بچارین ہماری تیغ پر تشنہ خون یہ پیدا سپید انہم ہو میں یہ کہ کہ کی سر دشمن بہ نازش دم خاکی سر ششان آتشین تھا جواب تیغ طوفان اجل تھا نہ پیکان کا تنوں پر زخم اٹھا یہاں یہ خون خوار کج کبھی شمار کشکان بس کی اکھوں میں دکھائی آتے خنجر نے یہ تاثیر نہ دیکھی جہلمان کی کوئی تدبیر </p>	<p> جوانا گلشن ہستی میں ہر خار علاج پس در گل پیدا نہیں ہو کہ جیسے جی خزان اس گل کو بجا جیرونگا سیتہ بد خواہ پر لٹ بجیگاہی خف کا کوسل پنا شوہر شنالان کی چرخائی سبارک کو شکست از در آند لہزم جنگ مردان جنا جو گروہ نارایان آتش دین کہ خود تاج ہو جس کا سر مگر ادبار کتنا تھا جلو جی روان چون دیدہ گریبان ہو مرے پھر تے ادھر یہ بار نے پر اسی فن کے تھے ہم مدت محتاج تھاری دہل کیا تم کو مارین یہ سو فارینا کی ہیں فلول تج سبیا یہ شیدا ہم ہو میں جنگ سوز سے گرم گدازش خیال طوفانی باو کین تھا کہ توجہ کشہ جل محل تھا کہ یک گداز لاکھ کھل رہا تھا کہ تیغ تشنہ مستحق ہوں جی میں رہتی اجل دریا خون میں کہ جو خون جلی مردان کی زخمیر اجل اور گری جاکر یہ ہنر </p>
--	---	--

نظر تھی صورت ماہی شکار	چلے جا تھے جسکے بازو دیہ	قضا ہا زندہ لہا دوش بادہ	تاشا کر با تھا دوسرے ہوش
تہور کو تھی کو ششست و صفت	شجاعت نے یہ دن جا غنیمت	عرق ریزوں کا رنگ و ہوا لال	شفیق بیوی خون چھائی تھی کا
ہم سینہ بند تھی صفت ارا	دھماکا آخری عید تھا شا	جوا غری غصہ بہت قیامت	عقوبت ہو سکے تھی قیامت
چکلی تھی برابر برق شمشیر	تہ نہ لیا کچھ ہواست بارش تیر	نہ اس جانب سے باگ تھی تقصیر	نہ اس جانب سے باگ تھی تقصیر
نہ اس جانب تھی فریاد پختیر	نہ اس جانب ہو کر کشتی کم تیر	نہ اس جانب غرور کشتی کم	نہ اس جانب غرور کشتی کم
نہ اس جانب تھی اٹھا تو بہ کاغل	نہ اس جانب تھی ارک حین تامل	نہ اس جانب تھی کوتاہ و تقصیر	نہ اس جانب تھی کوتاہ و تقصیر
نہ اس جانب تھی پیغام اشتی کا	نہ اس جانب تھی برس و بزم ہیرا	غرض کیساں نہ ہاں ہموں سپد	غرض کیساں نہ ہاں ہموں سپد
نہ کوئی کہہ تھا کوئی زیادہ	دو دنیا داروں میں خان غریب بادہ	شہید خمیر سیر حمی بار	عزیز سینہ پیش خاطر افکار
قدم سے لیکے سر تک تھی امن	چھپا ابرسیہ میں ماہ روشن	بسان برق بیتابی در آغوش	اگر جا کر بلا کو شش و جفا جو
شجاعت و شہنشاہ کا تخت پادشا	پناہ پشت ہو گئی تھی خوش تابشا	اجل شیر کا لب چوتھی تھی	قیامت گردنا و گئی تھی
پلاوشن کی صفت میر شہر خوار	زمین برگر ٹری سمیت تھی تار	ایا جستم علم میر با صد جوز	اتنی میر یاد اکا تپا شور
کرستہ بھڑا تھا لے تھی شا	کوئی تپکا کسید کا سر تراشا	گرسہ ہمداد دیران جفا جو	اجل بھرتی بھیل ناغ خون
وجود تھی اور میں جھلک	ناغ سے چپا گئیں اوج خلک	بہار بود سر ہاں تھی تھل	خشان ناویدہ نخل ہاں تھل
یکفیت تھی مقتولوں کے سر	سواروں نے زمین پیمان نظر	زمین و شہر تھی خون شفق رنگ	فلک کے دکھا اے زینت رنگ
غضب تھی رات کی سرعت خوار	نہ چھوٹا شہر تھی تھمہ کپار	سنان تیر آتشبار بہتی	جراحت رختہ دیوار بہتی
یہ بحر خون اعدا کا سر	سراسر سنگ پشت کسا شہر	جوا ابر سر جو شش و ہ سیار	کیے رستم توانوں کے جا آب
بہت سی چمکے گئی تیغ حمار	بہت دکھلائے پا مال فہار	میں اب میدان کو نخل اندھا	شکست شیشہ دل اندھا
نتیجہ ہزار خونیں عرصہ جنگ	بچھا تھا طول کو سونے شکر	گلو سے سر بریدہ کے کھان خون	روان تھی شیشہ سے صہبا گلو
زمین تھی کھو بڑی دکان	کہ بہت شوخیان تھا مکداں	کمان ابرو اگر تھی تیر خرگان	نگار و نشین ہر مرد میدان
آغا ہاں سے وطنیدہ تھا نسل	سرود و قصص طرب باشہر دل	حکمرانے رسمی افتادہ آبلے	اوسور تیر نکمیں تر کبابے
ہم نہ خرم بہانہ گلہ نہ دینے	ہم نہ پروا نہا قاتل چرا ہے	تھنگ اگر گوش بہتی تھوہ گونا	اصل زبا نہا اسید جریان
تھنا چاروں طرف تھی تھی تھی	بالک تھی تھی بازوئے نور تھی	برجم ساقیان شمشیر و خوار	پلا تھے جام مردن مرتبہ وار
صد دھن سپر نہ فریب شمشیر	بجاسے ز ہوا پر نعمہ زن تیر	ز بسلی نالہ شور و سب باد	بے یاد از زبان جنگ میداد
ہو جو شخص گولی کا نشان	اُسے آئینہ تصویر جان	جو دنیا گر صفت بسمل تھی قصا	تربیک کو نہ خوان غر خون
نہ سوز نہ سے لب پیرن تھا	وہ قلبان پیئے واز کا و حوان	نہ زہر نہ تھی پیر خون ارمان	بہر آئینہ میں صاب گپان تھا

اور اس کے بعد

دلیب خون چم مشک فاسے	سقطه سوار شد و شدائے	دل آفرین بی زینیم پر سہم	اگر گید شمس سے کونے گدوم
ہوئی محبوب ہو کر آخر کامیاب	نہرین فرج دشمن میں نمودار	کہا ہر سگ زدن سے بوجا گو	تخلی میں بجان ہو تو بجا گو
بہت جان و تن چھوٹے بکارتیں	بہت تن سناں بد اکادمی	جوانوں کو جو کیا یہ سہم	سیان ل بچکر کن کو کمران
بلا ساموت کو دیکھا جو کرتے	نظر کے پلان چلتے ہی چکرے	نیما چٹوین با جان خستہ	سہانہ گزشتہ دست بستہ
ترقی پر سچو آخر جان تھی	بلندی پر صد االامان تھی	کیسی اور طبیعت تر از غائی	کیون کنی نہیں توجہ پائی
نیو جلی بداعت نے فصاحت	اگر کچھ طوالت ہی طوالت	سخن کو تو غریب غم فراموش	ہوا خاتون غیر مری بہدوش
شکست خیال افغان گشتیں	سپاہ ہنر شد در جائے ن	دکھا کی پشت نوری تنوے	نتیجاعت کچھ نہ کی رہ نہوے
وہ تھے جو سلامت کے کنارے	کہیں کو جھک گئے آفت کے بارے	شکستہ دل گریزن بے شست	نظر کی آفت سے شست ہی شست
بہر پر برگ سمان ہو گئے وہ	خزان آئی پریشان ہو گئے	اگر ماند رنگ رو بہ بد فام	نظر سے ہو گئے پوشیدہ فاکام
شفیر فرستے بولایہ اقبال	نظر پائی سے ہوئے سودو نال	دیکھا شمع میں چو پاسے شدا ہ	دکھا کی آج بے پاسے شدا ہ
سوزندان چلا مجنوں از ریش	اگر پیران لیلی خویش	عجب ان کو دی کا گھر گھسا	دل عشاق سے بھی تنگ تھا
در روشن طن تنگ بخیلان	پیش خاطر چل رزدیلان	سیاہی و ام شلم غریبان	بتیانہ نجات بد نصیبان
چار دیوار آتش خان خود خیریت	دہان پیران دزدان فرخیت	کہوں اس کچھ کہ کیا خاثرین	شب چشم کا عداوت و تیرین
نور دہان تنگ گدیرہ تر تھا	عفو نہ پھیل کو شمع آسا	چراغ میں باغ زلش قال	کر دگر زردہ ہست فکال
حدیث کو کیا خاموش رہے	اگر کیسے دہان درگ کیسے	حرد کان اسیر خیر از در	تعضن و لوق بازار شکر
اسی غم خانہ میں و سہی تھیں	رہے شاہد شاہد پانہ خیر	شتم سہ آہ چو سہر یاد و سہ یاد	سیان دل و پین بجا افتاد
وہ دگر جو ہوئی شاہد پشید	دل سکاف میں زنجیریں پا	دو گل پانہ یک کیسے سنبیل	نحال عشق کا اچھا تسلسل
دو مجنوں یک کیسے میں گرفتار	دو درک سوچا میں میں حلال	بلو دو گل اک رشتہ میں پیوند	دو حشید یک کیسے شمس میں بند
دو حلقہ ہار غم حسن مضمون	لبوں میں نکیاتے متھون	دو خاک و تیری عشق کامل	بیکدل و زلزلش طلب دل
نہ کیوں بچکر رہا اس کے کمر	کہ لہو پیتے تھے وہ کما کے شمعین	مگر کی جود و اتقن صل تھے	ہوا آرزو مقصود دل تھے
گلستان بتے نایک زندان	بہارستان مقصد جان	جمال لعل صند پھر شید	چراغ افروز ظلمت خاتمہ قید
بہر فکر سے تھے کل سے	کنا فتنہ سے نغم خل سے	نہ جو خرچ کا شکوہ زبان پر	دلیغ نام زندان آسمان پر
گلان بد سراسر پگی پوش	نیاز لاف مشکین دہر پوش	طبیعت چول چو سندی تھی	مگر کتنے کو آخ بند ہی تھی
بجنت تیسرا زفات اس است	رجح جھوٹ ارباب ضب است	رہے یک چند اگر تحت شمس پر	یک کیا مخفی نہ ہو خاطر مکر
بہت سیر چمن گلگشت گلزار	بہت رہنا کسی اکی کا کار	طبیعت کو زمین آنا چو خوش	جو بھگتا ہو ہی اس کا گاہ

خصوصاً بونہاں متعارف
 ہر اسان کو کہتی تھی وہ ہر وقت
 بڑی خوشی کر کے شکل سخت
 تھپتھپ کو تباہ شوق، غریب
 دو پانچ سلسلہ میں پاک آرام
 کیا جس کی گھڑی پائنت رہائی
 نہ دیکھنے کے غم اخیار ہرگز
 تسلی نیکے بولاش ہدا آخر
 اسیرام جو روزگار ان
 تسلی دل ناستا ذکر تبا
 کلیہ طالع زنجیر داشتہ
 جدا لایا وہ زنجیر گراں بار
 وہ قصد جود کا کام میں تھا
 ہوا آزاد کیا بخون زندان
 شد آن رنگ جمال و لغو
 شکست ز کمال آتش اندر
 لیا جوین نام کیک دلش
 فیک است این پے سیک
 سقزہ بجالم تنگ جویان
 خدا از خون عاشقانے
 معالمتد بال جان عالم
 نہ ہوں شکل درو سینہ کن
 گریہ تباہی دل نے سہل پا
 بر در و اگر بل فل سنے
 جوچہ مسکو ملا وہ مسکو چو

مصیبت خفا اندوہ باسے
 اگر ہم چھپ جائبین نیک قضا
 اگر سانی سے گویا و جہانت
 جو یہ جاکے کتنے فوق جزیرہ
 کہ کسے یکگزرتابیت قدم نام
 بر بھائین خوبط اششانی
 نیا و نیک گوئی آزار ہرگز
 غریزتا ہر شب بجان ہوسطر
 کیا کرتا یہ نہیں بین جہان
 حقیقی منتقم کو یاد کرتا
 بہ سختی فعل اس شکل کشا شد
 کہ غرض کسی تھی مطلق پا آزار
 غزال پاکستہ دم میں سخا
 کہ وہ غم سے چھوٹا ماہ کنعان
 اتق کردہ از غم نیم روزی
 جو اربع شکرات آب گوہر
 زبان درستان ہر خوردہ نیش
 چرخچاقی مستدیک ماہی
 شہزادانہ جان مند خویان
 بلا ز آزار جہا سنے
 حکوید سگال جان سالم
 کہ نام اسکا زیا نیش ز ناز
 غیا نیشین ہر سے دھویا
 حورشاہا حویان خزانے
 ابوچ آب نسوئی حرجوش

عاذا اللہ عنہا البتہ کہ شد
 کوئی دن ہو گویا چرخ جفا
 بسوگند غریبان بد قبال
 حدیث شوق لبس شش و کتی
 چو پانچوش بارے عدد و بیان
 دینے چکے اپنے ملک سے دور
 ہو قبال عرض استینافی
 خلیس جبرائی پانیکا جب
 رہے تجا سنوین فوجی غیب
 ورین بود بلا سپر کار و دام
 زبانه خضر زنجیر شفا
 سخا اشراق دل سے سج لبلا با
 بر آیتگی زند است با هر
 گیر بانش بهار تنه گل
 شکست نگد روا از حسد
 کنا و دوش صبح و آغوش
 زده که کیک کنی گرم تحریر
 ز فضا و اجل و خوش شتر
 ز برق خیزان ریزه و خور
 تنوے جنک کی صورت می
 پرا فگار آغوش آتش افشان
 کمان تن کا رنگ و فضا
 پیشست شد بی کس و بجای
 نعل من جامه نعلین کیا آه
 که بهیا خیزد ز غنیمت کولی

کیونکہ زندہ آہو کا رہا شدہ
 کیونکہ اس نے شوق فراغت و دلش
 کیونکہ اس نے تخی استفسار دل
 اساس عشق لب مضبوط کی
 زبان پر گہری سو گندایان
 نہونگے آزارانِ مرگ مہجور
 ذرا ہکا خطرِ خوف قاضی
 بلا سا ہو گا نازل آہ بلب
 جانتا سیئہ شمعِ دل فروز
 کہید اشد زہِ جوئیہ کام
 قسقل گیر اتقدیر شاہد
 کیا ریحانِ جدِ سنبل سے بیتاب
 شبنم یک سے چون ماہِ الور
 نیلزارِ دامانِ سنبل
 گلِ لیرین بہارِ یاسمن زار
 شفقِ آرزوِ مستور یکِ خوش
 قلمِ میرِ اعجاز سے نعلیہ
 زخاںِ شامِ شامتِ خاطر
 زہرِ دوزخِ احنگِ پارہ بود
 بختِ نسیبِ پیرِ مستانہِ دہش
 ایسا مان چاہتا آتشِ پادمان
 کہ تو کا ندِ افشانِ نبات
 بچش چشمِ شوقِ جانِ معصوم
 نباتِ عشقِ نیا مچِ رومان
 چراغِ آتشِ پیمانِ مینِ تخی کو

بسم الله الرحمن الرحيم

یہ شمع آفت غیر جان کی پیر پوچھنے افروز خورشید جمال غیرت ماہ منور کنا مقصد ہی ارباب ہی یہی ہر باعث قید گر انبار یہی ہر پیر ہر سودا کی دارو جہان مقصد عالم ہی کہا یار و رکھادہ از پیمان غریبان تنگ دل گرم عنان بیدار آن فقر زار و خاکو نواہی غزل آن خوش بیاہی کہ شادان و لوف طرز ار گلو میں خیال لیسہ یار عجائب این براہ مہ پویان نہ نگین کسیکا عید ایام نظارہ شہد منکور خائے نقشہ فرصت کسی نعمت سکو چھبیا سنیدین سنو غنق کا خار یہی تھا تیری بلبل کا بھی حال محسوس خاد و موجود سالوس سکھائی حیلہ پردازی فلک کو نظر میں چالی میں کنے میں کسیر کس نزال ہلال حریف نیزنگ جسے کیے کھتے دم میں بولاوس تلاش سار میں ستان	شرف ہر کس لکھی خاندان کی نظارتی ہر نور چشم امید چو پیر صد آفتاب نور دہر امید دل مرا و جان ہی ہی یہی ظالم ہی ہو خاطر آزار یہی ہر ذوق خفقان کھ تو نشاط قیدیان غم ہی ہی کیا تھا جو غم سے عہد ہی نثار سوز جان آپہ روان شد یہی تر کس مبارک برج سے ہی گل خسارین دل و گلستان نکاح است ہر مرگ غزالان یہی ہر جسکا ہون بین و میل یہی ہر وہ کیا جسے فیجہ صید یہی ہر جسے لیر ہوش لوٹا یہی ہر شاہ غویان زمانہ چو دخت شمع نے لی راہ خانہ بیا ساقی کہ دراز من غم شد رستم زارے لہر سودہ شاہ بخانہ دش او بر آوردن او و شاہ را سہا گلشن جان دل نگار اسی یچین جھون گرفتار ندان در دل ملے کام چوین دل غمیں کسیکا جاع آرام بیا طر عشق رو فلانے نہ ملتا تھا وہ از غم سے اسکو کل غنا نیلک بلبل زار جسے کہ ملتا تھا تو باری اطفال ہائے خاندان شگافانوس دکھائی عرصہ فانی ملک کو سہا پر سحر جادو تھی فسو نگر شہر ساز سوز خانہ تنگ پرستیا لہے پیر یو کو لوس نصیب طالع شہوت پستان	یہی ہر کس ہمالیوں درج سے ہی کہیو جو حال از شبستان قد خوش آفت تابک نہلا یہی ہر سوج بحر حسن دراصل یہی ہر جسے دکھ لایا در قید یہی ہر جسکا دست علم چھوٹا یہی ہر دل و احسا کا نشانہ ہو ماہ صبح کو لیسے روانہ شکست کشور دل قح غم شد پری آتش شہرہ قد ام دل زار چنین سکھوہ رنگین دکھان دل خستہ جگر کا مغل آرا نہ بھولا خواب میں چھوٹا بیا طر لالہ پردہ تھا وہ بہشتی شمع پر سوز و گدازی نذر تاخیر چوین میں ہر روز مساحتہ دل غنق مانہ چوین کہ کیجے اب فراغت کو لے ایام چو آن ناز و دوش نیلک سے کہ سو شوہر کے ہم بستہ خاک کیا آثر فسون سار ہی ہی تن جادو بلا سہ جان جادو رگ شہوت دروش و طبعین نستہ ساقی رخ انداز شہوت سہا شمع و پروانہ تھی لاکو
--	--	--

<p>ہوئی پیدا امیر وہ کے در سے سلام لے کر سب عام بھیجا چہ خوش آفتاب اور ماہ ہے ہم پر نذر مہوشتری سے نہیں ہر کام میں لازم ہر کار پس کی گریہ ظاہر گفتگو بھی دجنا کیا ورنہ پیر میں ہر حیر مطلق نہائی ای مقدم مبارکباد کو جو عید لہر بریں کامیاب نقد پیغام بجالایا ادب سے تم نگریم در خواہ تھی ہر شک لیلے گناہ شک کو کھل کو دیکھا خدائے شک و عشق مضمون وہ نہی یونانی یاد آئی کہ سو مار لیا کیا نو نے یہ نام ہوئی بین نیم جان کبار بچہ کہ لہائی بابت چیت ہی ہوئی کہ آیا ہم کد و لہر کا ہی خلاص نہ پیدا لیکن اسیرت اگر تو ہر سچ آزار ہو وہ تیرے عارضوں کے شعلہ پر پریشان باد سہا ہر بان ہو اگر نکلتی تو تیرا بے شک ضرورت تھارتے کی کیا</p>	<p>خبر دل اسکی کیفیت سے گھر سے زراں پس تحفہ پیغام بھیجا جس شش سوزش و لہا کو ہے نشہ ہو بہرہ و قوم پرستی مبارک ہو نیک شخص ہزار وار مگر دفتر کی دینیں جو تھی کسی داماد کی تدبیر میں ہو یہ ایک ہی ہو لینے کو دفتر بہار گوش آواز طرب ہا وہ منون تھا کہ گویا نندہ جھکا بسن جیم کی تعظیم کو میم کہ گریہ بخت میں مخزون شبیلہ بہار صد چمن یک گل کو بھیجا در آمد نامہ یاد محبوں بہت خاطرین تیری بکائی کیا خیر جان نام کام کا کا زانجا مہی کچھ خبر کہ کہوت غم سے گریہ لگی پوری تر سے شید الفت کیش کا اسیر چشم لیکن فقریت تری اس چشم کا سیار ہو وہ ترانہ سے جگر خرم شتر نظارہ سنوار کا دھواں ہو پیغام عشق ہر مشتاق لفتن دل گلین میں جو سوچوں</p>	<p>کیا معلوم خوشی و قرب کا نام کہ کھتا ہو کو یک خبر طرلان خوش یکھتا ہو حقیقی خوش وادی فقط اس کام کو بھیجا ہو جھکو شگون نہ کہ کہ ہم ہندو است نہ خوش تھا کہ گویا یاد ہو گا تلاش گل و بلبل زار ہر کار کا میا بی کی چچی و بہار کا وانی فصل ہاتھ با صغاسے رفعتی ہوش بعد امید چپاس صمان جو خلوت از خلل خالی بکان بعد از از ناز و حیرانی چو شہد نامش بہار پر ہوش گاہ ماہ یک کندھا و صیان نہ جانوں کو کس فرما کا نام کلم سے بر کیا کیا اتارا حیات غم نہ اک در ک شیند دل یو اندہ سودا تو نہ شد گناہ زینیں پوسٹ جمار چھپا ہر سیر گل خستہ تجلی گاہ برق عشق جان ہو محبوبیتانی سے آخر پریر و لولی کو نہ تیر چوم میان نور کجا و دین باہر</p>
---	--	--

دکھا لی بچہ ہی آسمان سے نور تیرا چرخہ کی اسجا کھا خوش چک پیا ریختہ جی ہوئی شیش سے بولی ڈاؤنا چہرہ ایک ہر دوش کا گھس نور لاکھا کار اس سے نما یہاں تو جہل محکم ہو جہم نہ کوئی عشق خاصا مٹا ہو بچھا ایک سودا ایک بیکس کیا دہن پکڑ کر گھر سے بیرون کہیں فریاد کی لی جان بیرون ہوا آتش کا سکا جفا کیش دکا ہون کیجی ہی گھٹین سب درا ای ہوشیار اس پوچھو ارستو بوا بھی کیا ہو تھکھو درفشان جہاں کو نہ دیکھا پری خیر جہاں نہ نہیں ہی کہوں میں کیا خراب جوال کا جو دل پر چھا گیا غم ہر آسا خاکہ کو چھین ہر کہ سے چھا یہاں دھو جی تھی ہر کہ کا ہوئی جہاں بیکس کو دفا جو نئی شہرندگی فسوس فسوس لگا فسوس ناموس میں دغ ازل سے میں اپنے ناموس ہوں	سہا زندگی لولی خزان سے لگا آتش کو کی قسمت سہا یہی ہنس جو آجوبہ جی یہی ہر وقت ہاں کا ہو جہا برابر میں نمہ ہوا لادور کہ ہر وہ شیریں پار غوار کہوں میں ہوش ان قسم ہم کہیں کر گئی دم تیکہ محزون بجا ہر چہا کرینا کھیس خوبیوں کو دکھایا کوہ ہا مونا کہیں نہ جہا شمع آئین سجھوں اپنی اپنی راہ لی شین نظر میں کیا یادوں کا مطلب نکلیہ جلی ہی کس طرف کو بخانوں کے ہر کیا ہو تھکھو نہ دیکھا کوئی خیر کو نہ دیکھا لگا زینت خانہ نہیں ہی کیا کوہ ہر کمال اسکا سحاب شہ سے رونا تھا دیا ہر گناہ کو کیا تہہ کیا سب قاریتے عکس جان بکالو گل تر کی نہیں ہالی کہیں ہو ہوئی تازہ نگ فسوس فسوس دیر خاندان حوت کال باغ فغیلت میں گل در ہوں	کسی افسوس ہوں ہی زندگانی تجھے ہوں کوئی فتنہ اٹھا دین رہو مصلحت بیان ہونگی یہاں سے نیم رنگ ایک ہی جا جو پوچھتے تھے نام مسکن حال کھلی کام میں ہوں لوگ معرٹ شہر خانہ سوزنگ خاموس ای جی جس پسین ہو کر چھٹے آپ ہر کا ایک نیال کر دکھا یا دل عشاق کو بیک کیا کیا نہ خوش طرہوا عالم سے کوئی پری حیرت ہر دم میں کھو گئی وہ ضمہ کے سین کیا سودا سہا دعیاں ای ہولی تیرا گھر ہی جو خانہ ہو کچھ کام سے لوگ پرغ خانہ دل گل ہوا ہی کچھ باو گیر سے احوال بیان پدر کتا تھا میتا لی در خوش بتا او غنیمت کا گل کمان ہی برادر نے پلا خوش نری خوش پیشیاں کو بکو پھرتی ہوا سے فغان کرتی تھی ہاں ہاں دختر کہیں گے مجھ سے کیا انسا ہمسر اری او خیر تیرا کہہ رہی گرا می قوم میں یہ خاندان ہی	جباب غم ہو خوش ہوا فی یقین ہستی لادین نہ لادین تیری وقت کباب غم ہونگی سیتہ شہم خواب سے سر ہا بتا کچھ کہوں وقت خزان حری خاطر کیا آرام موقوف کل گھر سے گئی دیر وہ فسوس گھٹا ڈھل پیل اور جہا آپ ہر کا گل کو بیک کر دکھا یا یہ پھر تیرا صحرایہ صحرایہ نہ چھو پختہ عالم سے کوئی نظر کو تیرا چھلا وہ ہو گئی وہ پری کا ہو گیا کیا اسپہا فران کو کچھ ہی تیرے ہی گھر ہی ہو جہا شہر دار کام لوگ نیا ایک شہم گل گل ہوا ہی کجا شہر خوش حال راحت جا نشان دہانین کا آکھوش گل نامیدہ بیکس کمان ہی اٹھائی تیغ ہر گل ہوش سما کی میں تھی سودا ہکا پیرا لادین تیغ ای مانہ رور دکھا و گھٹین کیا تیرا زندگی حری موت کی تھکھو کچھ خبر کر مرا میں ہم ہر کمان ہی
--	--	--	--

<p>نکر با دنگ نام سخت آج خدا بوال شکر و توفیق بی هر دکھائی تھی بدایائی کی شامت اسی کا نام نامی زلزل رکھا کسی کو گل کسی کو دیتی ہر خار شہر لہجہ وہ کہ بیا روفادار</p>	<p>پہ تیرے ہاتھ چٹھا ہر لای تہین یوں بیوفائی کی سی ہر حافوت تھی تجاوت تھی ہر اسی کو کتے ہیں ہاں مکر و نیا بڑی عیا کتنی ہی یہ مردار</p>	<p>ہرے غم غم کیا کرنا حراوی گل اس گفتگو سے سو گیا تھا نکیر خج و نام اتنا و خرو و فریب مکر و جہاں سین ہیں مستور پراسائی نام سرست صعبا</p>	<p>کوئی دل تپتی کی کوئی گناہ بجز سودا و بان موجود کیا تھا نظر کر سکا عالم گناہ گناہ ہوئی ہی بیوفائی اسکی مشہور وفا ہا من نمودہ زال دنیا</p>
<p>چو قومی دید چون چاک گریبان پے اخفاے رز زبستہ رنج خیر پیرا ہمین گر کسی سے بر و خروہ اول شاد و پہونچی وایسے وہ پری پیکر کی</p>	<p>چو جہاں ہم شہد محنت سنج بلا شک یہ کہیگی ہر کسی سے زن عید مبارک بیا و پہونچی پھر اسکا بعد شاد کو خبر کی</p>	<p>مباد لال ہو اس سے خبر زلزلہ گفتگو نہ تھیدہ و بلطف خندہ رن لال و خاد کلائی گل ڈا گلا سے بین</p>	<p>کنم نہ مثل نور چشم اختیار سحر جان از لیش خندان کرے پیر از پشت از بام عیار عجز با فرد خود رخت بر لبست کہ اگر ندان رقم نمود زینار</p>
<p>ابھی و ایک خلہ تجا نہ بین ہر جہاں تو کو کھچا چاہتا ہر جوہر طرقت سے بیگنی تھی رنج گل قام عید شادمانی بتاک عمدہ حیلہ ہزاران وہ</p>	<p>سہا باغ جان ویرانہ میں ہر بتا او خور و کون جا ہر شگفتن کے لیے اسد مکی نشا دل برب کا حرائی</p>	<p>پے بت کوئی بتخانہ بناوے جو شاد نہ تھیں گین خروہ پایا چمن کیا دل چرخ چار پچولا کیا وعدہ وفا تھا جسکا اقرار</p>	<p>سکونت جا چاہا نہ بناوے یکایک غم کی طرح اٹھکھلا ہر نظر میں طرف گلزار پچولا وایسے بہت سال و دنیا خروہ پیشوائی تا بدر کی</p>
<p>چہرہ شکو ٹھٹھایا ادب سے کہ اور ذرا بلند حسان سیدہ دلون کا کعب امید ہووہ رنج منظور چشم عشق بازی تو نگر صاحب مال قناعت</p>	<p>پرورش آیا شادمان وہ برکئی آرزوہ رخصت و لب سے فقیہہ درگزیر دان رسیدہ ہمارے ملک میں خوشی ہووہ</p>	<p>جوانستہ آندو لب لطف کی زراہ فتنہ کمر سگرا کر گر آزادی کے تکیہ پر گدا ہر فقیہ غرت فقر عبادت</p>	<p>گر کم گتیرے ہوا ناز پرور دلیہ ہفت کا پاؤ شاد ہر طریقت آشنا شمع ارواوت زکس شمشاد ندیدہ دست امید</p>
<p>کمال سچو روشن زخو شید شاخوان اسکا جانا کس سچون دو فرسنگ بجائے وہ مکان نہ نہ شوقے جاوگا جالا</p>	<p>غنی مستغنی از رنج و حکومت جمال و نیاز نگاہ امید نیارت کے لیے خصلت طلب وہ پیر اہل اللہ حیا ہر</p>	<p>وجود اسکا ہوا شیش ندیدہ پسکا اتفاقا قیام گذر ہر اجازت پیچید دیدار و یکھون پہا شوق ہی اس بھی کوتاہ</p>	<p>تن صحت طاعت شیدہ ہجاری نیک بختی کا اثر ہر سہا گلشن فرخار دیکھون پہا شوق ہی اس بھی کوتاہ</p>

اس کا لکھنا
وہ شیدہ
نہیں است
نہیں است

کہ لہڑاں جیجیت سے دیر تری اکا کچھ ترسہ ہو گی کھانا خوش مشوق جو جان کیا نصبت در جان ناکام برکد با تناسے پیوس خوش بشوق دید کہ حق بتیاب کئی صفت پہنچا آنکو ناکام براز آمدہ مجنون شیدا تمنا چشم دید از نگارے ہمارا لالہ زارش جان گرفتہ وہاں چاکر تھی خوش خلق بیاد آور وہاں ست بندہ کشتایش تھو بستیہ دیدہ زہر چاکر گل شکستہ ستور وہاں در کا کار و فنام گرفتہ دست با صد بیکار نشست گشتہ نشین بیا یہ عشق و وفا پشت جاگیر نہند گرم آب بحر سیلاب سندھ تو تہا مشوق سبند چھپائی شستہ تر خور شید کین جاگیر ہی نظر سے نہاں نہ نہا جان مطلقہ جان نہ نہاوت آن دو ماہ پیکر تھو بھی کیا ہو کی سلی تہا تو	حصار وحدت میں پیمان گیر بکام مشوق شاہد بہر حوگی براہ عشق صادق گرم پوپا ہوا کہ جس نصبت و لیس کام برکد با دل تیش در آغوش ہاں یہ صال خوش سیلاب چلا آرام چو کبسل آرام شعور خوش جنون جویا لیلی ہوا طلعت گلشن بہار پہل پہل طغذرن چو کہ رفتہ ہر روز نہ ناموس چادر بشوق سیرج پاؤں کندے زنگار جوانی گل چیدہ زخو شدہ گندش لبں دور جوہر نکو و نکو حوس نکونام اشدرت کرد بہر ہم سواری مخو شید برابر سیلاب گزین عاشق و شوق فقاگیر از آفتاب جیسے چشم سے نواہا بیابان گریہ ہم باہر تہا ہوس پر گریہ پاکی جو اسید مراو خاطر جان عزیزان فعل میں صبر کی آرمہ جان نہم ہا جانئی رفت بر سر نکڑا تہا تو رم مانند آہو	مجھے اس عشق شوق بقدر ہر عزیز چید از از سے بصیر خوش گفتا گوشتا م روان شیدا بشور جان تو اس بہر مشوق طواف کستائے رہد شوری و آگہی سے بر آفتادہ سودا کجست جہاں مشوق را عشق لیلیان بسودا جمال لالہ داسے وہاں پہونچا کہ جان زرتھی دل درستم پرورہ او گل ز خوش منتقا لیلی نہادی دیدہ روشنی کچ نہاں دل آرا کے جہاں یوسف چاکے چو شاہد گلخ دلدار دیگا بکام عشق تیش سوار زار کان مسلم وزن جانے دو گل جنگ صبار گرم ہمیں رہیدن شوقی آہو در آغوش راہ رفت میں بدیابی در آغوش نہاں ہر کی آئین وفا تھی نہاں چھو وہ دوستی گزرتے نہ نہا آن دو ہد جانیت نہ نہا آن رنگین گلخانیت وہاں آں سارو سہا گلگون	کہ لہڑاں کی ہند گریہ ز کار زل دنیا غافل آئے زک و مصلحت شخص دوم نہا عاشق تیش سوارے بتا مید دل جان جہاںے کے ہر وہ غلطہ ہر ہی سے چو مجنون دشت سپا محبت بیابان ہوس دیدار جہاں ز سیرج رضوان یا فراسے وہاں پہونچا کہ محشر در تھی پدر را صبر غارت کردہ او نہاں شمر شتاق چنگل دیشم بلغمہ از اسند پیشک موف خندہ ہاںے شگفتہ چشمین گلزار دیکھا سپہ از خود عثمان اختیار مقتضایت میں از و وفا فی سندھ شوقی پادشہم عثمان خیر نکڑا تہا چشم جواب خروش بہم و عہد پیمان وفا خوش نہا عاشق رہو تہم جفا تھی رہ مغروران شمش و قمر تھے شکا تہا طالع نہاں فیت بطرغ جہاں باخزان فیت کہ صوف چو کہ مہی بہ چو
---	--	--	---

خیر سیدن رو پوشی شاہ فرار پورش غریب میسر

نکبیا و صبا بلبلت جا کر	ملک تیر پلایا دست پا کر
نکبیا کوئی عاشق سے خدارا	گیارہ فاسے وہ دل آزار
کہ سینہ بین چھید گھار دیگر	بشارت خا خود رفتن چھوٹے
غور و بلا افکندہ یار	چو بسمل بیقرارنا شکیبے
جناب چرخ سے خستہ جگر تھا	اتنی خیر باد ابر زبان تھا
گلاس ظلم کا گرد و نشہ کرتا	کبھی جو ضمیر کا شکوہ خوان تھا
کبھی کتابت سے پیرو پوش	نہیں کچھ کچھ کپاس شوق زار
کبھی کتابت سے ہی کیا الٹ پیچ	کہ دھڑکے دفرخ نقیب ہر
کبھی کتابت سے ہی سبب کیا	جہان مالی کرنگی سے ہم کیا عزیز
کبھی کتابت سے ہی کیا ماحرہ	ملوان پہ بڑھد کو کیا تنہا
کبھی چرخ غم سے گل لعل ہوا ہو	قر و زو بیا پر آئی شامت
جہان اپنی ہمدردی جانی	جگر کے سوز کے بار بار سے چھپا
غشی میں کچھ سکین لال دغا	وہ جوان ہر روز ان سے نکلتا
جلایا آہ کی آتش نے فروغ پوش	ندی نالہ کو یکدم غم نہ لیکیں
سرسبز شوق کی چشم خنوار	ہوا ہر تنہا میں شمع جوش
اگر کتابت سے خوار ہو سیتیں	اٹھاپڑتے ہوا فریاد فریاد
چو بیٹھا چون صاحب خود روش	خوشیدنگ یہ نکالنا تیغ
کہ نہماں چشم سے کیوں تیرے	ردی ہر خوار ہر بد پر تیرے
پہرا نہ کہہ سکتی کیوں دیکھی	کہ تیرے چارہ کوس نہ دے در کور
جدا عاشق سے اپنے ہونے لدا	تیرے آگے طبات ہو چکی لبر
عنا بے غصہ جائے دیکھی آپ	تری سو گندہ دل ہی جل ہا کر
ایں تجھ میں تو وہ صدق صفا	ذرا کلو نظرمیں میری آلا
ضمیمہ تھا کہ کتنی ہوئی زیر	فسون ہر سحر باکیا بلا ہر
پنہا رکھا سر شہ کھڑکوس	طہان بن نخل آگوش ہون سنا
وہا میں تو کین کی سب دوا	مجھے بھی ہل تری جان دیا
ملکہا و سے آزار دیکر	کہ خود ہشتا ہر چرخ بولے
گرفتار غنوت ہاے بسیار	ہر طائر ہر طیر ہر سیر ہے
ہنوز اس بیوفا کا منتظر تھا	تو قفس سے الگ کش پگیا تھا
شکایت بخت ناسیم و نشہ کرتا	کبھی نالان کبھی شوقیان تھا
بہت ہی سیر فاعلہ و امیر شاہ	کبھی کتابت سے ہی پر واز لدا
نہ لونا کتابت کچھ سیر اندھ	کبھی کتابت سے ہی کیا غصہ ہر
پیشاں کو گیا یا قوت لکھا	کبھی کتابت سے ہی کیا درد و مہم اور
تامل کیوں تو قفس کیا ہونے	کبھی کتابت سے ہی شوق سر لدا
سبا و افروز یارت مکیا ہو	ہوئے تو شہر آخر قیامت
زحافت بخود ہی تے آبا ہی	یہ مرد دل فغان سے پوچھا
چکر کمری آب رخ پر دیدہ زار	جگر تھا سوز سے رستہ کج جلتا
منزل قدم نش سیرا یہ ہوش	نہدی کا شوق خوار غم لکھیں
نہد تھا بچکان کا سہ پتار	فقیہ لگ سے تھا اوٹے غم
الم کہہ کر ان افکار ہونین	اگر کتابت سے ہی ادب ادا
جو اٹھا درد و نشہ و شوق و ش	خوشی کے لیے تھی بخود ہی جا
کہ ہر جگہ ہر جگہ تو کہہ دے	لگا حالت میری تیرے ہر
خطا کیا بندہ میکینج دیکھی	اجل سچ جان پر تیری ہر زور
نکب پو قوت چشہ نمودار	وہ حضرت کی زیارت ہو چکی اگر
نچاہ طلع سے خوش کیجیے آپ	چراغ سوز دلین جل رہا ہر
دیر امید تھیں بیوفا تھی	سہی قد آب چشم تر سے پالا
ہوا کیا دیدہ بانہ سے نہیں سیر	اتنی خیر کیسا پار سا ہر
اتنی ایسے لاپرواہ پڑے اوس	ضمیمہ کہ کچھ تو کیسا ہون پنا
ذرا آہوش میں آواز عات ہوا	جو تو ایسا جانان جان لیا

شبنم گشت بر آواز بر در	نظر زبانی تو گمان مگر در	گوییان قیاس صبر خجاک	بسی که کس خون روم خجاک
نیل من لیکه کتا آضم آ	کسی کو بخودی بین کله کوه	اچچال اچچال جگر گداشاد آ	کسی که پانوکا پوتا جگر کله کوه
خودی سے بہتر تقبال جاتا	کسی کی چال بین وہ طریقا	ترپ اچچال آگیا آیدلر ار	کسی کو پرتیاب اک بار
فروغ آفتاب دوسے دلدار	تلاش چشم نہ پایا نہ ز سار	نصیب چشم شوق پوسناک	ہو لیکن نہ دیدار سنج پاک
کبا آبش بستر حبی یار	طباچن نہا ہی بے آب ہار	خفاں کر کے رومابیل زار	نہ پاتا بے گل چیدل افکار
کہ پونچہ وہ دوزخ نگار نام	وہی غمیں تھا جو بدایام	کبھی وہ بھیتا کردل خویش	کبھی اچچال تھا دوزخ طریش
برنگل بر در یا ہساتے	بشکل باد صحرادر آستے	نظر سے ہو گیا ہر کوئی آسیب	عیان چشم کسی کاٹ کی حسیب
پریدہ رخ دست آموز از دست	خجل سے سر بلندال حوصبت	بخت مار سے خوش فاشی	خفاں کرتے پوچھا شک فاشی
خفاں کشال لالان میداد میداد	زبان پر ہوا لب چہ یاد	سپاس شمع آسا گلے جلتے	دہرین شعلہ آتش نکلتے
جگر جو گل گیا اب نوبت تن	بہم سوز روی سے خفاں	بہمنی تھے کباب آتش تند	بصورت تھے طالع کار کند
برنج بلب لبش پریدہ	منال غنیمت پرین دریدہ	شار بقاری آہ وزاری	نیاز شور و شہین بقاری
نہ پائی کو کمین گل کی وفا سے	کہ ہم ستر سب باد صبا سے	بسان شمع لیون جل جلکے سوا	پریدہ آگ بیداد گو سے
ہوا تنہا کمین کو خود روانہ	ہمین کمالا کمالک سہانہ	نہ کیا جا کوه ہمہر خود کام	ہماری چہرہ سے آخر گیا کام
حیات پنجودی حوٹ شبنم	حیث بخت غم عیب طبعین	قرار صبر و آتش کے دعا کو	شستی جو یہ حدیث نام اوی
نکاتیر جزا حتما سے سامع	حدیث درد ہاڑ سید جامع	حدیث غارت آبادی گوش	حدیث کو کھربادی ہوش
حدیث سوزش ل در جانی	حدیث لبش لٹا زبانی	نویستامت و جبر قیامت	حدیث ناکہ غم شور آفت
حدیث دل شکستن نام او بود	حدیث دستان وقت آمود	بشارت نامی و شل ہر غم	حدیث دوری آرام عالم
خوش درد مضمون تب جال	حدیث شکوہ اقبال برفال	اشناپ گریہ یا حکم خفا نے	حدیث خصت ہوش جہان
حدیث بستم و سپارہ غم	حدیث شبنم آدارہ غم	چندیدہ سیدہ خوشیدہ	حدیث گزشت چشم غمیدہ
طیش کو شری غم نے پائی	وہی بستر نے کی دھن سہائی	زبان کیا آتش افشان سوز جہا	شستی آفت سیدون کی ہاشے
ہوی کتنی بختانوں غم کو شاد	جنوں کو مبارک باد آوی	وہی بچہ شور ہاڑ و جہا یا	شور و آسست کو پھرا دیا
جگر کی بس ہوئی تیرا کدم	حدیث منفی حداد غم سے	چلی بس و میان ابل ستر	جگر کا ٹھکی دوبا آتش درد
دکھا کی پنجوی نے دزد مندی	جگر نہ کہ کو دی سر بلندی	کے حالانہ ہیجان تب تھی	زبان پر ہوا ہوش بگیا
مجھے ناکامیابی سے خبر ہو	نہیں ملتی خبر ناکو اگر ہو	ہو کہ ہر سودہ انچن باد صحر	خجوان احکمر دتہ پا
اٹھتے تھے باز ہوا دوس لوگ	کے امید سے ایوس لوگ	جولنے ہوش ہی سے خجیون	وہ غافل کہ پیر پیر کیون

سے خوب
شبنم گشت
سے
معاذہ بکر خان
اروم سے
ہوا نے دین

روان یک پیک آتش را کمر
 رسیدن آتش از هر غریز
 برست آتش در دوش آتش
 برست پا بر تن آتش پاست
 گمان چنگا جا کے مقرر
 تصور کو جا کر کا گیا دھیان
 پنا یا ز ریت گرفت خاک چھانی
 کہ پیمان ہو کہ دھار پیا پیکر
 تر چھپنا تر جا غصہ ہو
 مجھ کیوں سب نے دکھایا
 پیرا ہوں تہ کی گئی دینا
 اٹھا دکھایا پیر کب تک
 دین میں تن گناہ آ رہا ہوں
 وی نہیں ہی خاطر کی خواہش
 تر تھان مجھ کو پیا وہی ہو
 نہیں عیا پیر زوفا ہو
 زکوہ ہا ہا میں تو گم ہرگز
 کہ بھری ہر رسم دریاں
 ہوں چھوڑی دھول گئی
 کنارہ کہ گیا جاہ و شہم سے
 کہا یوں ہوں آجایہ دیرین
 ہوا جہاں دیکھانہ خویش
 جگہ میں غم کی داغ بختی تھی
 لیے جاتا تھا ہر کالے جنون
 نظر آج حال نہا غریب

ز شہر جہاں ناکام گویہ
 بکھن چوٹ آگنی نیست سیکر
 بہت ہی جستجوئے نارسا کی
 بہت یقین کر دہا شناسی
 تجھ میں کی تندرک کی فکر
 ڈان تھی سر پہل چوٹی چوگا
 ہوئی مخدوری جان نشانی
 نہ دین گردوں افسوس تجھ پر
 ستم چو چر جا غصہ ہو
 جاکو شمع عاشق کیا جلا یا
 جگہ میں تر ہے ہر شمع اب
 سہو پیر جا پیر کب تک
 لہو کا گھونٹ پی غم کھار پیا
 دل دینہ کی کاوش تن کی کار
 کہ گسخت کی میری عانتی
 ستم و ظلم چو بدوفا ہو
 نگہ پیرہ لونا کام ہرگز
 یہی چو شہو نا آشنایان
 ہوئی منظور سلک شکر تری
 علاحدہ ہو گیا مال و دہم سے
 لگس ان سے جا کر دھیرین
 رہا بس پ بانو دل لیش
 کہ گویا حالت جان کندی تھی
 پیر عشق حقیقی نے لیا ہاتھ
 یہی از منقہ کپک اپر ہتھ

خیال پناہ میں ہو گل چمن
 وہاں بھی ہوا ہر اسے شام
 بہت تنہا بہت دین تری تر
 بہت ہی آرزوئیں ہوں کی
 تو ہم جہاں کو رہتا تھا
 سرخ اسکا کینہ ہر گناہ پنا
 طہان تھا چرین بیتا تھی ہو
 خط کیا تو نے کوی مجھ پر
 بھائی واہی چو شام تھی
 جلد میں تل پیر آتش شوق
 ذرا تو سوچ تو وہ آشنائی
 مرے چہ راغنی ہو حورین
 چنسا یا چنسا چھپ چھپ شکر
 اگر چہ خیر ہو نہ خواہاں
 اسے غلام نہ راخون خدا کر
 مرے بھو لیسے بھی میرے کراہ
 نصیب نیت جان تجھو تھی
 جو دولت چہ خرد کی لائیا
 ہو اتر کار الدنیا کانی
 کیا نصرت خرد کو کہ گاہ
 بہر گسٹا اسے کا پڑتہ مر
 بہم اندوہ اور دل میں تھی
 از دل چھو گیا تھا دل پر غم
 شب بیدار میں گرہ پیر ہا
 بر کیا پیرہ ظلمت سے خوشیہ

نہیں چو جان کی جان میں
 فقط ہر نام شام جہاں
 بہت شکر سوخت میں باغیتر
 بہت حوروں کی نفس کی
 تجھ میں روئے قمار صبا تھا
 تعجب پر پیر اجرت کا سایہ
 خیال خام سے کھنکھارو
 چلین مرے کھاب تو اسے
 کھانگی چہ یہ رسم بیوفانی
 ترادین کب کو ہو ہر دوق
 کہ لازم ہے ہر طریقی
 تری سو گندج کی کیا کرون
 لچھا یا لچھی پائی باتیں کر
 گدے ہو فانی حوسے خواہاں
 ذرا تو مرض مشغولی ادا کر
 دکھایا تاج حسن آذر آباد
 صنم کی یاد میں یہ لکھو تھی
 چلی حور کو جنوں کی سواری
 حور تھا وہ بلا ہم تانی
 کہ نہ ہوا یاد لبر کے ہمراہ
 دکھائی چشم حورم ساغر زہر
 نبی جو کچھ تھی جان پیر تھی
 دنیا کا دھنیاں جانہ چیکا
 ہوا اک جلوہ برقی سجلا
 ہو گل غنچہ امید جاوید

وہ تھاکے غرقِ نیکسان و ترقا جو اس کمالِ کجاہ کو لگایا وہ محبوبِ حقیقی منظر جان تماشا حسنِ جی کا جلوہ چو ش نہا جس چو ش کو رخ دکھایا نہ سپر سنا دل پر اچھی تماشا کر حسنِ لایزال جملے ایسے سلیسے لطیفے جملے پر تو غشِ برقی تجھ جملے غنہ بیتابی گل جملے پر وہ آنسو کٹ گدو جملے لامکان آیم گاہش زبانِ شکوہ خاموشی نے لی تھا ہر جو موفت کی لوحِ عشق چو غم باز احوالِ غریبے حقیقی کا مجازی نریاں کر بہ دیگر محبتِ آتش در آغوش یہ رنگین قصہ است در آغوش نہ شعر ستاین کوا سنور سہل نہ حیران سوزش پر وادہ یہ مضمون خوش در بیان کر سیاہی کا فحش گشت تہا ہو زردہ شوخ چشمالِ خالودہ زبانِ تیر کو کار و مہیا نہیں بظلم سے معنی دل فرو	وہ قمر کو ہر سحر محبت یک لک لک چشمِ دل میں آیا کہ ہوں سوا لکشا چہ چہ بیان دو کی سے وحدت کا الیہ ہوش کہ جو بیکے فرہین شکر و شوکا نہ سپر اس وہ امید وفا تھی جملے با کمالے با جملے جملے نام اوقادِ قدیر سے چسپے طورِ چشمِ موسا جملے شورشِ سودا بلبل فرغشِ حسنِ لیلی شومِ جنون جملے ذرہ ذرہ در گاہش شکایتِ ستانِ پونجی بجا زبانِ پتھانہ لکھ عشق کلامِ لوی دادم تیرے زارِ آگیا گرا در میان کر	وہ گوشتِ شکرِ جگر سوز منو بولگی چو دل کی حرم چہ زبانِ ذکرِ شہا ہا فرینے خود کی بات پاکراستالی نہ پروردگار نے خواہش آپ ہوا وہ پارِ شکرِ یقین کا چہ جسے آفتاب نور در بر جملے لبِ لبِ صد آفتابش جملے آفتابِ دو جہاں جملے صبرِ یوسفِ مہمان جملے پودہ بالادہ پستی جملے آتش اور در جگر ہا خوشیدہ شمعِ بیٹھی بلبل غریبِ خاطر اہلِ نظر ہر کہ بے جام می صورت کشید سیا اسی ساقی جا تم بخت	وہ کشتہ سحرِ چشمِ دلِ افروز نظرِ اکینِ محبوبِ عالم غریبِ خاطر و حدتِ نشین بچی شطرنجِ ہستی نے اٹھالی لگی اہلِ حشرِ بڑی ہا محاسب گدا در گاہ ربِ العالمین کا جملے پر تو اوقابِ تیر جملے حسنِ خوبانِ فریادش جملے خواہ کوں و مکانے جملے صد لہجہ عاشقِ آن جہاں تھی و مرگِ ہستی خوش و غم و دلش پیچہ ہا خوشی نے کھلایا شکوہ گل جدھر دیکھا وہی جلوہ گہر نیاری جو سحرِ معنی چشیدن کہ بر نزل رسید نظرِ لقیّت کہ بندِ بختی این بیکِ پیر چو ش شیدن کو نودلقِ جادو ان ہر کہ شوراند از جانِ تقیہ زان کہ سدا لعلِ شکرِ لقا یہ حرفِ نازنین انداز جان ز خونِ سہلِ ہا نامِ شجرِ ف روانی سیاہی شکرِ تر ہر وہاں تشنہ سے اگلی اگلہ عبادتِ سیدہ کی ماسوز تر ہر
وہ شکرِ لکینِ بشیرینِ ستان شعر کا بیت در دیناں نہ شیرینِ چو شِ شور جا یہ قطعہ و دم چشمِ غزالان سپند آتشِ جانِ لفظِ عرف ورقِ صد پادہ نخت جگر ہر نہیں پر سوز ہی شہرِ ناز یہ مضمون زینش خونِ جگر ہر	جہاں ختمیت پر گئے گوش شعر بہت اتنا آتش کہ زنجیرِ دل دیوانہ عشق یہ مطلب آہو کشت جنون کر سفیدی شرحِ متنِ بریت دواتِ ازیدہ آہو بخودہ رگن کی قلم پر قلم لگا یا کہاں سوزِ خستہ کی بوسہ جا سنور		

<p>ہزارستان کا قریب چکدہما زخم جاگداری در قما شد زمین لالہ در نقطہ سخت لوسہ کے چنے کہ کولون عشق کے اظہار باب نخون حرف زیوادیہ بن کا گر مجھ باندھی شادناشاو لیا دامن بکشدن بہ بہر طوالت گری گون فرازی کریک عیب کو غم سا فراموش یہ سخن پر نشا عارفیہ یاران علاج علت بیمار عشق معانی ہے بہا لولہ لالا انوی کیا ہی بندش منصف وہ کب کب کہیں سبب ہی یہ سکونت بخشی ہنہ پیش کو میان بسن بہر ہوا بی ہون سویلو گیا بل مارے ہی صدائی گون ٹون ٹون چار صد آفریغ پر اٹھتے رہے ہم ہو جی لگی تھی دلیمن پالا بیک پر گل پھیر جہان نین سیح اعجاز شیرین دستان بجدا تہ صطے گل جہاں حیات خضر سدا دین ہر متا</p>	<p>نہ مہر کی بندش کا قریب بیان داستان عشق باری زمین خیال داغدار گران یہ حرف شہدائے بین کہان لکھان کہان لکھان کون میں تر جہاں سکھن کا مگر لازم ہوئی تمیل ارشاد سایہ سے ترا دل پر پہنچا ہوئی تفصیل کی جہاں ساری جو میں لکھان کریم کوش یہ سخن بہا لکھن جان عجیب سخن و آواز عشق سخن چپ سخن خوبی کا دیا نیا انداز یہ طرز نو ہر کلام عمدہ و مرغوب ہی یہ کشاکش سے سہائی دے قلم کو وہ لونی دیکھ کب جلی تھوین نہون کی ہوا کا نوچن آئی ذرا چپکی تھی یا زخم بیمار چو رباب نہ فراتھتے رہے ہم جہان بین رزق و شوق نمود ہوا گلشن بہار داستان بین دل رنجور تہ تار پچھو اسے بچند لیل میں نظم آخر آمد سخن نے کیا دکھایا اپنا بچا</p>	<p>گلست شہدائے دل کی چلو اور خیال داستان غم و اموش غزنیہ شور غزنیہ سہل یہ لکھنور و لادیاں ہی غنیمت دہن میں کھاسبق شعلہ سخن یعنی غنیمت مثل شہر چو پناہ تھہری تہا چند لکھنور کا سمارا وہ شاد سے آواز بس تھی سخن کی داد دیکھ صاحب فون نقطہ بعبیہ حوالت جہاندا سہا کوشم سنہ رنور کیننگے اہل معنی ہندستان ہو ناظر سا کا قافیہ تنگ رعایت کی حمایت اک نرالی نعل شہا بد و مقصد لیا ہم ہماری شمع روشن رو رہی ہی پڑے بیاب زند آئی نہ آئی سوئی توپ بھی بس لیسہ بولی ہو رباب کوش آرام جان تھا تلاش شہرین با فکر دل سوز کیا روشن دلون نے کون منظر کہا دل نے بہارستان ناوان فلک کی خیم سے دریا مدان تھا وہ لویا سیحا ہو گیا یہ</p>	<p>ہر چہا ہنگامہ مساز حدیث ناہلین خان پیش کلام شہاد بیتا بی دل نالیسی کوئی یہ اردو بانی رہا کچھ مگر دن و شب سنا خصوصاً کون یعنی غنیمت معاد اللہ کہان ایسی لکھت حقیقت یوں ہی ہر روز کا ایسی دلیمن بہت باقی ہو سکتی حدیث خان ہو گئے جلک دشمن بشریون کب خطا سے غلو انکار یہ غزنیہ غم و حور گلنگہ خاطر کو کون گلستان نیا منعمون نے حبیب لکھنور کنہت کی رعایت اک نرالی تلاش فکر کو خدعت کیا ہم شہا گہماری خلدت ہر ہی سکتے سے اٹھ لی چار پائی ابھی لیتے ہوئے دم بھی بولی دو دم چو قرار دل کہان تھا ہنہ شہدائے گوش میں ہنہ رتب جیہ ہوا پچھو نور تلاش نام بین تھا سکے حیران مجھ سوز سخن جیہ جان تھا ہر کجا کجا میری جابہ</p>
---	--	--	--

ابن ابی ان بکومت چنگ جاو	خانیکی کی جانب کی فتح لاؤ	انسی جند گستاخ ہوں میں	کہو دنی میں کینا کسکین
کیا اس لڑاور اس پیوند	نہ نامیر دشمن خداوند	مجھے اندھا کیا کھو داسراہ	سید گورست بسنگ کچا
خوب بکرست آگین دیا دل	کیا نیدا الما و غم کا پادال	رزاہ سو و مکرنا سزاوار	کیا باروت سا جگو گرفتار
تجھ اس قید سے یاد و لمانا	پے یوسف ہو تو باز کا کانا	دکھا جگو رہ نیکو خدا یا	تضرع بندہ ناچیر لایا
نیم اک گرہ عیار بد کار	گنگارم گنگارم گنگار	مجھے توفیر و غرت سے بولانا	مجھے ایمان سے باری اچھا
وہ رحمت کر کہ میں موز قیامت	نہ پیش صاحبان پاؤں ندا	نہ رکھو دولت بخش سے نا کام	مغز کجیو دند داسراہ
بلای خوب ساتی سے پیالہ	پس اب درختی اک ساءو	بدور انت رسیدم ہر مرے	سلارے گیر از نادان عدا

قطعات تاریخ از اغزہ واجہائے چند

قطعه تاریخ از ہر اور کرم اخ المعظم منشی جانکی پیرسا و صاحب ناظر سرعوبات مالوہ

خوشن شای عزیز کربین ترجمہ است	از نسخہ کثرہ اش از روز درین	دریان جان جو خیر تاریخ شکفت	اگہا نگ زندہ در حسن خیر سخن
ایضا از شفیع فوق ستودہ خصال منشی چروچی لال صاحب سرشتہ دار حجاز حیدر پوری	کیا اچکا نساجی حضرت نادان	یاد آید کہ جو غنا ہے طاعت	بین چو کیا خوش پچھری آقا
ایضا از غزیر یاز چکنا تھیر سا و شاکر و موقوف	وہ کہ دین نسخہ در پاس فکر	گو بکند بود حرف حرف	شیر و افکرت تاریخ او
ایضا از غزیر محبت شعرا منشی جمال کوا تخلص مضطرب و نیو لاجک معاش پیرار لیکن در خانہ مالدار	کشتان میں سے غزیر لکھش کا	نیمین کربین سے گلدستہ درخشا	تجسیمی گل تکی جو تہذیب لیل
ایضا از پرورد اسعاد و ساس منشی بولانی دہس تخلص بانی	واللہ چہ بے نظیر گفتہ	ابن نسخہ خوب چشم بد دور	یاقی میجست سال صلیف

ایضا از غزیر محبت شعرا منشی جمال کوا تخلص مضطرب و نیو لاجک معاش پیرار لیکن در خانہ مالدار	کشتان میں سے غزیر لکھش کا	نیمین کربین سے گلدستہ درخشا	تجسیمی گل تکی جو تہذیب لیل
ایضا از پرورد اسعاد و ساس منشی بولانی دہس تخلص بانی	واللہ چہ بے نظیر گفتہ	ابن نسخہ خوب چشم بد دور	یاقی میجست سال صلیف

خاتمہ الطبع بہمنہ و کرد نسخہ زیر عنوان شیوا زبان مطبوع طابع ہر پیر و جوان سسی بہ مبارستان نادان ترجمہ نیرنگ عشق منوی غنیمت تصنیف شاعر نازک خیال شیرین بیان منشی کامتا پیرسا و صاحب تخلص نادان خلف لالہ دیواری لالی صاحب متوطن اور گنج مطبوع منشی نول کشور مقام لکھنؤ میں باہر دسمبر ۱۸۸۳ مطابق ماہ صفر ۱۲۹۴ ہجری طبع ہو کر رونق بخش عالم ہوا

3110 191-55
This book was taken from the Library on the
date last stamped. A fine of 1 shilling will be
charged for each day the book is kept over
time.

